ریڈ وائن

تحریر : نشاء عمر

نجانے کتنے سال پرانی یہ عمارت آکسفورڈ میں افلی ویلج کے ایریا ایوینو کے بلکل وسط میں واقع تھی۔دیکھنے میں کسی آسیب زدہ محل سے کسی طور کم نا لگتی تھی اور اس سیارے کی مانند تھی کہ جس میں زندگی کے لیے طویل ریسرچ کی گئی ہو اور پھر وہاں زندگی کے آثار نظر ایے ہوں اجاڑپن خاموشی ویرانی کیا کیا نہیں تھا وہاں۔۔۔دور سے دیکھنے پہ یہ پر سرار سی نظر انے والی حویلی پورے بدن میں سر سراہٹ اور خوف پگھلتے ہوے لاوے کی طرح تیزی سے سرعت کر جاتا۔۔لیکن اس سب کے باوجود اس میں ایک ایسی کشش

تھی کے دیکھنے والا ٹھیر سا جاتا۔۔۔ایسا کیا تھا اس حویلی میں ؟؟جو تھی تو ویران اور اجڑی ہوی لیکن زندگی کی زرا سی جھلک میں لپٹی۔۔۔

وہ جو بھیا کے ساتھ بائیک پہ کالج سے واپس آرہی تھی۔ مئی کی تپتی دوپہر میں جب سب اپنے گھروں پہ اے سی کی ٹھنڈک سے لطف لیتے خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہوتے۔۔

بھیا کیا اپ نے کبھی اس عمارت کو اندر سے دیکھا ہے۔۔"وہ روز دیکھتی " لیکن پوچھا آج اس نے پہلی دفعہ تھا دو سال ہو گے تھے انہیں اس ایریا میں شفٹ ہوے۔۔۔۔

نہیں دانو۔۔۔ادھر تو بھوت ہوتے ہیں۔۔۔"سامنے دیکھتے اپنے پیچھے " بیٹھی بہن کو ڈرایا۔۔۔۔

اوففف بھیا مجھے پتا ہے اپ مجھے ڈرا رہے ہیں۔۔۔"زرا سا اوپر ہو کے اس " نے مرر سے جھانکتے زولقرنین کو گھورا۔۔۔

نہیں نا سچ میں ایسا ہی ہے۔اور پھر رات کو یہاں لائیٹیں بھی جل رہی " ہوتی ہیں۔۔۔اب پتا نہیں" وہ اسے سچ بتا رہے تھے یا مزاق کر رہے تھے۔۔

کیا آپ نے خود وہ لائیٹیں دیکھی ہیں۔۔۔"اس نے بھی بچوں کی طرح " اشتیاق سے پوچھا۔۔۔

ہاں بہت بار بلکے آج رات کو تمہیں بھی دیکھاوں "
گا۔۔"وہ عمارت اس کی نطروں سے اوجھل ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن آپ مام کو مت بتائے گا کہ میں بھی آپ کے ساتھ "
" چھت پہ گئی تھی۔۔

اسے رات کو کم سے کم چھت پہ جانے کی اجازت بلکل بھی نہیں تھی۔۔ اپنے پرانے گھر میں ایک دفعہ وہ رات کے وقت کالی رنگ کی بلی دیکھ کے ڈر گئی تھی اس کے بعد وہ کوشش کرتی تھی کے کم سے کم رات کو تو چھت پہ نا ہی جاے۔۔۔ ماما بھی ڈانٹتی تھیں کی لڑکیوں کو شام کے بعد چھت پہ نہیں جانا چاہیے۔۔۔۔۔

اوکے نہیں بتاوں گا۔۔۔"وہ لوگ گھر کے پاس پہنچ گئے تھے۔۔۔ "

بائیک رکتے ہی وہ اتری۔۔اور اندر جا کے گیٹ کھولا۔۔۔ پھر بائیک اندر جانے کے بعد گیٹ بند کیا اور بھاگ کے بھیا کے ساتھ ہولی۔۔۔ یہ ان کا روز کا معمول تھا۔۔۔

"اسلام و علیکم ماما۔۔" بیگ ایک طرف رکھتے وہ صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی۔۔۔

"و علیکم اسلام۔۔۔ یہ لو۔۔" جواب دیتے ساتھ شکنجبین کا گلاس اسے تھمایا پھر ایک زولقرنین کو دیا۔۔

"کھانا لگاؤں۔۔۔" گلاس ختم کرتے دونوں سے پوچھا اور دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

"مام آج بنایا کیا ہے۔۔۔ خالی گلاس ان کو تھماتے دانین نے پوچھا۔۔ "

"ٹینڈے۔۔۔۔" مسکراہٹ روکتے اسے کہا۔۔ وہ جانتی تھیں دانین کتنا چیڑتی ہے اس سبزی سے۔۔۔

"اوکے آج میں کھالوں گی۔۔۔"اب دانین کو بھی عادت ہو گی تھی کہ یہ سب بس ماما اسے تنگ کرنے کے لیے کہتی ہیں۔۔۔

"چلا کو۔۔۔"عاصم بھی اپنے کمرے سے برآمد ہوا۔۔۔۔

"آج پھر نہیں گئے تم۔۔۔۔میں بابا کو بتاوں گی۔۔۔"گھورتے اپنے سے دو سال چھوٹے بھائی کو دیکھا۔۔

"میری طبیعت خراب تھی اسی لیے نہیں گیا۔۔اور ویسے بھی بابا کو پتا ہے۔۔۔۔"اس کے پاس صوفے پہ بیٹھتے اسے کمشگین ں نظروں سے دیکھا۔۔۔ہر دفعہ وہ اسے دھمکا کے بھیج دیتی تھی سکول۔۔۔

"تمہاری بھلائی کے لیے ہی کہتی ہوں ایک تو ویسے نالائق ہو اوپر سے روز سکول سے چھٹی۔۔۔"

"اچھا اب بس کرو آ کے کھانا کھالو۔۔۔" ماما نے ان تینوں کو کچن سے آواز دی۔۔۔

"تم کون سا اچھی ہو سٹڈی میں؟؟ مساں ہی تو پاس ہوتی ہو۔۔۔۔"

"کم سے کم پاس تو ہو جاتی ہوں نا تم تو وہ بھی نہیں ہوتے۔۔" پاؤں سے اس کی ٹانگ پہ ٹھوکر لگاتے آگے بھاگ گئی۔۔۔

"کبھی سدھرنا نہیں تم لوگ۔۔۔" پیچھے آتے نین بھیا نے دونوں کو گھورا۔۔۔

ہم سدھر گئے تو دنیا کا کیا ہو گا۔۔۔" گردن اکڑاتے عاصم نے اپنی جگہ سنبھالی۔۔۔۔ پھر ایسے ہی نوک جھونک میں ان تینوں نے کھانا کھایا تھا

....

دانین چھ بھائیوں کی اکلوتی اور لاڈلی بہن تھی۔۔۔۔ باب ریٹائرڈ آرمی افیسر تھے پھر اپنا بزنس سٹارٹ کر دیا۔۔ جو آج کامیاب کی سربلندیوں پر تھا۔۔۔۔۔۔۔

چار بھائی اس سے بڑے تھے اور دو چھوٹے۔۔ بڑے بڑے سمع بھای جو بابا کے ساتھ ان کے بزنس مں ہیلپ کرتے تھے۔۔ حازق بھای جو سمع سے دو سال چھوٹا اور ستائیس سال کا تھا آرمی میں تھا۔۔ پھر طلحہ وہ انجینئرینگ کر رہا

تھا اور بیرون ملک ہوتا تھا۔۔ پھر دولکرنین بھیا جس سے چھوٹے تینوں بہن

بھائیوں کی بہت بنتی تھی وہ بھی بابا کے ساتھ ان کے افس میں ہوتے پھر

اویس جو ابھی یونی کے اسٹوڈنٹ تھے اور لائر بن رہیے تھے۔۔ پھر دانیں

جسکے ایف اے کے پیپرز قریب تھے اس کے بعد کے عاصم اور قاسم دوں

جڑواں تھے لیکن ائک دوسرے سے بلکل الگ ایک کم گو اور پڑھائی میں

توجہ دینے والا جبکہ دوسرا سر پھیرا اور بہانے باز دانین کے ساتھ مل کے ہر

الٹا کام اس کا ہوتا۔۔ پڑھنے میں دانین اور عاصم ایک جیسے تھے لیکن دانیں

اکیڈمی بھی جاتی تھی جس کی وجہ سے کم سے کم پاسنگ ماکس تو آہی

ٹ ؔ ؔ ؔ ییک جاتے۔ایف اے میں بھی اس نے سب سے آسان

رکھے تھے۔۔ ماما نے بہت کہا تھا اگر یہ ہی پڑھنا ہے تو چھوڑ دو پھر گھر رہو

۔۔۔گھر داری سییکھو۔۔ لیکن بھائیوں اور بابا کی سپورٹ سے وہ کالج میں

ان آسان سے سبجیکٹ کے ساتھ ایڈمیشن لے کے ہی رہی۔۔۔

دانین کی دو پھپھو اور ایک چاچو تھے چاچو تو لاہور رہتے فیملی کے ساتھ ہی۔۔ان کے دو بچے تھے جو ابھی سکول جاتے تھے۔۔۔ بڑی پھپھو لندن ہوتی تھیں اور ان کی ایک ہی بیٹی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جو دانین کی ہم عمر تھی۔۔۔۔اور چھوٹی پھپھو فیصل آباد۔۔۔ان کے بھی دو بچے تھے بیٹا دانین کا ہم عمر اور بیڑی واصم اور قاسم کی ہم عمر۔۔۔۔لندن والی پھپھو کا کم ہی آنا جانا ہوتا لیکن باقی فیملی مل کے خوب مستی کرتے تھے کسی بھی فنگشن میں یا اہم موقع پر۔۔۔خاص طور پہ عید پہ تو بہت ہی مزا آتا جب سب کزنز مل کے گھومنے پھیرنے جاتے تھے۔۔۔

....

کولین موپا بار میں اس وقت وہ اکیلا بیٹھا سب کو دیکھ رہا تھا بیک گرونڈ ہلکا میوزک ایک سما باندھتے لوگوں کو ایک دوسرے میں مدہوش اور خود سے بیگانا کررہا تھا۔۔۔۔ بار میں ہر طرف شراب کی ہلکی مہک سے ایک عجیب سی خنکی چھائی ہوی تھی۔۔۔

ایک طرف ایک جوڑا ایک دوسرے میں مدہوش ہوے کمرے میں غائب ہوا۔۔

وہ جو کب کا وہاں بیٹھا انتظار کررہا تھا اس انسان کے اکیلے ہونے کا فوراً سے اٹھا ۔۔۔اور اس کمرے کی طرف آیا دروازاہ کھولتے سب سے پہلے اس نے اپنا کورٹ اتارا اور شرٹ کے پہلے دو بٹن کھولے۔۔۔اس لڑکی میں گم وہ لڑکا اسے دیکھتے ہی پیچھے ہٹا اور باہر نکل گیا۔۔۔

"اووووہ تو تم ہو۔۔" رابیل جو اپنے پاٹنر کو جاتے دیکھ کے غصہ ہونے لگی تھی جھولتی ہوئی اس کے قریب آئی۔۔۔

"تمہارا ساتھ پانا کسی بھی لڑکی کے لیے۔۔۔" اووووففف بند ہوتی آنکھوں سے اس نے اپنے ہونٹ اس کے کھلے گریبان سے نظر آتے سینے پہ رکھے۔۔۔۔

اور وہ یہ ہی تو چاہتا تھا۔۔۔ کہ یہ لڑکی اس کے ہاتھ لگ جائے۔۔۔ بس اسے اپنے ساتھ بزی کر کے ساری انفارمیشن وہ نکلوا سکتا تھا۔۔۔

چند لمحوں بعد اس نے ایک ہاتھ سے موبایل ریکاڈر ان کرتے دوسرے سے اس کی شرٹ کو کندھے سے زرا سا سر کایا پھر موبایل والے ہاتھ کو اس کے

سر کے پیچھے ٹکاتے موبائل ایسے سیٹ کیا کے اگر وہ ہلکا سا بھی بولتی تو آواز صاف سنائی دیتی۔۔۔

اگلے آدھے گھنٹے میں وہ ساری انفارمیشن حاصل کرتے اسے دور جھٹکا۔۔

رابیل لاشاری۔۔۔۔ "تمہیں پتا ہے تم نے آج میرا بہت بڑا کام کر دیا " ہے پھر اسے دیوار کی طرف دھکا دیتے شرٹ کے بٹن بند کرتے وہ باہر نکل آیا۔۔

اور دور کھڑے اپنے آدمیوں کو چلنے کا اشارہ کرنا نہیں بھولا تھا۔

....

وہ پرپل کلر کی شرٹ کے ساتھ وائٹ ٹراوزر پہنے کالج گیٹ کے اندرونی سائڈ پہ کھڑی نین بھیا کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔آج وہ رول نمبر سلیپ لینے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔اور بھی کافی بچیاں تھیں لیکن واپس جا چکی تھیں پتا نہیں بابا کہاں رہ گئے۔۔۔۔

چونکہ آج کالج ٹائم نہیں تھا تو فینسی ڈریس میں ہی کالج آگئی۔۔۔۔شرٹ کے ہاف بازو ہونے کی وجہ سے اس کے دودھیاں بازو اپنی رعنائیاں بکھیر رہے تھے۔۔۔وہ کب سے کھڑی تھک گئی تھی۔سارا کالج خالی ہو گیا تھا پتا نہیں بابا کہاں رہ گئے ہیں؟؟؟وہ سوچ کے رہ گئی۔۔۔

افف آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی۔۔۔۔اور ٹہلنے لگی۔۔۔

ٹہلتے ٹہلتے اس نے دور سے آتے خاکروب کو دیکھا۔۔۔۔۔۔جو اسی کی طرف آرہا تھا۔۔۔اسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔گارڈ موجود تھے لیکن وہ گیٹ کے باہر تھے اس وقت اندر وہ اکیلی ہی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔ٹہلتے ٹہلتے ایک دفعہ پھر آگے ہو کے باہر جھانکا کہ کیا پتا بھائی آئے ہوں۔۔۔۔وہ ایک اپر کلاس فیملی سے تعلق رکھنے والی انیس سال کی لڑکی فرسٹ ایئر کی طالبہ تھی۔۔۔۔

ابھی وہ پیچھے مڑی ہی تھی کہ کسی سے ٹکراتے بچی۔۔۔

آآاایم سو۔۔سوری۔۔۔"گھبرا کے جلدی سے بولا۔۔۔۔وہ لوگ ایک " بہت بڑے برگد کے درخت کے نیچے تھے۔۔۔۔کالج میں جابجا درخت اور پودے ہی پودے خوبصورتی بڑھا رہے تھے وہیں دوسری طرف ایک پرسرار سا خوف بھی نمایاں تھا۔۔۔دور سے دیکھنے پہ جنگل کا گماں ہوتا۔۔۔۔

وہ صفای والا جو اتنی دور تھا ایک دم سے اتنی جلدی ادھر کیسے۔۔۔خوف سے اس کا دل کپکپایا۔۔۔

" کیا کر رہی ہو ادھر ابھی تک لڑکی۔۔؟؟ "
اس صفای والے کی نظریں اس کے بازووں پہ تھیں۔۔۔۔۔

وہ بھائی۔۔۔ارہے میرے۔۔۔ان کے ساتھ جانا۔۔۔"اس نے اپنے " بازوں کو چھپانے کی ناکام کوشش کی.۔۔۔۔کہ اس آدمی کی نظریں اس کے سراپے سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں۔۔۔۔

ماما نے کہا بھی تھا گائون نہیں تو چادر لے جاو۔۔۔۔۔اور وہ جان بوجھ کے نہیں لے کے ای اور اب خود ہی بھگت رہی تھی۔۔۔۔۔

" اچھا۔۔۔۔کب آئے گا تیرا بھائی۔۔۔" وہ اپنا سب کچھ پھینک کے اس کے قریب ہوا۔۔۔۔

" بس۔۔۔۔وہ آتے ہی۔۔۔۔۔۔ہونگے۔۔۔" وہ گھبراتے ایک قدم پیچھے ہوی

"اچھا میں ہوں نا تم ڈرو نہیں۔۔۔۔ "
آدمی نے اس کے قریب ہوتے اس کے بازو سے پکڑ کے دبوچا۔۔۔اور گریبان سے ہاتھ ڈالتے وہ اس کی شرٹ کھینچنے لگا۔۔۔۔

" چھ۔۔۔چھوڑ۔۔۔۔ہیلپ۔۔۔کوی۔۔۔۔۔ہے۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔۔۔"مجھے۔۔۔۔وہ ایک دم سے اس پہ چھپٹا جس کے لیے وہ تیار نہیں تھی۔۔۔۔

"پلیز چھوڑو۔۔۔" دانین نے چیختے اس سے خود کو الگ کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔ لیکن اس شخص کے چہرے پہ چھای مکاری۔۔۔اور حوس۔۔۔جو اسے عنقریب بے ابرو کرنے والی تھی۔۔۔۔ "دفعہ ہو۔۔۔۔میں چیخوں گی" وہ خود کو چھڑانے کی ناکام کوشش کرتے پیچھے ہوتی جا رہی تھی۔۔۔اتنا پیچھے ہو چکی تھی کہ درخت کے تنے سے جا لگی۔۔۔

"آ۔۔۔میری گڑیا میرے پاس..." وہ شرٹ کا آدھا حصہ اپنے ہاتھ میں لے چکا تھا۔۔۔ جس کے کھنچتے ہی وہ درخت سے ٹیک لگاتی زمین پہ بیٹھتی چلی گی اس کے بازو اس کے گھٹنوں کے گرد لپٹے تھے اور اس کی کمر پیچھے سے چھل چکی تھی شاید۔۔۔۔۔جو درد کی لہر سی اٹھتے اس کے پورے جسم پہ سرا عیت کر گی۔۔۔

" اللہ پلیز بابا کو بھیج دیں۔۔۔۔۔۔ "

اس سے پہلے کے وہ درندہ نما انسان مزید بے باکی والی حرکت کرتا عین اسی وقت اس سر پہ اکے ایک کانچ کا گلاس گرا۔۔۔اور اس کا توازن بگڑا۔۔۔ وہ تڑپ کے پیچھے ہوا۔۔۔۔۔

گلاس کے اندر کچھ تھا جو چھلک کے دانین کے چہرے پہ پڑا تھا۔۔۔

لیکن سامنے والا شخص درد کی شدت سے تڑپتے بے خوش ہو چکا تھا اب اسکا چہرا گردن اور کپڑے سب خون سے لت پت تھے جانے اس گلاس میں ایسا کیا تھا جو اسے تو کوئی نقصان نہیں پہنچا لیکن خاکروب کا چہرا اور جسم جل رہا تھا۔۔۔

دانین چہرا صاف کرتے جلدی سے اٹھی۔۔۔اس نے یہ بھی نہی سوچا کہ یہ گلاس آخر آیا کہاں سے تھا؟؟؟؟بھاگتے اس نے کلرک روم کی وینڈو پہ لٹکا کپڑا کھینچا اور اپنے گرد لپیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ گھر کیسے پہنچی وہ نہیں جانتی تھی۔

....

کتنی دفعہ کہا تھا پر تم سنتی کہاں ہو۔۔۔"وہ ماما کے سینے لگی سکون میں تھی " اور امبرین بیگم اسے سناے جارہی تھیں

"وہ تو شکر ہے اللہ کا کہ اس نے مدد کر دی۔۔۔۔ "

تم اب چپ کر جاو بچی پہلے ہی ڈری ہوی ہے اور تم اوپر سے اسے اور " پریشان کر رہی ہو۔۔۔۔ عثمان صاحب نے اپنی بگم کو چپ

کروایا۔۔۔ کھانا بناو جا کے بھوکے ہیں سب۔۔۔ پھر دانین کا رخ اپنی طرف کرتے امبرین کو وہاں سے اٹھایا۔۔۔

" آئیندہ میں خود پک اینڈ ڈراپ کروں گا اپنی بیٹی کو" پیار سے اس کے بازو کو سہلاتے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

" بابا وہ بہت بوڑھا تھا۔۔۔ لیکن۔۔ اس کی اپنی بیٹی۔۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس شخص کو کیسے ایکسپلین کرے کیسے ان کو بتائے کے اس نے اس کے ساتھ کتنی بتمیزی کی تھی۔۔۔۔ "

" بس بیٹا بھول جاو۔۔۔ وہ جو بھی تھا اسے چھوڑیں گے تو نہیں ہم بھی ۔۔۔ پکڑ نا سکے تو کالج کے خلاف کمپلین کرواوں گا۔۔۔۔۔ "اسے تسلی دیتے مسلسل بہلانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔

تم لوگ اس کے ساتھ رہو میں آتا ہوں کمپلین کر کے "پھر عثمان " صاحب بھی چلے گئے تو ذولقرنین اس کے قریب آیا عاصم اور قاسم بھی اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔

سوری میری جان آئندہ کبھی لیٹ نہیں ہونگا۔۔۔"اسے خود سے " لگاتے سوری کہا۔۔۔

" اگر کچھ ہو جاتا بھائی تو۔۔۔ "

چپ۔۔۔اللہ نا کرے کچھ ہو۔۔۔"طلحہ نے اسے گھورا۔۔ " دانین کا تو سوچ سوچ کے ہی برا حال تھا اگر وہ وائین کا گلاس نا لگتا اس خاکروب کے سر پہ تو کیا ہوتا۔۔۔

آجاؤ۔۔۔ کھانا کھالو۔۔۔" دوپہر کا کھانا وہ پہلے ہی تیار کر چکی تھیں پھر "
دانین کو ایسی حالت میں آتا دیکھ کے تو سب کچھ بھولتے بمشکل اسے سنبھالا
جو بس گرنے کے قریب تھی۔۔ شرٹ ایک طرف سے پھٹی لٹک رہی تھی
۔۔۔

کمرے میں لا کے پہلے اسے کپڑے چینج کروائے۔۔ زخم پہ مرہم لگایا۔۔۔
پھر سب کو بتایا کہ وہ کس حال میں گھر پہنچی ہے۔۔۔

زولقرنین کی اچھی خاصی کلاس لگی تھی بابا سے۔۔۔
۔

اس سے پوچھا کسی نے نہیں لیکن جب بابا آئے تو خود ہی اس نے سب کو بتا
دیا کہ کیا ہوا ہے۔۔۔ امبرین نے فوراً شکرانے کے نفل بھی ادا کیے کہ اللہ

نے ان کی بیٹی کو رسوا ہونے سے بچا لیا اور ڈھیروں دعائیں اس انجانے شخص کے لیے بھی جو زریعہ بنا تھا۔۔۔

" آبھی جائو۔۔۔ "دوبارہ آواز آئی تو سب اٹھ کے باہر آئے تھے بابا بھی کچھ دیر بعد آئے تو انہوں نے الگ سے کھانا کھایا۔ رات کو پھر ماما نے اس کے زخم پہ دوا لگائی تھی

....

" گڈ مورنینگ سر۔۔۔ "وہ ہشاش بشاش سی آفس میں داخل ہوئی۔۔۔

" مورنینگ میری جان۔۔۔۔ "اٹھ کے اسے ساتھ لگاتے وہ شاید اپنے دین کو بہت دور رکھ چکے تھے...

" سر ہماری پلیننگ کے مطابق ہوا ہے سب کچھ۔۔۔۔۔ جیسا جیسا ہم نے چاہا تھا سیم سب ویسا ہی۔۔۔۔۔"اس کے سامنے اسٹائل سے کھڑے ہوتے اس نے اپنے بالوں کو پیچھے جھٹکے۔۔۔۔ بلیک کلر کی جینز اور شرٹ میں بنا کسی دوپٹے یا سکارف کے وہ اپنا نظارہ کرواتے سامنے بیٹھے شخص کی آنکھیں سھینک رہی تھی

"....کیوں نا ہوتا ڈارلینگ۔۔۔۔۔ آخر پلیننگ کس کی تھی "

جی سر۔۔۔۔۔"طنزیہ مسکراتے داد وصول کی۔۔۔۔"

" تمہیں پتا ہے ہمارا بہت خاص بندا ان کے آفس میں ہوتا ہے۔۔۔۔ جس کی وجہ سے ہم نے ان کا پلین جانا۔۔۔۔۔ اور پھر اپنے پلین کو کامیاب

کرتے ان کو وہی کچھ بتایا جو ہم بتانا چاہتے تھے۔۔۔۔ نا کے وہ جو وہ سنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔۔ بس اب ہم لوگ اپنا کام مکمل کر لیں ان کے پہنچنے سے پہلے۔۔۔۔۔ "

لیپ ٹاپ اون کرتے باس نے رابیل کو دیکھا... جو سمجھ رہی تھی کہ وہ بار میں سب اپنے پلین کے مطابق کر کے آئی ہے۔۔۔۔۔۔ اس بات سے بے خبر کے ایکچولی برا تو ان کے ساتھ ہوا ہے۔۔۔۔۔

بھائی "۔۔۔۔۔۔ "نین بھیاااااااا" ۔۔۔۔۔

"ماما بھائی سے کہیں نیچے اکے مجھے یہ کوئسچن کروائیں" ۔۔۔۔۔

"وہ لیونگ روم سے کچن میں ائی۔۔۔۔۔"

لے آو جا کے چھت سے ان کو خود ہی یہاں سے اواز نہی جائے گی"۔۔۔۔۔۔ روٹیاں بیلتے عمبرین نے دانین سے کہا

میں کیسے جاوں ؟؟۔۔۔شام ہو گی ہے نا خود ہی تو منع کیا ہوا ہے اپ نے "

۔۔۔۔رو ہانسی ہوتی باہر ای۔۔۔درا صل اسے خود اوپر جانے میں موت

پڑ رہی تھی۔۔۔

۔۔"بھائی"۔۔۔نیچے اجائیں بابا بلا رہے ہیں"۔۔۔۔۔ایک دفعہ پھر

اواز دی لیکن کسی کے انے کے دور دور تک کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے

سارا محلہ سن لے گا بس یہ میرے بھائیوں تک اواز نہی جانی"....پھر غصے

...سے بک ٹیبل پہ پٹختے وہ اوپر ای

چاروں حازق ،زولقرنین ،عاصم اور قاسم سونگ لگا کے ساتھ مزے سے

باتیں کرنے میں مصروف۔۔نیچے کی تو کوئی خبر ہی نہیں جیسے۔۔۔اسے

دیکھ کے موبایل بند کیا

اپ لوگوں کو کب سے اوازیں دے رہی ہوں"۔۔۔نیچے ائیں سب کو

گھورتے اپنے بال جھٹکے"۔۔۔۔اس کے بال ہی تو تھے جو بہت پیارے

تھے اور ان کے بھی پیارے ہونے کی وجہ ماما تھیں کو ہر دو دن بعد اسے

زبردستی آمنڈاویل کی مالش کرتی تھیں۔۔۔۔ گول انکھیں چھوٹی سی ناک اور باریک ہونٹ۔۔۔۔ چہرا ابھی گول تھا کمپلیکشن سب بہن بھائیوں کا وائیٹ ہی تھا

ابھی تو اے ہیں یار"۔۔۔۔ عاصم نے منہ بنایا

مین بھی اپ لوگوں کی بہن ہوں"۔۔۔۔۔۔ نیچے اکیلی بھوتوں سے باتیں کروں اپ کی اما تو ایک منٹ میں میری عزت اتار کے سائڈ پہ رکھ دیتی ہیں"

غصے سے اس کی ناک سرخ ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

چلو چلتے ہیں"۔۔۔۔ زولقرنین نے مان جانے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔

بس بھیا جارہے ہیں میرے ساتھ اپ تینو ادھر ہی سڑو"۔۔۔۔

نین بھیا کا ہاتھ پکڑتے وہ نیچے جانے لگی"۔۔۔۔ پھر سیڑھیوں کے پاس جا کے ان کو باور کروایا کہ

اب اپ لوگ مت اجانا ہمارے پیچھے رییں (نقل) کر کے"... انکو چڑاتے

"وہ نیچے اترا ایے۔۔۔۔۔۔

"جاو جاو"۔۔۔

بھائی یہ اکنامکس میں پتا نہی میتھ کس سر پھرے نے رکھ دی تھی اوپر سے اتنے گندے فارمولاز"... مجھے سمجھ ہی نہی ارہی"۔۔۔۔ سیڑھیاں اترتے وہ صوفہ پہ آکے بیٹھے۔۔۔۔

دانوں"۔۔ حرکتیں تمہاری ساری ایسی ہیں کے جیسے سارا سال نا اکیڈمی میں کچھ پڑھانا کالج میں"۔۔۔۔ بک اور ڈائری سامنے رکھے زولقرنین نے کہا۔۔۔۔

جی ایسا ہی ہے"... اپ کو پتا ہے کووڈ کی وجہ سے کالج بند رہے اور اکیڈمیز بھی لاک ڈاون کی وجہ سے تو سوچیں جب اپ سب نہیں گے تو میں کسے جاتی"۔۔۔اور کیسے پڑھتی'؟؟'۔۔۔۔۔

اسے بچوں کی طرح سمجھا رہی تھی اور نین بھی بچوں کی طرح ہی بات سمجھتے سر ہلا رہا تھا۔۔۔

ہاں جیسے اون لائین کلاسز تو ہوئی ہی نہیں ہس نا"۔۔۔۔۔

ہوئی ہیں لیکن اتنا اچھا سمجھ نہی اتا ناجو فیس ٹو فیس اتا ہے"۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے"۔۔۔اب کریں؟؟"...اسے چپ کرواتے

'کہا۔۔۔کیونکہ اس سے بحس کرنا تو اپنا سر کھپانے جیسا تھا۔۔۔۔

"جی۔

"۔۔کریں؟

پھر اگلے ادھے گھنٹے میں اسے بمشکل ہی وہ سمجھا پایا تھا۔۔۔۔

کتنی نالائق ہو تم۔۔۔۔۔۔مجھے تو لگتا ہی نہیں ہے میری بہن ہو۔"۔۔۔وہ

ایک سوال کروا کے ہی اجزا گیا تھا۔۔۔۔

شکریہ بھای"...میں ویسے بھی"عاصم"کی بہن ہوں اپ تو بس میرے

بھای"ہیں"۔۔۔۔بات کو گھما کے کرتے وہ اپنی ڈئری اور بکس اٹھا کے اپنے

کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔۔۔۔ماما پوچھیں تو کہنا پڑھ رہی ہے۔۔۔۔کاموں

سے بچتے وہ اندر غائیب ہوئی۔۔۔۔۔

سر پہ چڑھا رکھا ہے"۔۔۔۔ نہی دیکھتی اگلا بڑا ہے چھوٹا ہے"۔۔۔۔اس کے جاتے ہی کچن سے ماما برامند ہوئیں۔۔۔۔۔

کیا کیا ہے اب اس بچاری نے ؟؟""۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب کیا کیا ہے۔"۔۔۔سارا دن بنا دوپٹے کے اول جلول حلیے میں پھرتی رہتی ہے اپر سے اتنی اونچی اونچی اوازیں کستی ہے سارا محلہ سنتا ہے اس کی سریلی اواز"۔۔۔۔وہ تو جیسے ان کچھ دنوں میں مکمل ہی بھری بیٹھی تھیں اس سے۔۔۔اج کل دانین گھر ہی ہوتی تھی اور اکیلی تو سارا دن ماما کا دماغ کھاتی رہتی۔۔۔۔

اسی لیے کہتی ہے وہ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے ماما صرف اپ بیٹوں کی ہی ہے" میری تو ساس بن جاتیں ہیں۔۔۔۔"یہ بات اس نے اتنے مزے سے سب کے سامنے کی تھی کہ امبرین بچاری شرمندہ ہو کے رہ گئیں۔۔۔۔

تم سب اسی کی سائڈ لیا کرو ساری زندگی اس نے یہاں ہی نہی رہنا تم لوگوں کے ساتھ۔۔۔کچھ سیکھنے دو اسے۔۔"۔

وہی توماما... ساری زندگی نہی رہنا جب تک ہے اسے سکون سے اپنی مرضی سے جینے دیں کیا پتا اگے وہ اپنی مرضی سے جی سکے گی یا نہیں۔"۔۔۔

چپ کر جاو"۔۔۔۔"اللہ"میرہ بیٹی کو خوش رکھے"۔۔۔۔۔ایک دم سے ممتا جاگی تھی۔۔'۔اول فول بکے رہتے ہو"۔۔۔۔

بے شک مائیں اپنی بیٹیوں کو ڈانٹ لیں ان پہ سختی کر لیں مار بھی لیں لیکن وہ کسی دوسرے کے سامنے اپنی بیٹی کے خلاف کچھ بھی بولنا برداشت نہی کرتی تھیں

اچھا"۔۔۔۔بابا کب ائیں گے۔۔۔۔۔ٹاپک چینج کرتے موبایل جیب سے نکال کے ٹایم دیکھا۔۔۔حلانکہ سامنے وال پہ گھڑی نصب تھی۔۔۔۔۔

بس انے والے ہیں۔۔

فون کر کے بتایا تھا ضروری میٹینگ ہے لیٹ ہو جاؤں گا۔"۔۔

اچھا"۔۔وہ موبایل کی طرف متوجہ تھا۔۔۔

تم اوپر سے ان نمونوں کو لے او۔۔۔"۔

سب ایک جیسے ہیں... "لوگوں کی اولاد ان کو سکھ دیتی ہے اور ایک میری۔۔"۔۔

سب کو ایسا ہی لگتا ہے بیگم صاحبہ عثمان صاحب لیونگ روم میں دخل ہوتے اپنی بیوی کو سٹاپ لگا یا۔"۔۔۔۔

بس اپ رہ گئے تھے۔"۔۔جا کے چینج کریں پھر پانی دوں گی۔۔۔۔ان پہ بھی روعب جھاڑتے وہاں سے کچن میں چلی گئیں

کچھ نہی ہو سکتا تم لوگوں کی ماں کا پھر سر گھوما کے عثمان صاحب نے زولقرنین کو کہتے اپنے "کمرے کی راہ لی

____

اج پھر سے ایک بینک سے امپورٹنٹ ریسرچ فائیل غایب ہے "درید"۔۔۔اور ساتھ میں سیم اسی ڈاکٹر کا لیپ ٹاپ بھی۔

وہ جو اپنے افس میں بیٹھا کام کر رہا تھا سر اٹھا کے دروازے سے داخل ہوتے شاہد صاحب کو دیکھا جو اس کے ساتھ کام کرتے تھے۔۔۔

ٹینشن کیوں لیتے ہیں۔۔"۔ان کے پاس اج سے جو کچھ بھی جاے گا وہ سب ہماری طرف سے خود بھیجا جاے گا۔۔۔"بس ایک دفعہ ان کے ٹھکانے کا پتا چل جاے۔۔۔اور ان کے لاسٹ پلین کا۔۔"۔دوبارہ سے لیپ ٹاپ پہ جھکتے کہا۔۔

پتا نہیں وہ کرنا کیا چاہ رہے ہیں اخر ان سب ریسرچ فائیلز سے ان کو کیا فائدہ ہونے والا ہے؟؟"۔۔

پچھلے چند دنوں سے شہر کے تمام ڈاکٹرز اور انجینیرز کے امپورٹنٹ ڈاکومینٹس اور ان کے لیپ ٹاپ چوری ہو رہے تھے۔۔اور ان سب چوریوں کا سرا کہیں نا کہیں رابیل لاشاری سے تھا۔۔اب رابیل لاشاری کس کے لیے کام کرتی تھی ابھی تک وہ جان نہیں پاے تھے۔۔۔

اپ سنائیں بھابھی بچے کیسے ہیں۔'؟؟'۔لیپ ٹاپ بند کرتے درید سیدھا ہوا۔۔۔

سب ٹھیک ہیں"۔۔۔تم بھی شادی کرلو۔۔تاکہ میں بھی تمہارے حال احوال کے بعد بھابھی بچوں کا پوچھ سکوں"۔۔۔سیریس ہو کے انہوں نے مزاق کیا۔۔۔

نہیں میں ابھی شادی نہیں کروں گا بس یہ کیس حل ہو جاے پھر دیکھوں گا"۔۔۔زولجان بھی روز یہ ہی ٹاپک لیے بیٹھی ہوتی ہیں اور آفس میں اپ"۔۔۔۔ساتھ ہلکا سا شکوہ کرتے انہیں دیکھا۔۔۔

چلیں باہر چلتے ہیں۔۔"۔شاہد نے کہتے اپنا موبایل اٹھا اور کھڑا ہو گیا۔۔۔

اوکے چلیں۔۔۔"۔۔وہ بھی باہر بکلا۔۔۔

کل جب بار میں گے تھے کوئی گڑ بڑ تو نہیں ہوئی نا۔"۔۔۔

نہیں ویسے تو نہیں ہو یہ۔۔ لیکن اس لڑکی نے جو انفارمیشن دی وہ مجھے کچھ خاص نہیں لگی۔۔"۔۔وہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے باہر نکلے۔"۔۔۔

کیا مطلب۔۔مجھے سناو"۔۔۔۔۔

اچھا۔"۔۔اس نے اپنی پاکٹ سے موبایل نکالا اور وہ ریکاڈینگ چلائی"۔۔۔۔

کہیں ان کو شک تو نہیں تھا ہم کے ہم کچھ ایسا پلین کریں گے۔۔۔"ریکارڈینگ سنے کے بعد تو شاہد بھی حیران تھا کہ واقع اس میں اتنا کچھ خاص تو تھا نہیں جو ان کے کام آسکتا"۔۔۔۔

چلو دیکھتے ہیں کیا ہو سکتا ہے بچیں گے تو نہیں وہ ہمارے ہاتھوں سے"۔۔

درید کے موبائل پہ کال انے لگی تو وہ سائڈ پہ ہوا۔۔

ٹھیک ہے بڑی پھر ملتے ہیں"۔۔۔۔۔

شاہد بھی ہینڈ شیک کرتے دوسری ظرف مڑ گیا۔۔۔۔

____

________*

وہ چھ لوگ آمنے سامنے بیٹھے تھے"۔۔۔۔۔۔

ایک طرف ایک نوجوان لڑکا۔۔۔۔۔۔پھر اس کی ماں اور باپ۔۔۔۔۔۔

اسی طرح دوسری طرف ایک لڑکی اس کا بھای اور اس کا باپ۔۔۔۔

وہ کیا باتیں اور کس زبان میں باتیں کر رہے تھے کوی عام انسان تو سمجھنے سے بلکل قاصر تھا

بابا... میں اسی سے شادی کروں گی۔۔"۔۔۔ جبکہ سامنے والی پارٹی میں موجود لڑکا کسی اور کو پسند کر بیٹھا تھا اور اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

دیکھو اگر تم میری بیٹی سے شادی نہی کرو گے تو تم سے سرداری چھین لی جاے گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم سارے قبیلے والے مل کے تمہیں جینوں کی دنیاں سے نکال دیں گے اس لڑکی کے باپ نے دھمکی دی"۔۔۔۔

نکال دیں۔۔۔۔ لیکن زرتاشہ سے بلکل شادی نہیں کروں گا۔۔۔۔۔"۔وہ بھی اپنی بات پہ اڑ گیا

اچھا۔۔۔۔ ایسا کیا ہو گیا اچانک جو تم اتنے باغی ہو رہے ہو۔۔۔۔۔ کل تک تو اس سے شادی کرنے میں کوئی مسئلہ نا تھا تمہیں۔۔۔۔"۔سامنے بیٹھی لڑکی کے بھائی نے کہا

ہاں ہے وجہ۔۔۔۔اور وہ وجہ میں اپ لوگوں کو بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔"۔۔۔کہتے وہ اٹھ کھڑا ہوا

میں جانتا ہوں اس کے بدلنے کی وجہ۔۔"۔۔۔اسے انسانی دنیاں کی لڑکی سے محبت بلکہ عشق ہو گیا ہے۔۔۔۔اس لڑکی کے بھای نے کہتے سامنے پڑے گلاس کو اٹھایا جو سرخ رنگ کے لیکویڈ سے بھرا تھا

ہاں ہو گیا ہے۔۔۔تو۔۔۔کیا کرو گے"۔۔۔۔۔ہو گیا"۔۔۔۔اب کیا کروں"۔۔۔وہ بلکل ہتھے سے اکھڑ گیا۔۔۔۔کل جو حرکت وہ اس لڑکی کے ساتھ کرنے جا رہا تھا اگر وہ درمیاں میں نا اتا تو اس کی عزت کو تار تار کر دیتا....

کل جب دانین کالج میں اکیلی کھڑی تھی اور اس پہ حملہ کیا تھا افگن نے."..وہ تو وقت پہ اس کے ارادے کو بھانپتے وہاں پہنچ گیا اور اس کے سر پہ ریڈ وائن کا گلاس دے مارا"۔۔۔۔جس کی وجہ سے انا کی طرف سے اس کا دھیان بٹا تھا۔۔""۔۔اور وہ جو کھڑکی کے پاس چادر لٹکی تھی وہ بھی اسی نے

ہی لڑکای تھی۔۔۔۔اسے گھر بھی اسنے پہنچایا تھااس کے جانے کے بعد فہام نے افگن کو خوب مارا۔۔۔۔۔لیکن یہ بات ان کے قبیلے یا گھر والوں کو نہی پتا تھی دیکھو بیٹا۔"۔۔۔تم جانتے ہو انسانی دنیا کے لوگ ہماری دنیا میں نہی ا سکتے "۔۔۔۔۔زرتاشہ کے والد نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔۔

لیکن وہ تو اب اس سے محبت کر بیٹھا تھا اب تو اسے سب کچھ چھین لیا جاے تو بھی اسے کوی پرواہ نہی تھی۔۔۔۔۔وہ میچور تھا۔۔۔۔وہ سب کچھ اپنے بل بوتے پہ کر سکتا تھا۔۔"۔۔۔

مجھے یہاں رہنے کا شوق بھی نہیں ہے"۔۔یاد ہے اٹھاراہ سال پہلے اپ نے کیسے بے دردی سے مجھے اس اپنی دنیاں سے نکالا تھا۔۔۔اب تو میں اپنا سب کچھ سیٹ بھی کر چکا ہوں۔۔۔۔مجھے کچھ فرق نہیں پڑتا"۔۔۔۔اپ کی ان دھمکیوں سے۔۔۔۔۔

تم سے ساری طاقتیں بھی چھین لوں گا۔۔۔۔۔وہ خود کو جیسے خدا سمجھ بیٹھے تھے۔۔۔۔

دیکھیں چاچااپ میری بات کو سمجھیں میں ابھی منع کر دیا ہے اچھا ہے نا"۔۔
بعد میں اگر ہو جاتا تو اس کی زندگی برباد ہو جاتی۔۔۔۔

ٹھیک ہے اباجی۔۔۔۔۔ مجھے بھی نہیں کرنی اس سے شادی جس سے مرضی کر لے۔۔"۔۔۔ زرتاشہ غصے سے دیکھتی وہاں سے اٹھ کے چلی گی کہ وہ تو مانے والا نہیں تھا

بس کر دو دانین۔"۔۔۔ کچھ شرم کر لو بھائی اندر ہے
تمہارا۔۔"۔۔۔ امبرین لان میں بیٹھی سبزی بنا رہی تھیں اور ساتھ ساتھ دانین کی حرکتیں دیکھ کے ان کو ہول اتھ رہے تھے۔۔۔

دانین جواج پہلا پیپر دے کے ائی تھی۔"۔۔۔ جو کے اس کے مطابق بہت اچھا ہو گیا تھا اب لان میں اپنی بڑی کھیرے دار فراک کو نزاکت سے تھامے گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔ اور اپنی ماں کا موڈ خراب کر"رہی تھی۔۔۔

بس کر دو نا۔۔پتا چل گیا ہے بہت اچھا ہوا ہے پیپر تمہارا۔۔۔۔انہوں
نے ایک دفہ پھر اسے منع کیا۔"۔۔

کیا ہے ماما۔۔یہاں تو بندا اپنی مرضی سے کچھ کر بھی نہیں سکتا۔۔۔ناراضگی
سے ان کو دیکھتے ساتھ والی ئی پہ اکے بیٹھی۔۔۔

اپنے سسرال جا کے کرنا یہ سب چونچلے۔۔اپنے شوہر کو دیکھانا اپنی ادائیں
۔"۔۔انہیں دانین پہ کچھ زیادہ ہی غصہ اتا۔۔۔ایک وہ اکیلی تھی اور چھ بھای
موسٹلی اس کی عادتیں لڑکوں والی تھیں۔۔کریکٹ کھیلنا سائیکلینگ کرنا
گلیوں میں گھومنے پھیرنے کا شوق بھی بڑی مشکل سے ختم کیا تھا انہوں
نے۔"۔۔۔

جی میرا بھی ایسا ہی ارادہ ہے۔۔۔اپ تو مجھے کھل کے سانس بھی نا لینے
دیں"۔۔۔۔اگے ہو کے گوبی کا چھوٹا کٹا ہوا ٹکڑا اٹھا کے منہ میں ڈالا۔۔۔
دانییی""۔۔۔۔ادھر او۔۔"۔۔اس سے پہلے کے مما کچھ اور کہتیں سمع بھائی
نے اسے اپنے ٹیرس سے اواز دی۔۔۔۔

جی بھائی ائیی۔۔۔۔

اس کے بھائی اسے مختلف ناموں سے پکارتے رہتے تھے کوی دانو کوئی دانی کوی دانااا عاصم تو نمک دانی مچھر دانی کہتا تھا۔۔۔۔۔

جی بھای۔"۔۔اوپر ان کے کمرے میں پہنچتے کہا۔۔۔۔

ماما سے کہو میرے دوست ارہے ہیں اج کچھ اچھا سا بنا لیں ڈنر ادھر ہی کریں گے"۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔"نہیں ں ں ں بھای ماما نے سارا کام مجھ سے کروانا ہے پلیز اپ ان کو باہر ڈنر کروا دینا۔۔۔۔

"دانین۔۔۔"انھوں نے نام پہ زور دیتے اسے سٹاپ لگایا۔۔۔

اچھا بھائی"۔۔۔منہ بناتے وہ پاوں پٹختے نیچے ائی اور بھائی کا حکم سنایا۔۔۔۔

چلو پھر میرے ساتھ کچن میں ہلپ کروا۔۔۔شاباش اجاو۔۔اس کی سوچ کے مطابق سیم ویسا ہی ہوا۔۔

مام میرا اکل پیپر ہے میں نے تیاری کرنی ہے۔"۔۔ جلدی سے واپس

مڑی۔۔۔۔

رکو و۔۔۔ جا کہاں رہی ہو۔۔۔ پیپر تو جو تم نے پاس ہونا ہی ہے گھر داری سیکھو ساری زندگی یہ ہی کام اے گی بیٹا جان۔۔۔اور یہ سبزی اٹھا کے لے او و میرا بچہ اسے پچکارتے اپنے پیچھے انے کا کہا۔۔۔

بسسسس ایک دفہ پیپر ہو جائیں اگلے دن ہی چاچو کے پاس لاہور چلی جاوں گی یہاں تواپ مجھے کام کروا کروا کے کمزور کر دیں گی۔۔۔۔ بڑ بڑاتے سبزی کی باسکٹ اٹھا کے ان کے پیچھے چلی گئی۔۔۔۔

____

___________________*

" وٹ ربششششش۔۔۔۔اس میں ویسا تو کچھ بھی نہیں ہے جو مجھے چاہیے تھا۔۔۔"رابیل کا بوس اس وقت مکمل غصے میں مٹھیاں بھینچ کے رہ گیا۔۔۔۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے باس۔۔۔۔ جیسا مجھے آپ نے کہا تھا میں نے وہی سب چیزیں چرائی ہیں۔۔۔۔ پھر ایسا۔۔۔۔۔ پتا تو اسے بھی کچھ نہیں تھا کہ ان سب فائلز یا لیپ ٹاپس میں ایسا ہے کیا جو انہیں چوری کروایا جا رہا تھا۔۔۔۔"

"اس میں وہ انفارمیشن نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔" وہ رکا

"یہ کیا ہے۔۔۔۔۔" اس کی نظریں لیپ ٹاپ پہ تھیں۔۔۔۔۔ لیپ ٹاپ میں چیکینگ کرتے اسے ایک ویڈیو نظر آئی۔۔۔۔۔ اس نے اسے پلے کیا۔۔۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔۔" ایک بلیک کلر کا سایہ ویڈیو میں نمودار ہوا۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے ہم نے کچی گولیاں کھیلی ہیں۔۔۔جہاں تمھاری سوچ "
ختم ہوتی ہے اس سے دو قدم آگے کرسی لگا کے ڈی ڈی بیٹھا ہے۔۔۔۔۔تم
ابھی بچے ہو۔۔۔۔اس لیے کوئی پنگا لینے سے پہلے سوچ لینا۔۔۔۔۔تم جو
بھی کوئی ہو۔۔۔۔۔اپنے مقصد میں کامیاب تو کبھی بھی نہیں ہو
سکتے... کیونکہ میں ہونے نہیں دوں گا۔۔بائے"اس سائے نے ہائے کے
انداز میں ہاتھ ہلائے۔۔۔ویڈیو ایک منٹ کی تھی۔۔۔۔۔

ویڈیو تو ختم ہو گی لیکن دیکھنے والا شخص پریشانی سے اپنے ہاتھ مروڑ رہا تھا۔۔۔
اس دفعہ تو وہ اپنا کام مکمل کر کے ہی رہے گا چاہے اسے کچھ بھی کرنا پڑ
جائے...

"رنبیل... بات سنو..."لیپ ٹاپ بند کرتے اس نے رابیل کو بلایا...جو سکتے کے عالم میں کھڑی تھی۔۔۔۔

"...جی باس...."وہ اس کی طرف متوجہ ہوی"

"تمہیں ایک کام کرنا ہے....اور بہت رازداری سے...سب سے پہلے تمہں مجھ سے دور رہ کے بیچ میں رہنا ہے... "
پھر باقی کا پلان اسے سمجھاتے وہ مسکرایا... تھا یہ جانے بغیر کے غلط کام کبھی بھی انجام کو نہیں پہنچتے سچ کبھی نا کبھی سامنے اکے رہتا ہے

....

"ویلکم ٹو مائے ہوم مسٹر درانی۔۔۔" سمع نے ڈی ڈی کو اپنے گھر میں ویل کم کرتے آگے ہو کے گلے لگایا۔۔

"خوش آمدید شاہد صاحب۔۔۔۔۔" پھر شاہد کو مصافحہ کیا۔۔
اج کتنے دن بعد وہ تینوں مل رہے تھے بزنس میں ان تینوں کی اچھی دوستی تھی۔۔۔ لیکن ڈیپارٹمنٹ سمع کا الگ تھا ان دونوں سے۔۔۔۔۔۔ان کی پہلی ملاقات میٹینگ میں ہوئی اور اس کے بعد تو بارہا وہ لوگ لنچ کبھی میٹینگ تو کبھی کہیں بھی ساتھ پائے جاتے....

"آنٹی کیسی ہیں؟؟؟" شاہد نے آگے پیچھے دیکھتے کہا... وہ لوگ اس گھر کے ہر فرد سے مل چکے تھے سوائے دانین کے کبھی اتفاق ہی نہیں ہوا تھا اس سے ملنے کا..اور شاید جب وہ لوگ آتے تھے آنٹی اسے کہیں چھپا دیتی تھیں...

آئوووو... نااندر... "ان کو اندر لے کے آیا... تھوڑی دیر بعد عنبرین " ان کے لیے ریفریشمنٹ لے آئی تھیں.... ان سے تھوڑی دیر باتیں کرنے ... کے بعد چلی گئیں

" ... آج تو ہم خاص ایک کام کے سلسلے میں تم سے ملنے آئے ہیں"

جی جی.. میں حاضر... بتایں کیا خدمت کر سکتا ہوں آپ کی.. "لطیف سا " طنز کرتے سمع نے دونوں کو دیکھا تھا... وہ کھسیانا سا ہو کے ہنسے ان کی زیادہ تر ... ملاقات کی وجہ سمع سے کام ہی ہوتا تھا

" ... یار آج کچھ مختلف کام ہے اور فیملی سے ریلیٹڈ "

... مطلب...." سمع ٹھٹھکا"

"...یار طلحہ کی ضرورت ہے ہمیں...."اپنا مدعا بیان کرتے اسے دیکھا "

"...مطلب... کس لیے میرا مطلب"

"....ایک کیس ہے یار بس وہی سولو کرنا ہے....ایک دفع ہو جاے "

"..کون سا کیس بتاو پہلے...اور بابا سے اجازت کے بنا تو "

باقی سب کی فکر تم نا کرو بس.... تم سے پوچھنا تھا کے ایسا کر سکتے ہیں یا "
"....نہیں

"....اچھا کیس تو بتاو نا "

" ہونہ... پھر اسے سارا مسئلہ بتایا اور طلحہ کی ضرورت کیوں ہے وہ بھی بتایا..."

" ... ٹھیک ہے... بابا سے بات کر لو...مان جائیں گے "

" ... ہوں"

" چلو کھانا کھاتے ہیں" چند منٹ بعد سمع نے ان دنوں کو کھانے کہ دعوت دی...

" ...ہاں ضرور" اسی نیت سے ہی ہیں شاہد نے مسکراتے آنکھ دبائ "

چلیں پھر.... "وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوے... اس سے پہلے کے وہ روم "
..... سے باہر نکلتے درید کا موبائل بج اٹھا

" ... تم لوگ چلو میں کال سن کے آتا ہوں "

ان دنوں کو جانے کا کہہ کے وہ فون سنتے ڈرائنگ روم کی ونڈو کے پاس آیا... پردا ہٹا ہوا تھا.... بات کرتے اچانک اس نے سامنے دیکھا تو کوئی لڑکی پودوں کی طرف رخ کیے کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

دوپٹہ آدھا جھول رہا تھا زمین پہ اس کا حلیہ کچھ یوں تھا کہ... کھلا ٹرائوز.. اس کے اوپر ٹی شرٹ جو یقیناً اس نے عاصم کی ہی پہنی تھی... دوپٹہ بھی ماما کا ہی لیا ہوگا جو اس کے کندھے سے زیادہ زمین پر جھاڑو دے رہا تھا ...

پھر گھوم کے چلنا شروع کیا بک اٹھائے وہ کسی سبجیکٹ کارٹا لگانے میں مصروف تھی... اندر کھڑے ڈی ڈی کو فون پہ کیا بات کی جا رہی ہے سنائی دینا بند ہو چکی تھی.... وہی تو تھی

" ہاں یہ وہی تھی... دانین اس کی دانین "

اپنے اوپر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے دانین نے پیچھے مڑ کے دیکھا.....

"اووووےےےرک جاو.......... "

.. ونڈو پہ کھڑے انسان کو دیکھ کے وہ بک لیے جلدی سے اس طرف آئی

کون ہو تم.... "غصے سے گھور کر درید کو مخاطب کیا جو اچانک سے اس "
.... کے ایکشن میں آنے سے سٹپٹا سا گیا تھا

" ...ایک منٹ رو کو میں بتاتی ہوں تمہیں؟؟ "
اسے وہیں رو کنے کا کہہ کے جلدی سے گھر کی اندرونی طرف گئ اور ڈرائنگ
...روم کو لاک کر دیا.... پھر واپس گھوم کے باہر آئی

ہاں اب بتاو... کہاں سے گھسے ہو؟؟ کس نیت سے آئے ہو... "تم "
تھیف ہو نا چوری کرنے اے؟... دو پٹہ اب وی کی شکل میں اس کے
.... دونوں کندھوں پہ پڑا ہوا تھا

مجھے سنائ نہیں دے رہا... "درید اس کی حرکتیں دیکھ کے چکرا رہا تھا.... "
... پھر اشارہ کر کے بتایا کہ مجھے سنائ نہیں دے رہا

"اوکے...رکیں..."دانین نے دوپٹا سہی کرتے اسے اوکے کا اشارہ کیا..

"آپ....یہاں..کیوں...اور...کیسے...آئے؟؟؟"پھر رک رک کے ہر لفظ کا اشارہ کر کے بتایا...

"سمجھ نہیں آئی۔۔۔"اندر درید ابھی بھی نانا میں سر ہلا رہا تھا...اس کی مسکراہٹ بس ہونٹ پہ بمشکل ہی آنے سے رکی تھی...اگر کچھ اور کہتی نا تو اس کی ہنسی چھوٹ جانی تھی....

"ہونہہ"پاوں پٹختے دانین نے آگے ہو کے ونڈو سلائیڈ کی پھر اچھل کے اندر داخل ہوی اور ونڈو بند...

"....اب بتایں ادھر کیا کر رہے ہیں ؟؟؟ "

یہ.. یہ کیا کر رہی ہیں ؟؟.. نکلیں یہاں سے "وہ پریشان ہوا اگر کوی آجاتا "
تو کیا سوچتا دروازہ بھی لاک تھا اب کسی کو کیا پتا وہ باہر سے کیا گیا ہے یا اندر
سے...

باہر جائیں میں بتاتا ہوں... "اسے باہر جانے کا کہتے پریشانی سے "
....دروازے کی طرف دیکھا

نہیں میں چیخوں گی...ماما....بھاییییی..."اس سے پہلے کہ درید اسے "
کچھ بتاتا وہ شروع ہو چکی تھی۔۔۔

"چپ... "اس سے پہلے کے وہ کچھ اور بولتی درید نے جلدی سے اس کو کھینچتے منہ پہ سختی سے ہاتھ جمایا...

"چپ اگر ایک لفظ بھی اور نکلا نا تو.... "خاموشی سے جیسے آئیں تھیں ویسے ہی واپس چلی جائیں... "وہ اس کی قید میں پھڑ پھڑا رہی تھی لیکن اتنی اسانی سے اسے چھوڑنے کا ارادہ بلکل بھی نہیں تھا اس کا....

"اب بولیں گی؟؟... "درید نے ہاتھ جمائے سختی سے پوچھا....
نہیننن۔۔۔۔ "نفی میں گردن ہلاتے کہا"...

"باا.. "ابھی اس نے زرا سا ہاتھ ہٹایا تھا کہ پھر سے وہ چیخنے لگی...
خاموش.....درید نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا....

اب اگر ایک لفظ بھی نکلا نا تو مجھ سے برا کوئی نہی ہو گا... "غصے سے اسے " دیکھتے باور کروایا۔اچانک سے اس کے بدلتے رویے کو دیکھ کے وہ سہم سی گئی۔۔۔۔

ساکت کھڑی دانین کو بازو سے پکڑتے کھڑکی کے پاس لایا اور باہر جانے ..اشارہ کیا... دانی اسے غصے سے گھورتے باہر چلی گی

گھر ہمارا اور نکال بھی مجھے ہی رہے ہیں۔۔۔۔ "دروازہ نہیں کھولوں گی "

... باہر سے

اسے دھمکاتے سالئیڈ زور سے بند کی۔۔۔۔ یہ سوچے بنا کے دروازہ اندر کی طرف سے بنا چابی کے بھی کھل جاتا ہے۔درید نفی میں سر ہلاتا دروازاہ کھول کے باہر آیا بھوک تو اس کی ویسے ہی مر چکی تھی۔۔۔ سمع اور شاہد کو بنا بتاے ہی وہ گھر سے نکل آیا۔۔

____

____

اگر ایسا ہے تو پھر اب ہم نے بھی اپنا گلا قدم اٹھانا ہے۔۔۔"ریوالوینگ" چیئر پہ بیٹھے اس نے سامنے بیٹھی رابیل کو دیکھا۔۔۔

پہلے ایک بات بتاو۔۔۔"آگے ہوتے ٹیبل پہ بازو ٹکائے۔۔۔ "

جی باس۔۔۔"آج وہ پنک کلر کی سوٹ درٹ کے ساتھ وائیٹ جینز پہنے " اپنے حسن کے جلوے بکھیر رہی تھی۔۔۔

"تمہاری نظر میں کوئی ایسی جگہ ہے جہاں ہم اپنا پروجیکٹ آسانی سے کمپلیٹ کر سکیں اور کسی کے آنے کا بھی خطرہ نا ہو۔۔۔"

مطلب۔۔۔

"مطلب یہ کے ہم لوگ جن فائیلز کو چوری کر رہے ہیں ان پہ تجربہ کرنا بھی تو لازمی نے میری جان۔۔ ایسے ہی تو ہمیں پتا لگے گا آیا نہیں آگے کتنے میں اور کیسے بیچ سکتے ہیں اسے تفصیلا سمجھاتے وہ پیچھے ہوا۔۔۔"

"ہمممم۔۔۔ ایسا ہے تو آپ میرے گھر کے بیسمنٹ میں یہ سب کر لیں ۔۔۔ ایسے ہم لوگ ایسانی سے اہنا کام بھی کر لیں گے اور کسی کو کوئی شک بھی نہیں ہو گا۔۔۔"

لیکن تمہاری فیملی۔۔۔؟

"وہ سب کون سا یہاں ہیں ڈیڈ ویسے بھی ہم ہی ٹکتے ہیں اور مام آج کل بھائی کے پاس آمیریکا ہوتے ہیں اگلے چند ماہ تک تو ان کے آنے کا کوئی نام و نشان نہیں ہے۔۔۔"

"سہی ہو گیا۔۔۔ بس اب ہمیں ایک انجینیر چاہیے اور ڈاکٹرز۔۔۔۔"

"اور تم بھی کل سے جائو۔۔ لگو اپنے کام میں ہمیں اس درید پہ بھی نظر رکھنی ہے۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے سر۔۔۔ "میں اپنی تیاری مکمل کر چکی ہوں۔۔ "

ـــ

ـ

بھائی آپ کا وہ دوست بہت برا ہے۔۔۔"ابھی ابھی قاسم نے اسے بتایا تھا " کہ وہ بھایا کے دوست ہیں سواب بنا کسی لحاظ کے وہ سمع کو سنانے ائی تھی۔۔۔

مطلب۔۔۔" وہ سب لوگ ناشتا کر رہے تھے دانین ابھی اٹھ کے " ٹیبل پر آئی تھی کیونکے آج اس کا لاسٹ پیپر تھا اور وہ لیٹ نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔

مطلب یہ کہ کل جب وہ اکیلے ڈرائینگ روم میں اپنی کوئی خفیہ پلینگ کر " "رہے تھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ کون ہیں کہاں سے آئے ہیں۔۔

دانین ناشتہ کرلو۔۔۔۔" ماما نے اسے دانت پیستے روکنا چاہا تھا اس کی آدھی بات سن کے ہی ان کو اندازہ ہو گیا تھا اب اس نے کچھ ایسا کہنا ہے جو بھائیوں اور باپ کے سامنے ان کو شرمندہ کروا دیتا۔۔۔

" ماما بولنے دیں نا" وہ آپس ان کو گھورتے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔ جبکہ عثمان اپنی بیوی کو دیکھ کے مسکرائے

" ہاں تو جب میں نے پوچھا ان سے" نوالہ لیتے رکی۔۔ "

" تو پہلے تو کہا چپ کرو۔۔۔ پھر میں نے کہا کے میں سب کو چیخ کے بلا لوں گی پھر جلدی سے سچ بتا دیا۔۔ کہنے لگے تمہیں کڈنیپ کرنے آیا ہوں" بڑی صفائی سے جھوٹ بولتے وہ سب کو حیران کر گئی۔۔۔

پھر سب کو دیکھا جو اسے حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔میں جھوٹ بول رہی ہوں کیا۔۔۔"
معصوم سی شکل بناتے منہ بسورا۔۔

"کیا وقع اس نے ایسا کہا۔۔" سمع تو منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"لو۔۔۔ کہا ہے تو آپ کو بتا رہی ہوں۔۔۔"
در حقیقت رات سونے سے پہلے اسے خیال آیا کے اس نے بھائی کے دوست سے کافی حد تک بتمیزی کر دی ہے اب اگر وہ بھائی کو بتا دیں گے تو اس کی تو شامت آجانی ہے۔۔۔تو اپنے دماغ کے مطابق سوچتے اسی پہ ہی الزام لگا دیا۔۔

"میں پوچھوں گا اس سے۔۔۔" سمو نے اب اسے گھورا۔۔

"نن۔۔ں ہی۔۔۔"اسے پھندا لگا۔۔"

"یہ پانی پی لو۔۔۔" پاس بیٹھے حازق نے پانی کا گلاس اس کے سامنے کیا۔۔۔ جیسے اٹھا کے جلدی سے دانین نے ہونٹوں سے لگایا۔۔

"نہیں پوچھنا بھائی خکل کہا تھا مجھے ابھی لے جائے گا پھر کیا کریں گے آپ۔۔۔۔"گڑبڑاتے وضاحت دی۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ نہیں پوچھوں گا جلدی سے ناشتہ کرو۔۔۔"اسے سمجھ آگئی تھی اسی نے ہی کوئی پنگا لیا ہو گا اب بچنے کے لیے ناٹک کیا جارہا ہے

کہاں پھس گی ہوں۔۔ناشتہ ختم کر کے اٹھی۔۔۔

"اللہ میاں میں ابھی تیار ہو کے آتی ہوں "اسے یقین تھا بھائی کو جب وہ تھیف بتائے گا تو بھائی اسی کا ہی یقین کریں گے۔۔۔

"اللہ مجھے بچالے۔۔۔ "دعا کرتے کپڑے اٹھا کے واشروم میں گھس گئی

\-

\-

"اسلام و علیکم۔۔۔ "آفس میں داخل ہوتے اس بہن جی ٹایپ لڑکی نے سب کو سلام کیا۔۔

"جی آپ کون۔۔۔ "کام کرتے ایک شخص نے اسی سے پوچھا۔۔

جی مجھے سر نے بلایا ہے ان سے ملنا ہے۔۔۔"اپنی ناک پہ دھرا چشمہ "
سیدھا کرتے وہ ان کو جواب دیے رکے بنا ہی اندر کی طرف چلی ائی۔۔

سر مے ائی کم ان ؟۔"دروازاہ ناک کرتے پوچھا۔۔ "

یس "اندر سے ایک مردانہ بھاری آواز آئی۔۔ "
پھر دروازاہ کھول کے اندر داخل ہوتے اس وجود نے طاہرانہ نگاہ چاروں
طرف دوڑائی۔۔۔

جی کون۔۔۔"ان ایکسپیکٹڈ شکل کو دیکھ کے وہ چونکا۔۔۔ "

"....سر میں حورم بیگ...یہاں مجھے نیو ہائر کیا گیا ہے "

" ج..."وہ کچھ بولتے بولتے رکا...اس کی نظر سامنے لیپ ٹاپ کی سکرین پہ ٹکی تھیں....

" جی آئے نا... تشریف رکھیں..."مسکراتے اسے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا....

"... نو سر تھینکیو "

" میں آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ میں کام کروں گی سر آپ کے انڈر تو آپ مجھے کام سمجھا دیں..."

جی جی بلکل میں سمجھ گیا ہوں.... آپ جائیں باہر آپ کو میرا اسیکرٹری "
".. گائیڈ کر دے گا اپ کو

...اوکے سر تھینکیو...."کہہ کے باہر نکل گئ "

... ہوں... "سر ہلاتے درید نے چیئر سے ٹیک لگائی "

"... تم آ ہی گئی آخر.... اب ہمارا کام اور آسان ہو گا "
.... پھر کچھ سوچتے فون نکالا... اور سمع کو کال ملائی

اسلام علیکم کیسے ہو؟"کال دوسری بیل پہ ہی پک کر لی گئ تھی "

" وعلیکم السلام میں فٹ تم سناو "

" میں بھی ٹھیک ہوں "

"....کب بھیج رہے ہو طلحہ کو "

بس دو دن مین دانین کے پیر ہو جائین اس کے بعد.... شاید ان دونوں "
"...نے بھی آنا ہے لاہور تو

" اوکے.... آج تو اس کا دن ہی اچھا تھا جو اتنی اچھی
...اچھی نیوز سنے کو مل رہی تھیں

" ٹھیک ہے خیال رکھنا "

" اللہ حافظ "

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

جاو باہر سے جھاڑو لے کے آئو.... "عمبرین جانے اس وقت سٹور روم " ... میں کیا ڈھونڈھ رہی تھیں جو ساتھ میں دانین کو بھی لگایا ہوا تھا

"...ماما.. کبھی تو آرام سے بیٹھ جایا کریں "

جو کہا ہے وہ کرو باتیں نا بناو... "سر اٹھا کے اسے گھورا "

اچھا جا رہی ہوں.... "منہ بناتے باہر آئ "

ماما باہر نہیں ہے... دو منٹ بعد واپس.... "دوپہر کا وقت تھا چلچلاتی "
...دھوپ اور گرمی...اوپر سے سٹور میں پنکھا بھی نہیں تھا

چھت پہ دیکھ کے آؤ وایک تو صفای والی بھی بس اوپر اوپر سے جھاڑو لگا کے
...احسان کرتی ہے

...آپ ڈھونڈ کیا رہی ہیں.... "وہ تنگ ہو رہی تھی گرمی سے "

چوہا.... "اس سے پہلے کہ ماما اسے جواب دیتیں اسے اپنے پاس سے "
گزرتا چوہا نظر آیا

"..کیا.....ہوا ہے "

"...ماما چوہا..."وہ چیختے بھاگی تھی "

" کہاں ہے.......؟؟؟ "

"...ناچ کیوں رہی ہو...کچھ نہیں کھاتا "

... نہیں کی بچی زرا لحاظ نہیں ہے...."وہ ابھی تک ناچ رہی تھی "

"....جاو...اوپر سے جھاڑو لے کے آئو "
اگلے ہی لمحے دانین سٹور سے غائب تھی

.. دانین سٹور سے بھاگتی سیدھا چھت پہ آکر ہی سانس لیا

اوئی مااا ں.... کیسے نازک حالات جارہے ہیں میرے".. بڑبڑاتے سامنے

.. دیکھا جھاڑو نہی تھا

.. پھر ڈھونڈھتے مونٹی کی پچھلی طرف آئی تو سامنے پڑا تھا

آآآ میرے جھاڑو.... وہ قدم قدم اس کی طرف لے رہی تھی. جس جگہ وہ

چل رہی تھا بس ایک ہی بندے کے چلنے کی جگہ تھی۔ سامنے دوسروں کی

چھت تھی لیکن وہ زرا اونچی تھی ان کی چھت سے وہ جھاڑو اٹھا کے

... مڑی... اسے لگا اس کے پیچھے کوئی ہے.۔ رنگ ایک دم اڑا تھا

ب.. بھوت... ماما بھوت... ماما... بھوت." جھاڑو وہیں پھینک کے پیُچھے

. دیکھے بنا بھاگنے لگی جب پیچھے سے زولقرنین نے اسے پکڑا

بس کر دے میری بہن.. میں ہوں.... وہ جو کانپتے وجود سے گھبرا کے

.... لڑکھڑا گئی تھی جلدی سے ذولقرنین کو پکڑا

بھائی... "شرم کرلیں اپ سب لوگ بس مجھے ہی ڈرایا کرو."..میں بابا کو

... بتاوں گی سانسیں ابھی بھی پھولی ہوی تھیں

.... سوری میری ننھی سی ڈرپوک بہن... کان پہ ہاتھ رکھتے معافی مانگی

اپ آئے کہاں سے ہیں کیونکہ پیچھے تو جگہ ہی نہیں ہے.. اس کارنگ ایک

دفعہ پھر اڑا تھا کہیں وہ سچ میں بھوت ہی نا ہو ذولقرنین کی شکل میں.... میں

اوپر مونٹی کی چھت پہ تھا کیبل کی تار سیٹ کر رہا تھا.... مسکراتے اسے کے

... خوف کو کم کرنا چاہا... تم جاؤ نیچے میں اتا ہوں کال کر کے

اچھا اب ایسی حرکت کی نا تو اپ کی بیوی کو میں اصلی بھوت منگوا کے ڈرایا"

کروں گی اپ کو پھر میری بے بسی یاد آیے گی"۔

."بس بس.. زیادہ اور ایکٹینگ ہو رہی ہے اب... اتنا بھی کوئی نہی ہوتا"

اڑا لیں مذاق میں بابا کو بتاؤں گی... جھاڑو اٹھا کے اسے دھمکی دیتے نیچے چلی

... گئی

فہام اس کے جانے کے بعد اصلی شکل میں اتے مسکرایا تھا.. نک چڑھی۔

...❤❤...........-....❤❤...........❤❤....

اگلے دن شہر سے دو دو کر کے ہر دو گھنٹے بعد آٹھ بڑے سائنٹسٹ غائب کئے گئے تھے... شہر بھر میں خوف وہراس پھیلا ہوا تھا اور انہیں کچھ سمجھ نہی ارہی تھی کیا کریں؟

یار کیا مصیبت ہے میں تو لوگوں کو جواب دے دے کے تھک گیا ہوں" ابھی افس کے باہر لوگوں کا اتنا جھمگھٹا لگا ہے پوچھ رہے ہیں آئی ایس آئی کر کیا رہی ہے اگر تم لوگوں کو سمجھ نہیں ارہی تو ہم خود ڈھونڈ ھتے ہیں"۔ شاہد افس میں داخل ہوا..

چپ کرو گے اپ.... درید نے شاہد کو چپ کروایا...

کیا تمہیں کوی فرق نہی پڑ رہا درید.... وہ لوگ باہر..

اب ان کا اگلا پلین ہو گا انجینئرز کو اٹھانے کا اور ان میں ایک ہمارا ہو گا..

طلحہ۔"

یہ وہاں پہنچے گا تو ہمیں ساری سیچوئیشن کا اندازہ ہو گا... اخر وہ کر کیا رہے ہیں.؟"

مجھے لگتا ہے جس حساب سے وہ لوگ صرف برین کی ہسٹری اور اسی کی ریسر چیز غائب کر رہے ہیں دماغ کے حوالے سے ہی وہ کچھ بنا رہے ہیں ".

..ہاں مجھے بھی یہی لگتا ہے، وہ لوگ

ایک منٹ اس سے پہلے کہ درید بات مکمل کرتا اس کا فون بجا۔۔۔

او کے میں باہر دیکھتا ہوں۔۔ کہہ کے شاہد باہر نکل گیا۔۔

ائ ایس ائ.... کیسا لگ رہا ہے اج.... کہاں ہوں. کیا کر رہے ہو ابھی تک ہم تک پہنچے کیوں نہیں... تمہیں کیا لگتا ہے میں کچی گولیاں کھیلتا ہوں۔۔ یہ اس کا جواب ہے جو اس دن لیپ ٹاپ میں ویڈیو بھیجی تھی۔ بہت جلدی تمہارے ہاتھ میں ہتھ کڑی ہو گی "۔۔ ساتھ ہی درید تیزی سے لیپ ٹاپ کے کیبورڈ پہ تیزی سے انگلیاں چلا رہا تھا

تم تو یہ بھی نہی جانتے میں ہوں کون۔۔۔ ہتھ کڑیاں کس کو پہناو گے ؟؟ قہقہ لگاتے کوی مردانہ اواز ائر پیس پہ گونجی

ہونہہ تم چاہے جو بھی کرلو.. پہنچ تو میں جاؤں گا تمہارے پاس. بس تم" انکھیں کھلی رکھنا یہ ناہو ہمیں اتا دیکھ نا پاو۔۔۔لوکیشن دیکھتے درید اتھا تھا۔۔۔اس کی لوکیشن اسے مل گئی تھی۔۔

تمہارے لیے باہر دو تحفے بھیجے ہیں زرا افس سے باہر نکل کہ دیکھو....ائر پیس سے اواز آئی۔۔

اب تم اپنے تحفے کا انتظا کرنا۔۔۔کال بند کرتے وہ باہر ایا جہاں کافی سارے لوگ جمع تھے۔

کیا ہے یہاں ؟؟

سر سر ادھر دو لاتابوت آئے ہیں

ک۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔۔وہ تیزی سے اگے بڑھا۔۔۔اووہ میرے اللہ۔۔۔

یہ میرا بیٹا ہے مار دیا ہے انہوں نے ایسے ایک عورت قریب اتے اس تابوت پہ گری تھی جوان بیٹا۔

شاہد کہاں ہے۔۔۔اتنی خطرناک حد تک وہ جا سکتا تھا۔

گاڑیاں نکالو۔۔۔ سرخ ہوتی انکھوں سے اس نے اپنے ساتھ کام کرنے والے بندوں سے کہا۔

جی سر۔۔۔

اگلے پندرہ منٹ میں وہ لوگ اسی جگہ پہ تھے جہاں سے کچھ دیر پہلے انہیں کال آئی تھی۔

لیکن اس جگہ تو پی سی او تھا مطلب۔۔ وہ جو بھی تھا بہت پکا کھلاڑی تھا۔

شٹ۔۔اب تو طلحہ کو بھیجنا بھی کسی خطرے سے خالی نہیں ہے۔" وہ محض بڑبڑا کر رہ گیا۔

--------------------..-.

بابا میری پیکنگ مکمل ہے۔اب ماما کو منانا باقی ہے جو اپ نے کرنا ہے ۔۔۔دانین لیونگ روم میں داخل ہوئی جہاں عثمان موبایل پہ فیسبک

سکرولینگ کرنے میں مصروف تھے چشمہ ان کی ناک پہ دھرا تھا سامنے ٹی وی بھی چل رہا تھا۔۔

اوکے ٹھیک ہے۔۔۔ تم طلحہ کے ساتھ نکل جانا شام کو پیچھے میں سنبھال لوں گا سب مرد حضرات ایسے ہی اس کی خوہشات کو پورا کرتے تھے جن سے امبرین کو چڑ تھی۔۔۔

بیٹا اپنا خیال رکھنا اور طلحہ واپس ائے گا تو اسی کے ساتھ اجانا۔۔

جی بابا اپ فکر نا کریں میں اجاؤں گی۔۔۔

کہاں جانے کی تیاری ہو رہی ہے۔۔امبرین لیونگ روم میں داخل ہوئیں

کہیں نہیں ماما بس ایسے ہی بھائی کے ساتھ شوپنگ پر جانا ہے شام کو"

"۔۔۔پیسے لے رہی تھی بابا سے

"اب کیوں کرنی ہے شاپنگ۔؟

ویسے ہی پارٹ ہے کالج میں اس کے لیے۔۔

اچھا۔۔۔وہ اسے گھورتے اگے چلی گئیں۔۔

میں بتادوں گا ماما کو۔۔وہ ابھی لیونگ روم سے اٹھ کے اپنے کمرے میں ائی تھی کہ راستے مین نین بھیا مل گئے۔

"آج کل تو ویسے بھی اپ میرے دشمن بنے ہوے ہیں۔۔۔جا کے بتافیں

"یار مزاق کر رہا ہوں تم تو سیریس ہی ہو گئ۔

ہوں کیوں نا ہوں کل جو چھت پہ ڈرایا تھا میرا دل ابھی تک دھک دھک کر رہا ہے۔۔۔

کیا۔۔۔ چھت پہ میں نے کب ڈرایا۔۔۔وہ حیران ہوا۔۔

اب مکریں نا۔۔۔

سچ میں میں نے نہیں ڈرایا تھا بلکہ کتنے دن ہو گئے میں تو چھت پہ گیا ہی نہیں ۔وہ واقع حیران تھا۔

بھائی اب بس کر دیں۔۔۔میں جا رہی ہوں کمرے میں بائے۔۔

دانو سچ میں یار میں نے نہیں ڈرایا تمہیں کوئی۔۔۔وہ جو دروازاہ بند کرنے لگی تھی رکی اگر وہ بھائی نہیں تھے تو۔۔۔ہمارے گھر میں بھوت۔۔۔دروازاہ

بند کرتے اس نے چہرے پہ ہاتھ پھیرا۔۔میں بتاؤں سب کو دوبارہ دروازہ "کھولا۔۔لیکن کوئی یقین نہیں کرے گا میری بات کا۔

شکر ہے مین آج ہی لاہور جا رہی۔۔۔جلدی سے خود کو ریلیکس کیا اب بس کچھ ہی گھنٹے تھے اس کے اس بھوتیا گھر میں لیکن۔۔وہ کہاں جانتی تھی ان بھوتوں کے ساتھ تو اس کی ساری زندگی گزرے گی۔

اسلام علیکم چاچو!!۔۔۔وہ لوگ لاہور پہنچ گئے تھے اور اب سب سے مل رہے تھے۔۔بائے ائیر ڈیڑھ گھنٹہ لگا تھا۔شام چار بجے نکلے ساڑھے پانچ وہ لوگ لاہور تھے۔شاہد اور ڈی ڈی بھی میٹنگز کے سلسلے میں بھی ایسے ہی آتے۔

وعلیکم اسلام۔۔کیسے ہو تم لوگ۔۔۔؟؟دونوں سے ملتے چاچو نے پوچھا۔

رانیہ اور زوہیب کہاں ہیں رانیہ اس سے دو سال جبکہ زوہیب چار سال چھوٹا تھا۔۔۔دانین نے کزنز کا پوچھا۔

وہ لوگ اکیڈمی گئے ہیں۔۔۔ تم لوگ بیٹھو میں جوس لے کے اتی"۔۔

پھر چاچی نے انہیں شربت سرو کیا تھا۔۔

چینج کرلو پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔

ان کو کمروں میں بھیجا۔۔۔

طلحہ تو الگ روم میں گیا لیکن دانین رانیہ کے کمرے میں آگئی۔۔پتا نہیں بابا نے ماما کو کیسے سنبھالا ہوگا۔

کپڑے نکال کے وہ واش روم چلی گئی واپس ائی تو رانیہ بھی آچکی تھی۔۔

ایی۔۔ کیسی ہیں اس سے ملتے مسکرائی ان کی کافی اچھی دوستی تھی مل کے خوب انجوائی بھی کرتی تھیں۔

میں ٹھیک ہوں تم سناو؟"۔۔

مین بھی اچھی ہوں بلکہ اب تو بالکل فٹ ۔۔بس آپ کے آنے کا ویٹ تھا
ساری پلیننگ مکمل ہے کمانڈر۔۔

"توبس میری جان اج ہی نکلتے ہین اپنے مشن پہ۔"

ٹھیک ہے کھانا کھالیں پھر۔۔اوکے میں اپنی دوست کو بھی کہہ دیتی ہوں۔

یہ ہے کولین موپا

۔۔۔وہ دونوں اس وقت بار میں تھیں۔سات بج رہے تھے۔۔۔۔۔اوران کی دوست بھی انے والی تھی۔۔۔

یہ کیاہے اللہ اللہ۔۔۔۔وہاں کاماحول دیکھ کے دونوں کا سر چکرایا۔۔

کہیں ہم غلط جگہ تو نہیں اگئے۔۔ایک دوسرے کو دیکھتے ہوچھا۔۔

نہیں آپی یہ ہی جگہ ہے جہاں ہم نے اناتھا۔۔باہر لکھا بھی ہے نام جو میری دوست نے کہا تھا۔۔

اچھا دیکھتے ہیں وہ کب پہنچتی ہے۔۔۔
کافی دیر وہ لوگ دروازے پہ ہی کھڑی رہیں

اندر دیکھتے ہیں دوپٹا صیح کرتے دانین اگے بڑھی۔
اپی۔۔۔رکیں میں دیکھ کے اتی ہوں اپ یہاں ہی رہیں۔۔رانیہ کہہ کے دوسری طرف چلی گئی۔
یار ایک منٹ میں !!۔۔لیکن وہ جاچکی تھی۔
اکیلی چلی گئی ہے اوففففف۔۔
میں کیا کروں اب۔۔وہ جو ابھی سوچ ہی رہی تھی۔۔۔کہ اچانک کسی نے پکڑ کے کھینچا۔۔۔وہ اسے ساتھ لیے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا لیکن دانین میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ خود کو چھڑوا سکے۔۔
اس کے تو منہ سے اواز بھی نہیں نکلی تھی۔۔۔۔

یہاں کیا کر رہی ہیں مقابل جو بھی تھا اس کی انکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔

تھیف۔۔اسے یاد ایا کہ یہ تو وہی تھا جو اس دن ان کے گھر میں تھا۔۔اپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے ایسے پکڑ کے لانے کی؟؟

جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دیں۔۔ یہاں کا ماحول دیکھا ہے۔۔۔بچی ہیں اپ جو منہ اٹھا کے چلی ائی ہیں۔

بھائی!!۔۔اسے درد ہو رہا تھا بازووں مین جو اس وقت اس تھیف کے ہاتھوں میں جیسے مسلنے والے تھے۔۔۔

جھوٹ مت بولیں۔۔ایسے ہی کہیں بھی چل دیے۔۔یہ جگہ اپ کے لیے نہیں ہے۔۔۔۔وہ لب بھینچ کے اسے دیکھ رہا تھا جیسے کوئی فرق ہی نہیں پر رہا تھا۔یہاں۔

"اپ جیسے لوگوں کے لیے ہے کیا۔۔بہت اچھا کیا جو میں یہاں اگئ

ہے ہم جیسوں کے لیے۔۔پلیز میری بات کو سمجھیں۔۔۔۔۔ نکلیں اپ

یہاں سے۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا اٹھا کے اسے کہیں قید کر دے۔۔

دیکھیں تھیف صاحب!!"میں یہاں اپنی مرضی سے ائی ہوں اپ کو کوئی

حق نہیں پہنچتا مجھے یہاں سے نکالنے کا"۔۔

اپ کی مرضی کی ایسی کی تیسی۔اس کو اپنے قریب کرتے وہ دھاڑا

تھا۔۔۔آس پاس کے لوگ بلکہ چھچھورے مرد حضرات دانین کو دیکھ

رہے تھے جو ڈی ڈی بامشکل برداشت کر پا رہا تھا۔

پہلی فرصت میں واپس اسلام آباد جائیں۔۔

نا جاؤں تو۔۔۔وہ اس کے اور قریب ہوئی ان کے درمیاں بس زرا سا فصلہ تھا

"۔۔اپ کو کیوں مسئلہ ہے میرے یہاں ہونے سے؟

کیونکہ اپ کو کوئی بھی دیکھے میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔یہاں کیسے"

لوگ ہیں یہ اپ نہیں جانتیں دانین۔۔۔پلیز میری بات مانیں اور میرے

ساتھ چلیں"۔۔۔اس کا بازو پکڑتے چلنے کا کہا۔۔جو اپنی جگہ سے ہل ہی نہیں رہی تھی۔۔

ایکسکیوز میی گائیز۔۔اگلے ہی لمحے وہ پلٹی اور سب کو مخاطب کیا

یہ آدمی مجھے ہراس کر رہا ہے۔۔۔۔۔وہ یہ سب کیا کہہ رہی تھی خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔درید کا دل جیسے تھما تھا۔

یہ ادمی مجھے اندر بیڈ تک لے جانا چاہ رہا ہے۔۔۔اسے اس جگہ نہیں جیل ہونا چاہیے۔۔لوٹیرے کبھی دوسروں کے گھر چوری کرنے گھس اتے ہیں اور کبھی رعب جما کے لڑکیوں کی عزت۔"۔۔وہ ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں تھی۔۔۔

اووہ بیبز۔۔۔ڈارلینگ۔۔۔ تم میرے پاس آؤ۔وہ یہ کیسے بھول گئی تھی جس جگہ وہ کھڑی ہے وہاں اسے اپنی عزت کا محافظ تو کوئی نہیں ملنے والا تھا۔۔

خبر دار جو کوئی اگے بڑھا تو۔۔۔وہ جو ابھی تک دانین رویے پہ حیران تھا ۔۔۔سب کو خونخوار نظروں سے دیکھا۔۔۔دور بیٹھا ایک شخص درید درانی کی بے بسی پہ مسکرایا تھا۔

آی۔۔۔آپی۔یہ وہ جگہ نہیں ہے۔۔۔ہم نے کولین موپا کیفے میں جانا تھا یہ تو بار ہے۔۔۔۔جانے کہاں سے رانیہ نازل ہوئی تھی۔۔اس کے تو وہم و گماں میں بھی نہیں تھا یہاں چل کیا رہا ہے۔۔۔

چلیں یہاں سے۔۔۔ سرد لہجے میں کہتے ڈی ڈی نے دانین کا بازو تھاما ۔۔۔۔وہ گھسیٹتے ہوے اس کے ساتھ باہر تک ائی تھی۔۔۔

یہ تماشا اپ کو بہت مہنگا پڑے گا دانین۔"۔سرخ ہوتی انکھوں سے اس" نے اپنی انکھوں میں ائی نمی کو اندر دھکیلا۔۔۔

یہاں آتے مجھے ایک سال ہو گیا ہے لیکن کبھی کسی نے میرے بارے میں یا میرے لیے ایسے الفاظ نہیں کہے۔۔۔ حتیٰ کہ لڑکیوں میں بھی ہمت نہیں ہے کہ میرے قریب آئیں۔اور اپ نے چند سیکینڈ میں۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔۔مجھے نہیں پتا تھیف۔۔۔م۔۔ں نہیں۔۔وہ پریشان تھی۔۔ نفی میں سر ہلاتے وہ پیچھے ہوئی۔۔میں ایسا کچھ نہیں کہنا چاہتی تھی ۔۔وہ میں نے نہیان بولا۔۔ا۔۔ کوئی اور تھا جیسے۔۔ میرے اندر ایا۔۔وہ پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ایک لمحے کے لیے درید کو اس کی حالت پہ ترس سا آیا۔۔اگر ایسا تھا تو پھر کیا تھا جو اس کی نظریں نہیں دیکھ پائیں۔۔۔کیا دانین نے شراب پی تھی

اب میں اس سے اپنے طریقے سے ملاقات کروں گا اما...,"". فہام نے" ...ماں کو دیکھتے کہا

بیٹا دھیان سے انسانی لوگ بہت خوف کھاتے ہیں ہم جیسوں سے. "..وہ ...اپنے بیٹے کو سمجھا رہی تھیں

اما... اپ فکر نا کریں وہ لڑکی کبھی مجھے اگنور نہی کرے گی ایسے اس کے دل میں گھر کروں گا.. ".اور اگر نا کر سکا تو میرے پاس اور طریقے بھی

"....ہیں

!.. لیکن بیٹا

""...اما.... "بس اپ دعا کریں

ان دنوں کی باتیں کوئی اور بھی سن رہا تھا... جوان کو ان کے مقصد میں کامیابی کی طرف جانے سے روکنے کی پلیننگ کر چکا تھا

!! وہ میں نہیں تھی۔۔ مین 5 ایسے کیسے اتنا۔۔

!! جب سے آئی تھی بس یہ ہی سوچے جا رہی تھی۔۔

اور وہ چور۔۔۔ میرے بارے میں کیا سوچتا ہو گا۔۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ اللہ جی،، پہلے وہ ذوالقرنین بھائی والا اور اب یہ جیسے مجھے کسی

!! نے ہیپنوٹائز کر دیا تھا۔۔

مجھے ان کو کال کر کے بتانا چاہیے،،
لیکن مجھے کیوں ہونے لگی فکر، اسے تو پرواہ ہی نہیں کرنی چاہیے تھی،،، !پھر
!!وہ کیوں چاہ رہی تھی کہ وہ شخص اس کے بارے میں برا نا سوچے۔۔

!!ٹوں ٹوں،، ٹوں ٹوں۔۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی جب اس کا سیل بجا،،

" !!اسلام علیکم بابا۔۔ "

نمبر دیکھے بنا کال پک کی اسے لگا بابا کی ہو گی۔۔

"!!میں درید بات کر رہاہوں۔۔ "

درید جو اپنے رویے پہ شرمندہ تھا۔۔کب سے اکیلے بیٹھے ہمت جمع کر رہا تھا کہ دانین سے معزرت کر سکے۔۔اسے کہے کہ وہ اس کے بارے میں غلط نا !!سوچے۔۔

س۔۔!!سوری۔۔!!مسٹر تھیف،،مجھے نہیں پت۔۔!!پتا کیسے کہا وہ"
" !!مجھے لگا جیسے میرے اندر کوئی اور بول رہا ہے۔۔
سلام کا جواب دینے کی بجائے اس نے سوری کہہ دیا۔۔وہ بہت پریشان تھی

"

ایک وجہ اگر تھیف بھائی کو بتا دیتا تو کیا سوچتے کہ میں بار میں کیا کرنے گئی !! تھی دوسرا ان کے ساتھ جو بد تمیزی کی وہ اب۔۔

" !!اٹس اوکے۔۔!!!میں بھی معذرت کرنا چاہتا ہوں۔۔ "

!اس کی اوآز پہ جانے کیوں اج دانین کا دل دھڑک رہا تھا۔۔
اسے وہ منظر یاد ایا جب اس نے اسے کمرے کی کھڑکی سے اشارہ کرتے پوچھا تھا۔۔

" کیا کرنے آئے ہو۔۔؟؟ "

" سب ٹھیک ہے۔۔!؟؟ "

جانے کیوں درید کو لگا وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔

ن۔۔!!!نہیں۔۔سامنے،،،وہ جو ماما،،، "

" !!آپ۔۔۔نہ،،، میری ماما۔۔

" کیا کہہ رہی ہو نین۔۔!!کیا ہوا ہے۔۔؟؟؟ "

!!ڈی ڈی پریشانی سے اٹھا تھا پھر کی چین اٹھاتے باہر کی طرف بھاگا۔۔

" !!!!ماما۔۔۔!!!!ماما۔۔،، چاچی ماما کو دیکھیں۔۔ "

وہ چیخ رہی تھی لیکن سامنے صوفے پہ بیٹھا وجود قہقہے لگا کے ہنس رہا تھا اور دانین اس کے پاؤں دیکھ کے دنیا و مافیہا سے بیگانہ ہوتے بے ہوش ہو چکی تھی۔۔!!!

وہ ریش ڈرائیو رینگ کرتے زوہیب ہاوس پہنچا تھا... سید ھا دانین کے کمرے میں آتے اس نے درواز اہ بند کیا شکر ہے سامنے کوی نہیں تھا جو اسے دیکھتا...

..دانین ابھی تک بے حوش پڑی تھی

دانین...اٹھو..."وہ بے سدھ سی زمین پہ پڑی تھی جلدی سے اٹھا کے " بیڈ پہ ڈالا

....نی.. نین اٹھو.. کیا ہوا ہے"وہ اس کے گال تھپتھپا رہا تھا "

پانی... "پھر ادھر ادھر دیکھتے اس نے دانین کو بھی ساتھ سنبھالا۔ کہیں "
نظر نہیں آیا تو جلدی سے واش روم سے ہاتھوں کے پیلاے میں پانی بھر کے
...لایا اور دانین کے چہرے پہ چھڑکا

دانین تم ٹھیک ہو... "اسے آنکھیں چھپکتے دیکھ کے پوچھا۔ وہ ابھی ہوش "
...میں آرہی تھی

...ہمم...آپ یہاں... "اسے کچھ یاد نہیں تھا کیا ہوا ہے "
آ..پ.... آپ "وہ اگلے ہی لمحے ڈی ڈی سے الگ ہوئ...جو اس کے "
... گرد حصار بنائے ہوئے تھا

..کیا ہوا تھا آپ کو آپ بے ہوش..."وہ اس کی حیران شکل دیکھ رہا تھا "

مجھے... میں تو نہیں ہوئی.... آپ یہاں سے جائیں... کوئی آیا تو آپ کو "
...ماریں گے جائیں...."وہ حواس باختہ ہوئی

".....اوکے میں چلا جاتا ہوں لیکن پلیز اپنا خیال رکھانا "

ہاں..جی میں رکھ لوں گی... آپ بس جائیں...."ٹھیک ہے وہ "
دروازے سے باہر نکل گیا۔اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ سب کون کر رہا ہے
....اور نین کے ساتھ ہو کیا رہا ہے

ـــــــــــ،ـــــــــــــــ،ـــ،ــ،ــ،ــــــــــ،ـــــ،ـ

اسلام علیم. طلحہ....مجھے ملنا ہے تم سے..."کال اٹینڈ ہوتے ہی درید نے "
سپاٹ لحجے میں کہا کہا

" وعلیکم السلام بھائی...جی جی میں آجاوں گا شام تک۔۔۔۔۔ "

...ابھی ملنا ہے.... "جانے کیوں وہ چاہتا تھا کہ آج ہی سب کر لے "

...اوکے بھائی ٹھیک ہے...."اس نے ہامی بھر لی "
....دانین کو بھی ساتھ لے کے انا..وہ اصل بات پہ آیا

...کیا مطلب...اس کا کیا کام..."اب وہ ٹھٹھکا تھا "

" ...یہاں پہ آئو گے تو بتاوں گا...لیکن...اسے ساتھ لے کے ہی آنا "

" جی ٹھیک ہے "

" ....اوکے شام میں ملتے ہیں "

کال کاٹ کے اس نے سمع سے بات کی تھی فون پہ.. اور اسے منانے مین بھی کامیاب ہو گیا تھا...

...بہت جلد دانین درید درانی ڈی ڈی بنے والی ہے

وہ پیچھے ٹیک لگاتے دل سے مسکرایا تھا

اسی دن شام کو پھر وہ تینو لاہور سے اسلام آباد کے لیے لینڈ کر چکے تھے

ـــــــــــ،ـــــــــــــــــ،ـــــ،ــــ،ـــ،ـــــــــــــ،ــــ،ـ

زولجان....مجھے شادی کرنی ہے..."فہام آج کتنے دن بعد گھر ایا تھا تھکا تھکا سا..ایک کیس مشکل سے سولو ہو رہا تھا اور دوسرا دانین کی حالت...

فہام جس کا نام اپنی دلجان کے لیے فہام تھا اور باقی دنیا میں اس کی پہچان ڈی ڈی سے ہوتی تھی..

درید اسے کچھ قریبی لوگ ہی کہتے تھے جن میں اس کے دوست احباب شامل تھے... فہام سے وہ درید درانی اور پھر ڈی ڈی کیسے بنا یہ ایک سخت تجربہ تھا اس کی زندگی کا جس میں اس نے بہت کچھ کھویا تھا... سر فہرت اپنے باپ اور بہن بھائیوں کو....

میں تو کب سے کہ رہی ہوں بیٹا تم ہی نہیں مانتے... "وہ لوگ کھانے کیلیے دستر خوان بچھاتے تھے... زولجان کو نہیں پسند تھا ٹیبل پہ بیٹھ کے کھانا... "

اب میں کہہ رہا ہوں تو پھر جلدی کریں نا.... "وہ بے چین تھا "

اچھا کون سی لڑکی میرے بیٹے کو پسند آئی میں ابھی جانے لیے تیار "
ہوں...." ان کی آنکھوں میں محبت ہی محبت تھی....ان کے بیٹے نے کیا
.. کیا مشکلات نہیں سہی تھیں

ہم کل جائیں گے ان کے گھر پھر... لیکن زولجان آپ کو سنبھلنا ہے... "
لڑکی کی حالت ٹھیک نہیں ہے مطلب دانین کے ساتھ کچھ مسئلہ ہے
" ...بس آپ کو احتیاط سے بات کرنی ہے۔۔۔

....اوکے بیٹا.. ابھی تو کھانا کھاو.. "انہوں نے کھانا کھانا شروع کر دیا تھا "

ـــــــــــ،ــــــــــــ،ـــــ،ـــ،ــــ،ـــــــــــــــ،ــــــ،ـــ

ماما...ماما...."رات کا اخری پہر تھا جب کسی احساس کے تحت اس کی انکھ " ... کھلی

" .... بابا.... وہ مجھے مار دے گا "

ماما...."وہ چیخ رہی تھی... لیکن اس کے حلق سے اس کی اواز نہیں نکل " .... رہی تھی

" ماما "

اس نے پائوں زمین پہ رکھے...نیچے کانچ ہی کانچ تھے ٹوٹے گلاسیز کے.. کچھ سرخ رنگ کا گرا تھا..اس نے نیچے ہو کے دیکھا....اس کے پاوں سے لگتے پاوں کو سرخ کر گیا...در حقیقت وہ خون تھا جو اس کے پاوں سے نکل ...رہا تھا... لیکن اسے درد کیوں نہیں ہوا

جلدی سے دروازاہ کھولتے باہر نکلی... عجیب دھواں سارے گھر میں پھیلا بدبو پیدا کر رہا تھا... دوڑتے ہوئے ماما کے کمرے میں آئی.. دروازاہ بجایا ... لیکن دروازا بجنے کی اوآز بھی نہیں سنائ دی تھی اسے

بابا.. "ہینڈل زور سے گھماتے اس نے دروازے کو دھکا لگایا جو ایک ہی " جھٹکے میں ٹوٹ گیا... ابھی اس نے پہلا قدم رکھا ہی تھا کہ وہ گہری کھائی میں .... گرتی چلی گئ

کھائی سے گرتے وہ ایک عجیب جگہ رکی تھی... جو حقیقت میں ایک بہت خوبصورت جگہ پہ تھی... یا وہ خواب دیکھ رہی تھی... اس کی آنکھوں کے سامنے ایک محل تھا جس کے بڑے بڑے ستون جیسے اکڑ کے اپنی اونچائی کو .... بیان کر رہے ہوں

اس محل کے بلکل پیچھے دائیں جانب ایک پہاڑ تھا اور اس پہاڑ سے ایک چشمہ پھوٹ رہا تھا جو زرا سے فاصلے پہ بنی جھیل میں گرتا... جھیل میں کنول کے پھول.... لیکن ان کا رنگ... ہاں رنگ سیاہ تھا.... آس پاس اور بھی بہت سے رنگ برنگے پھول تھے... پانی جیسے چمکتے ہوے ستارے کی مانند ابشار ... سے روشنی پیدا کر رہا تھا

اتنا حسین منظر کے وہ بس دیکھتی رہے.... وہ اکیلی تھی آس پاس کوئی بھی نہیں تھا... اسے نہیں یاد تھا یہاں وہ آئی کیسے ہے.... ابھی وہ حیرانی سے وہ سب دیکھ رہی تھی جب کسی نے اسے کندھے سے ہلایا....

وہ ہلکا سا چونکی اور پیچھے مڑی... جوں ہی پیچھے مڑی اس کے کپڑے چینج ہو کے ایک نیلے آسامنی رنگ کے فرشی فراق میں تبدیل ہوے... اور سر پہ ایک تاج آ گا..... لیکن اسے اپنا ہوش کہاں تھا.... اس کے سامنے شہزادہ کھڑا تھا.... وہ شاید اسی محل کا تھا ایک لمحے میں اس نے پیچھ مڑ کے محل کو دیکھا اور پھر اس شہزادے کو....

اخر تم آ ہی گی مجھ سے ملنے...." ڈی ڈی نے اپنا ہاتھ اس کے گال سے ہلکا " سا مس کیا....

"م... میں آپ کو نہیں جانتی..."اس کے چھونے پہ وہ پیچھے ہوتے گھبرائی....

"جان جاو گی.... کہ میں تمہارا ہوں اور تم میری...اور بہت جلد تمہیں میں اپنی اس حسین دنیا میں لے آئوں گا...."

"پر... کیوں م.. میں یہاں کیسے...."اسے یقین نہیں آرہا تھا اب تک....

"میں تم سے محبت کرتا ہوں...."درید نے رخ بدلتے اس سے زرا سا فاصلہ بنایا...وہ نہیں چاہتا تھا کے اگر وہ انکار کر دے تو اس کے چہرے کو دیکھتے بت بن کر کہ وہ اپنی بات کو بھول جاے گا....

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اپنی زندگی اور اپنی اس دنیا میں لانا چاہتا " ہوں.... ہاں سب کہتے ہیں چاند تارے توڑ کے لانے کا.. پر.... میں تمہیں ان چاند تاروں کا سفر کروا دوں گا.... تمہاری جھولی میں خوشیوں کے چاند سجا دوں گا.... تمہاری آنکھوں میں میری محبت کے ستارے چمکیں گے اگر ... تم میری ہو جاو.... " وہ اب بھی اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا

نین جو اتنے خوبصورت سے اظہار میں کھوئی تھی.... بے خودی میں ہاں کر بیٹھی... اور جود دوسری طرف رخ کیے خود کو حالات کے لیے تیار کر رہا تھا ایک دم سے مڑا... اور دا نین کو اپنے بازوں میں بھرتے گھومنے لگا.... وہ اس کی زندگی... اس کی دنیا میں آنے کے لیے تیار تھی..... یہ سب سچ تھا

....

ماما یہ آنٹی کون تھیں.. " وہ ابھی اٹھ کے آئی تھی۔۔۔۔ رات کو اس کے " ساتھ کیا ہوا تھا اسے کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔۔

درید کی مدر تھیں اسے دیکھتے کہا جو سست سی صوفہ سے ٹیک لگا چکی تھی۔۔۔۔

تھیف کی مدر کیا کرنے آئیں تھیں..."وہ چونکی "
...کیا کہا....امبرین کو اس کا تھیف کہا سمجھ نہیں آیا تھا

"...وہ میرا مطلب ہے کہ درید بھائی کی ماما یہاں کس لیے آئی تھیں "

..کچھ نہیں تم ناشتہ کرلو پھر برتن دھو دینا..."اسے گھورتے بات بدلی "

نہیں میرا بلکل بھی دل نہیں ہے..."دوبارہ پیچھے ٹیک لگاتے آنکھیں "
...موندیں

"اے ہے بی بی... یہ چونچلے اپنے سسرال میں جا کے کرنا...اٹھ کے ناشتہ کرو نہیں تو جا کے برتن دھوو... "
غصے سے اسے وہاں سے اٹھایا...

"ہاں تو میں نے کون سا برتن دھونے سے انکار کیا ہے ماما بس ناشتہ نہیں کرانا... لوگوں کی اماں ان کے اتنے لاڈ اٹھاتی ہیں ایک میری ماما ہیں جو ساری دشمنی میرے سے کرتی ہیں اور پھر عزت بھی نہیں دیتیں..."منہ میں بڑبڑاتے کچن میں آ گئ...

پہلے ناشتہ کیا پھر برتن دھوے یہ سب کرتے اسے ایک گھنٹہ لگ گیا...
جلدی سے کچن الم بلم کر کے صاف کیا بکھری چیزیں شیلف میں چھپا دیں کہ سامنے سے سب سمٹا ہوا لگے ڈیڑھ گھنٹے بعد دانین جی کچن سے نکلیں...

" ماما....اب بس.....کام والی نا آئے تو دانین کو ماسی بنا دیا کریں...اپ میری شادی کر دیں...مجھے نہیں رہنا یہاں..." منہ پھاڑ کے کہتے وہ کمرے میں بھاگ گئی جانتی تھی ماما کے فلائنگ چپل نے اس کا کمرے کے دروازے تک پیچھا کرنا ہے...اور ایسا ہی ہوا جو نہی دروازہ بن ہوا چپل ٹھک سے دروازے سے ٹکراتے زمین بوس ہوا

" بے شرم نا ہو تو...اب تو پہلی فرصت میں شادی کروں گی تمہاری...پتا چلے تمہیں کام کیا ہوتے ہیں..."
وہ بڑبڑاتی ہوئیں کمرے میں جا کر لیٹ گئیں۔۔۔

‘۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔‘۔۔۔۔۔۔۔۔۔

‘۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سنیں۔۔۔"انبرین کمرے میں داخل ہوئیں۔۔سب بچوں کو بمشکل ہی "
وہ ٹی وی لاؤنج سے اٹھا کے اندر بھیج کے آئی تھیں

کہیے بیگم صاحبہ۔۔۔"وہ جو سونے کے لئے لیے لیٹ رہے تھے سیدھے "
ہو کر بیٹھ گئے۔۔۔

آج زولجان خاتون آئی تھیں۔۔"ان کے قریب آتے آواز دھیمی "
کی۔۔۔

خیرت۔۔"انہیں حیرانگی ہوئی کیونکہ یہاں بہت یاتی تھی کسی موقع پر یا "
ضروری کام ہوتب ہی

"ان کی باتوں سے تو یہ ہی لگ رہا تھا کہ وہ ہماری دانین کا ہاتھ مانگنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔۔۔اب پتا نہیں ایسا کچھ ہے یا..." بات ادھوری چھوڑی...

"اچھی بات ہے یہ تو۔۔۔درید بھی دیکھا بھالا ہے
اور رہتے بھی قریب ہی ہیں...مجھے تو خوشی ہو گی اگر ایسا ہو جاے...."وہ واقع ایک دم ریلیکس ہوے تھے۔۔۔

"بات تو ٹھیک ہے آپ کی لیکن۔۔۔وہ...."ابھی ہچکچا رہی تھیں یا شاید انہیں درید پسند نہیں تھا...ہم لوگ ان کی آگے پیچھے کی فیملی کو کہاں جانتے ہیں...

"چلو دیکھتے ہیں ابھی انہوں نے فائنل کہا تو نہیں ہے نا۔۔"وہ سیدھے ہو کے لیٹ گے۔۔

اگر کہیں گے تھے یہ سب بھی پتا کروالیں.. ہماری ایک ہی بیٹی ہے ایسے " ہی کسی جانچ پڑتال کے بنا کسی کے حوالے تو نہیں کرنانا۔۔۔"بیوی کو تسلی دی جنہیں شاید ابھی سے ٹینشن لگ گئی تھی۔۔۔

"...اللہ ہماری بیٹی کے نصیب اچھے کرے۔۔۔آمین "

" .... چلواب سوجاو...اور لائٹ بھی بند کردو "

جی..."امبرین بھی سونے کے لیے لیٹ گیں "

شکر ہے کسی کو تو میری شادی کا خیال آیا۔۔۔" جب سے دانین نے سنا " تھا خوشی سے بس چہکے جا رہی تھی۔۔۔

دیکھو یار اصولی طور پر تو سمع بھائی کی شادی پہلے ہونی چاہیے۔۔ پھر ترتیب " سے سب کی لیکن دیکھو۔۔۔اس باندری کی ہو رہی ہے۔۔۔" عاصم نے ...اس کا مزاق اڑایا۔۔۔وہ سب لان میں بیٹھے چائے انجوائے کر رہے تھے

یہ سب میری دعائیں قبول ہوئی ہیں بس۔۔۔اور تم لوگ جلو مت " اچھا۔۔بہن کو خوشی خوشی رخصت کرو" ان کو گھورتے دانین نے کہا۔۔۔

دانین کوئی نہیں جانتا تھا اس کی شادی کس سے ہو رہی ہے؟؟ "
"جاؤ جاؤ بہن سدا سہاگن رہو لیکن ادھر واپس مت آنا او کے۔۔۔ "
زولقرنین نے دعا دی۔۔۔

"بھائی ویسے آپ لوگوں کی میں ایک ہی بہن ہوں تو آپ لوگوں کو اپنی ساری خواہشات پوری کر لینی چاہئیں.... "

"نا مطلب کس قسم کی خواہشات۔۔۔"طلحہ جو موبائل پہ لگا تھا نظر اٹھا کے بہن کو دیکھا۔۔

"یہ ہی ڈانس وغیرہ۔۔"مسکراہٹ جیسے اس کے ہونٹوں سے چپک گی تھی۔۔۔

" وہ تو کریں گے۔۔۔ تمہارے جانے کی خوشی میں" قاسم نے ناک سے مکھ اڑای.. مطلب کوی ڈھنگ کی بات کرو...

" ... کیاااا..... مطلب.. "وہ ایک دم سے روہانسی ہوئی

" کیسے بھائی ہو تم لوگ۔۔۔بہن کے جانے سے خوش ہو رہے اور وہ بھی ایک ہی بہن... جو آپ لوگوں کے سارے کام کرتی ہے ماما سے ڈانٹ کھاتی ہے آپ لوگوں کی وجہ سے میں کتنی اداس ہوں۔۔۔"منہ بسورتے ان سب کو سنائی۔۔

" بس بس ہمیں پتا کتنی اداسی ہو رہی... "اس کی مسکراتی انکھوں کی طرف ....اشارہ کرتے قاسم نے گھورا

" ایک دفع نکل جاوں ادھر سے واپس کبھی نہیں آؤ نگی۔ ہونہہ "دھمکی ...دیتے سب کو دیکھا

مر جاؤں چاہے سسرال والے ظلم کر کر کے مار دیں جلادیں گاڑی کے

نیچے... "

" چپ چپ بس کرو.... شروع ہی ہو گی تم تو اب ہم لوگ اس کے ساتھ

...مزاق بھی نہیں کر سکتے۔۔۔"ذوالقرنین نے اسے چپ کروایا

"آپ لوگ مزاق کر نہیں اڑا رہے ہو۔۔۔۔ "

" مجھے تو کہیں اڑتا ہوا نظر نہیں آرہا۔۔" حازق جو ابھی آیا تھا اپنا حصہ

ملایا۔۔

" بھائیوں کی فوج ہے پر مجال ہے بہن تحفظ محسوس۔ کرے ان کی کمپنی

"میں الٹا ڈر ہی لگا رہتا ہے۔۔ کہ

"... واہ یہ اچھی بات کہی آپ نے۔۔۔" عاصم نے تالی بجای
حازق اب ان کے ساتھ آ کے بیٹھ گیا تھا۔۔

" کرو کرو شاباش جو کرنا ہے کرو لیکن جب میری شادی ہو گی اور چلی جاوں گی تو رونا نہیں۔۔۔"

" نہیں روتے فکر نا کرو۔۔" قاسم ابھی بھی باز نہیں آ رہا تھا۔۔۔

" سوچ لو آ گر روئے نا تو اپنے ان سے مار پر واؤں گی "

" وااا ہم تو ڈر گے۔۔۔" سب ہنسے تھے۔۔۔ وہاں بیٹھے کتنی دیر وہ لوگ باتیں کرتے رہے ...

"تمہارا کیا خیال ہے فہام۔۔۔ کہ میں اتنی اسانی سے دانین کو تمہارا ہونے دوں گا۔۔۔" افگن اس کے سامنے بیٹھا تھا وہ جو لیپ ٹاپ پہ کیس کے حوالے سے سرچ کر رہا تھا اس کے انے سے بدمزاہ ہوا۔۔۔۔

"جو مرضی۔ کرو جا آؤ فلحال میرا دماغ نا کھاؤ۔۔۔ "
... وہ اس کے اچانک سامنے آجانے سے غصہ ہوا

"تمہیں یاد نہیں ہے اج سے دس سال پہلے کیسے میں نے شکست دی تھی ۔۔۔آج پھر وہ وقت آیا ہے فہام....۔"
فہام کو خاموش دیکھ کے افگن ایک دفع پھر بھڑکا۔۔۔۔

" تم نے جو کرنا ہے کر لو۔۔۔ پھر جو میں کروں گا اس کے زمیدار تم خود ہی ہو گے۔۔۔ ہر دفع فہام نہیں ہارے گا یاد رکھنا اور ہاں..."اس کی بک بک سے تنگ آتے فہام نے لیپ ٹاپ بند کیا...

" اور ہاں یاد رکھنا اگر تم اس دس فٹ کے فاصلے پر بھی نظر آئے نا تو.. تمہاری نسلوں کا نام و نشان بھی مٹا دوں گا..."سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے وارننگ دی...

" تمہیں پتا ہے فہام آج سے دس سال پہلے جب وہ بابا ہم دونوں کو لے گیا تھا... تو کیسے میں نے خود کو بچایا... اور اس کے بعد ہمارے قبیلے کا سردار بنا.... تمہارے آنے کے بعد تمہیں کتنا نقصان ہوا یہ تو اچھے سے جانتے ہو... "

بلکل افگن... لیکن ہر دفع جیت ایک ہی شخص کی نہیں ہوتی... خود کو "
مات کے لیے تیار رکھنا... اس وقت تمہارے سامنے فہام تھا... آج
تمہارے سامنے درید درانی ہے... اور جو طاقت میرے پاس ہے نا... وہ
"... تمہارے پاس نہیں ہے

... اسلام علیکم.... "آج دوسری دفعہ ڈی ڈی نے دانین کو کال کی تھی "

وعلیکم السلام... "اس کا دل زور سے دھڑکا وہ جو موی دیکھ رہی تھی لیپ "
ٹاپ پہ سیدھی ہوئی... پھر سلام کا جواب دے کے وہ رک گئی کہ اگلا خود ہی
... تعارف کروادے گا

... جی کون... "جب دو منٹ تک کوئی آواز نا آئی تو اس نے خود ہی پوچھا "

" میں درید بات کر رہا ہوں.... "وہ اس وقت شاپنگ مال میں گھوم رہا تھا اور اس کا ارادہ تھا کہ دانین کے برائیڈل ڈریس کا کام آج ہی نبٹا دے بعد میں جانے موقع ملے یا نا ملے...

" تھیف۔۔۔۔مجھے پتا چل گیا تھا آپ ہی ہیں جان بوجھ کے.. "بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا... پھر دانتوں تلے زبان دباتے خاموش ہوی

" جی... تھیف.. کیسی ہیں... "اس کا لفظ دہراتے حال احوال کا مرحلہ پر کیا... ہلکی سی مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا تھا

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں..."دانین کو ابھی بھی نہیں پتا تھا اس کی " شادی کس سے ہو رہی ہے...ہاں بس ایک دفع طلحہ سے ڈی ڈی کا نام سنا تا ...اب یہ کہین پتا کہ وہ ڈی ڈی کون ہے

...اچھا...تو یہ بتائیں...."وہ رکا "

آپ بتائیں آپ کو کون سا کلر اچھا لگتا ہے....."وہ ساتھ مال میں لٹکے " ....ملبوسات بھی دیکھ رہا تھا

پرپل...ویسے آپ کیوں پوچھ رہے..."جانے کیوں اس سے بات " ...کرتے ہوے دانین کو اچھا لگ رہا تھا

کیونکہ میں اس وقت .... "وہ کچھ سوچتے رکا... بس ویسے ہی سوچا کے " اپ سے کچھ باتیں کرلون اپ کے بارے میں جان لوں.... اس نے بات بدل دی۔۔۔

... ہووں... سہی.... "ناخنوں کو دیکھتے دانین نے کہا "

... ویسے آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا... "کچھ سوچتے فورا پوچھا "

نمبر ڈھونڈھنا کونسا مشکل ہے آج کل.... "وہ اڈر دیتے مال سے باہر نکل آیا ...

اچھا... آپ کو پتا میری شادی ہو رہی ہے... "دانین خود ہی کال کو طویل دے رہی تھی ....

اچھا... تو مطلب دانین کو نہیں پتا کہ ان کی شادی مجھ سے ہو رہی "
" .....ہے.... مطلب اگر

کیا ہوا خاموش کیوں ہو گے.. "دوسری طرف چھای خاموش کی وجہ "
...پوچھی

کچھ نہیں.. اچھا مجھے کام ہے بعد میں بات کروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔ "پھر "
....ڈی ڈی نے فون بند کرتے جیب میں ڈالنا

مطلب ایک ہی دفع سرپرائز ہو گا ان کے لیے.... "مسکراتے گاڑی میں "
بیٹھا

،ـــــــــــــــــــــــــــ،ـــــــــــــ

،ــــــــــــــ

ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ تھیف کو میری شادی سے خوشی نہیں ہوئی...." "
جب سے اس کا فون بند ہوا تھا بار بار اس کے زہن میں یہ ہی سوچ گردش کر رہی تھی....
مووی بھی نہیں دیکھی گئی بعد مین اس سے...

کہیں.... نہیں ایسا نہیں ہو سکتا..."اپنی سوچوں کو لگام دی...وہ کیوں " سوچ رہی ہے اس کے بارے میں اب تو اس کی شادی ہونے والی...

دانین..."عاصم اسے آواز دیتے اس کے کمرے کی طرف آرہا تھا "

ہوں..."وہ سیدھی ہو کے بیٹھی...ویسے اس کے بھائیوں کی یہ بڑی اچھی " عادت تھی جو بھی ہو جائے وہ باہر سے ایسے انداز سے اتے کہ اگر دانین الٹی سیدھی لیٹی ہے تو سہی ہو جاے دوپٹہ سر پہ تو کم ہی لیتی البتہ گلے میں ضرور لٹکا لیتی تھی ....

ماما کہہ رہی ہیں شاپنگ پہ چلنا تو آجاو..."آتے دائیں بائیں نظریں " گھمائیں ...

میں نے نہیں جانا...."صاف انکار کرتے اس نے لیپ ٹاپ اون کیا.. " فلحال اس کا کوئی موڈ نہیں تھا ...

اوکے مرضی..."کندھے اچکاتے واپس مڑا " .....

ویسے ہم لوگ واپسی پہ گول گپے بھی کھائیں گے..."واپس مڑتے اندر "
... جھانکا

اوکے...رکو..."اس کے منہ میں تو فوراً سے پانی آیا تھا گول گپے تو اس "
.... کی کمزوری تھے

اوکے جلدی آئو..."دانین عبایا لینے الماری میں گھسی....عاصم مسکرایا "
اس کا پلین کامیاب ہو گیا تھا...وہ سب بھائی شاپنگ پہ جائیں اور ان کہ بہن
.... نا ہوا...اب ایسا تو ہو نہیں سکتا تھا

... وہ ابھی گاڑی میں تھا کہ ان کے نمبر سے کال آئی
" ... مسٹر ڈی ڈی.... خیریت ہے آج کل...خاموشی"
... اگلا جو بھی تھا اسے جانتا تھا

کیا مطلب ہے تمہارا..."اس کے زہن سے نکل گیا تھا کہ وہ بھی کسی "
...کیس کے سلسلے میں پھنسا ہوا ہے

...واہ..ڈی ڈی صاحب....آپ کو تو پتا ہی نہیں ہے شہر میں کیا کیا ہو رہا "
"

" ....اپنی بکواس بند کرو اور مدے پہ آو "

غصہ نہیں کریں....درانی صاحب...آپ کا غصہ بہت خطرناک ہے... "
" .....مجھے بہت ڈر لگتا ہے

"ہونہہ اچھا تو یہ جو کرنا چاہ رہے ہو نا اسے ختم کرو اور اپنے آپ کو میرے حوالے کرو...." درید نے گاڑی ایک طرف روکی اور لوکیشن چیک کی...

"اچھا.... اتنی آسانی سے تو نہیں نا... ایسے پھر تمہارے اثرورسوخ کا کیسے پتا چلے گا..." وہ اس کے ضبط کو آزما رہا تھا...

"کون ہو تم...." لوکیشن اس کے آفس کی آ رہی تھی.. وہ تذبذب کا شکار ہوا... پھر اگلے پانچ منٹ میں آفس کے باہر تھا...

"ٹوں ٹوں ٹوں..." کال بند...

اندر داخل ہوتے سب پہ نظر دوڑائی سب کاموں میں مصروف تھے..

سامنے وہ نیو کمپیوٹر آپریٹر بھی کام کر رہی تھی...

" السلام و علیکم....... "وہ ابھی اپنے آفس کا دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا تھا کہ سامنے بیٹھے شاہد نے کھڑے ہوتے اسے سلام کیا...

" وا علیکم السلام... تم کب آئے.... "وہ شائد گھبرایا ہوا تھا... جو فوراً سے کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

" میں بس ابھی ابھی... تمہارے سامنے آرہا ہوں "

" اچھا اچھا... مجھے تو نہیں پتا تھا.. "شاہد خود کو ریلیکس کرتے سیدھا ہو کے بیٹھ گیا....

" ایک بات نوٹ کی.... "مزاق کو اگنور کرتے ڈی ڈی سیدھی بات پہ آیا...

" .... کیا چیز "

"یہ ہی کے ہم لوگوں کا پلین فیل ہوا ہے... وہ لوگ طلحہ کی بجائے کسی اور انجینئرز کو لے گئے... اب ہمارے لیے مشکلات ہیں... ہم لوگ ان تک کیسے پہنچیں گے... کچھ سمجھ نہیں آرہا..." درید جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا... پھر آ اپنی چیئر پہ آ کے بیٹھا...

"اچ... اچھا... مجھے تو یقین تھا کہ اب کی بار ویسا نہیں ہو گا جیسا ہم نے سوچا ہے..." شاہد نے آگے پیچھے دیکھتے کہا..

"مجھے بھی... اسی لیے میرا پلین بی کامیاب ہو گیا...." اب ڈی ڈی نے پیچھے ٹیک لگای...

"ک.. کون سا بی پلین تم نے اس بارے میں مجھے تو کچھ نہیں بتایا..." وہ دبے دبے انداز میں غصہ ہوا...

"یار اب کچھ باتیں اپنے تک رکھنی چاہیں... کسی ایک کو بھی بتا دو نا تو نقصان اٹھانا پڑ جاتا ہے...." درید موبائل پہ کچھ دیکھنے لگا...

"واہ... واہ کمال ہے مسٹر ڈی ڈی... آپ مجھ پہ شک کر رہے ہیں..." وہ غصے سے اٹھ کھڑا ہوا...

"آہاں... میں نے آپ سے کچھ نہیں کہا... لیکن مجھے چور کی داڑھی میں تنکا والا حساب ضرور لگ رہا ہے شاہد... "

"ٹھیک ہے.... جو تمہیں کہنا ہے کہہ لو.... میں تمہارے خلاف رپورٹ کروں گا..." وہ شاید پکڑے جانے کے خوف میں کچھ زیادہ ہی ریئکٹ کر رہا تھا...

"اچھا... کروالو.. لیکن یاد رکھنا اگر ان سب میں تمہارا ہاتھ نکلا نا تو زیادہ بری طرح پھنسو گے... اور اب جاو.. کام کرنا ہے مجھے...." بات ختم کرتے لیپ ٹاپ اون کیا...

"ٹھیک ہے... تم جیسے دوست ہوں تو سانپوں کی ضرورت ہی نہیں ہوتی... "

"ہاں میرا بھی تمہارے بارے میں یہ ہی خیال ہے..." مسکراتے اسے دیکھا... شاہد غصے سے دانت پیستے باہر نکل گیا

"آج میری مہندی ہے آپ نہیں آئیں گے---" ہاتھوں پہ مہندی لگائے وہ اس وقت ڈی ڈی سے فون پہ بات کر رہی تھی---

"آپ نے بلایا کب جو آتا میں---" وہ اپنے گھر ہی تھا اس کی طرف بھی مہندی کا فنگشن چل رہا تھا--- مہندی الگ الگ ہی رکھی تھی----

"میری بھی شادی ہو رہی ہے--" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد درید نے اسے بتایا---

"کیااااا--آ--آپ کی شادی آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں---" دل کے اندر جیسے کچھ ٹوٹا تھا...

اگر بتا دیتا تو کیا ہوتا۔۔۔ کون سا آپ مجھ سے شادی کر لیتیں۔۔۔"پتا"
نہیں وہ کیا جاننا چاہ رہا تھا۔۔۔ یا شاید اس کے دل میں بھی چاہ تھی کہ جو وہ
دانین کے لیے محسوس کرتا ہے وہ دانین بھی اس کے لیے فیل کرے۔۔
میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا اب۔۔۔"وہ سنبھلی "
" پھر بتانے یا نا بتانے سے کچھ ہونا نہیں تھا تو فائدہ "
اہو وو ایسے آپ کی شادی میں میں بھی موجود ہوتی مما سے کہتی میری "
شادی کچھ دن بعد یا پہلے رکھ لیں اور میں آپ کی شادی میں آجاتی۔۔۔"
اسے بچوں کی طرح سمجھایا۔۔۔ دوسری طرف درید اس کے انداز پہ مسکرایا
تھا۔۔۔

" ویسے آپ نے کبھی سوچا اگر آپ کو مجھ سے محبت"
ن۔۔۔ نہی ایسا کیوں ہو گا۔۔۔۔ میں آپ سے کبھی محبت نہیں کر سکتی "
۔۔۔"اس نے کہہ کے جلدی سے کال بند کر دی۔۔۔ کہیں وہ اس
گھبراہٹ محسوس نا کر لے۔۔۔

..میں کچھ محسوا نہیں کرتی آپ کے لیے... "دل میں سوچتے باہر چلی آی"
. باہر مہندی کا فنگش زور و شور سے چل رہا تھا۔۔۔
عاصم لڑکی بن کے دانین کا کریکٹر پلے کر رہا تھا اور شرماتا ہوا بہت کیوٹ بھی
...لگ رہا تھا.. سب اس کی حرکتیں دیکھے ہنس رہے تھے
...سٹایل سے ہاتھ اور پاوں ہلاتے سامنے آیا
...سونگ پلے ہوا
... نئ جانڑا نئ جانڑانی مائیں میں ایدے نال نئ جانڑا
... نئ جانڑا نئ جانڑانی مائیں میں ایدے نال نئ جانڑا
...پہلی پہلی وار دیور لیسنڑ آگیا.. یہاں ذوالقرنین دیور بن کے آیا تھا
...پہلی پہلی وار دیور لیسنڑ آگیا
دیور دے نال جاندی اے بلا... کنڈ چکیا نا جاے.. مونہوں بولیا نا جاے.
....کنڈا کھولیا نا جاے
...وہ سہی اسے پکڑ کے جھاڑ رہا تھا

.. دیور تے دل دا چور وے... نئی جانڑا.. نئی جانڑا

... نئی جانڑا نئی جانڑانی مائیں میں ایدے نال نئی جانڑا

... نئی جانڑا نئی جانڑانی مائیں میں ایدے نال نئی جانڑا

دوجی دوجی وار جیٹھ لینڑ آگیا... اب حازق آیا تھا

.. او.. دوجی دوجی وار جیٹھ لینڑ اگیا

جیٹھ دے نال میری جاندی اے بلا.. کنڈ چکیا نا جاے... مونہہ بولیا نا جاے

...... کنڈا کھولیا نا جاے

جیٹھ دا موٹا پیٹ وے.. نئی جانڑا

... پھر اس کو واپس بھیج کے گٹار جنانے کا سٹائل کیا

تیجی تیجی وار آپ لینڑ آگیا... اب کی بار سمع بھای آے تھے... وہ بھی

... تھوڑے اکڑو ٹائیپ کے تھے.. اس کیے انہوں نے ڈی ڈی کا رول آدا کیا

... تیجی تیجی وار آپ لینڑ اگیا

مائیں نی ادے نال جایاوی جاے مونہون بولیاوی جاے کنڈا کھولیاوی

جاے... وہ بمشکل ہی سمع کی باہوں میں زبردستی گھسا

ٹر جانڑا... ٹر جانڑا.. نی مائیں میں ایدے نال ٹر جانڑ.... سب نے ان کی

پرفامس کو انجوائے کیا تھا...

ماہیا ٹول سپاہیاوے.. تیرے نال ٹر جانڑا...

سونگ ختم ہوا تو وہ ڈانس کرتے کرتے سائڈ پہ ہو گیا...

"اب دانین کی باری۔۔۔اپنی پرفامس شروع کرو دانین..."

دانین مسکراتے سامنے آئی...

ہر کہانی کے کچھ چیپٹرز ہوتے ہیں جو مل جائے تو پوری کتاب بنا دیتے"

ہیں...

سہی ہوتے اس نے آپنی فراک کو آٹھا کے دو قدم لیے...

اسی طرح میری لائف کے بھی کچھ چیپٹر ز ہیں جنہوں نے میری آرڈنری "
لائف کو ایکسٹرا آرڈنری بیٹیفل بنا دیا آج میں انہیں چیپٹر ز کو آپ کے ساتھ
... شیئر کرنا چاہتی ہوں... "وہ مسکراتے سب کو دیکھ رہی تھی
...ماما بابا... "ان کی طرف دیکھتے مخاطب کیا "
آپ نے آج تک مجھے کئی تحفے دیئے ہیں لیکن سب سے بڑا تحفہ میرے "
... لیے بھائی ہیں میری بڑے بھائی
جنہوں نے بچپن سے آج تک مجھے دیا ہے دنیا بھر کا پیار
میری پیاری بہنوں پر ہے میری جان نثار سنبھالے ہیں انہوں نے میرے
". سارے کام
یہاں اس نے رانیہ کی طرف دیکھا جو اس کی دوست کزن اور بہن... سب .
...... کچھ تھی
اور ان کی محبت سے کھل اٹھتی ہیں گھر آنگن میں خوشیاں جب گھر میں "
.. ہوتے ہیں چھ پیارے سے بیٹے

*وہ رکی... *میری چھوٹی بہن

میری بہن ہی نہیں میری بیسٹ فرینڈ ہے میرے بگڑے ہوئے کام وہ ٹھیک کرتی ہے اور میں اسکے پتہ نہیں کیسے رہیں گے ایک دوسرے سے اتنے دور قصہ میرا آدھا ہے حصہ میرا زیادہ ہے"

او بہنا میری بہنا

تجھ سا نہ کوئی نہ اپنا

سنگ میرے یونہی رہنا تو

چھوٹی ہے تو کبھی

کبھی مجھ سے ہے بڑی

ماں جیسی تو کبھی دوست میری

...میری پیاری بہنا رانیہ کے لیے

پھولوں کا تاروں کا، سب کا کہنا ہے

ایک ہزاروں میں میری بہنا ہے

ساری عمر ہمیں سنگ رہنا ہے

پھولوں کا تاروں کا، سب کا کہنا ہے

ایک ہزاروں میں میری بہنا ہے

... میرے بھائی *پھر وہ بھائیوں کی طرف مڑی*

اگر یہ نہ ہوتے تو کسی پر اپنے حق جتا ہی نہ سکتی اگر یہ نہ ہوتے تو پوری دنیا "
دیکھ نہ سکتی

نہیں ہیں لفظ جن میں بیان کر سکوں انہیں

میرے حصے کی بھی ساری خوشیاں وہ رب دے دے انہیں

چلو بھائی ہوئی اب آپ کی بہن پرائی ہے پر کبھی مت نہ بھولنا ہر رشتے پر
" بھاری بھائی بہن کی یاری ہے

میں جنی واری وی دنیا تے آواں

تیرے ورگا یار ہی پاواں

میرا بھائی میرا یار میری جان تو

تیرے پچھوں کسے تو وی لڑ جاواں

بس تو ہی میرا یار بس تو ہی میرا پیار

تیرے او توں وار دیواں دنیا ساری

تیری یاری تیری یاری تیری یاری

میری جان سے بھی زیادہ مجھے پیاری

تیری یاری تیری یاری تیری یاری

میرے بابا

آج تک آپ نے میری ہر خواہش پوری کی ہے میں نے جو مانگا ہے آپ "
نے ہمیشہ دیا ہے اب آخر میں آپ سے ایک چیز مانگنا چاہتی ہوں جب میں
شادی کر کے گھر سے جاؤں آپ کی آنکھوں میں آنسو نہیں ہوں بلکہ آپ
" کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح سمائل ہونی چاہیئے

...وہ ان کے قریب آتے گلے لگی تھی □ ❤ I love you dad

نہ کچھ پوچھا نہ کچھ مانگا

تو نے دل سے دیا جو دیا

نہ کچھ بولا نہ کچھ تولا

مسکرا کے دیا جو دیا

تو ہی دھوپ تو ہی چھایاں

تو ہی اپنا پرایا

اور کچھ نہ جانو بس یہی میں جانوں

میری ماما* ویسے تو ہر وقت ڈانٹتی ہیں لیکن محبت سب سے زیادہ کرتی* "

"..ہیں اپنی بیٹی سے

لاڈلی ہوں میں ان کی

میری دنیا ان میں بستی ہے

جی لیا سارا بچپن ان کی کہانی میں

آج آئی ہے گھڑی الوداع کرنے کی ڈولی میں

نہ مانناماں مجھے پرایا اپنے سے

لگا کر رکھنا میری یادوں کو اپنے سینے سے

مائے ہم ملنے چلے

چلے ہم سسرال چلے

تیرے آنگن میں اپنا

بس بچپن چھوڑ چلے

کل بھی سورج نکلے گا

کل بھی پنچھی گائیں گے

سب تجھ کو دکھائی دیں گے

ایک ہم نظر نہ آئیں گے

آنچل میں سجو لینا ہم کو

سپنوں میں بلا لینا ہمکو

اب تو ہم ٹھہرے پردیسی

کہ تیرا یہاں کوئی

کہ تیرا یہاں کوئی نہیں

. . . میرے فیوچر ہز بینڈ

لگ رہی ہے زندگی پریوں سی سہانی

پوری ہو رہی ہے میرے سپنوں کی کہانی

مجھے جانا ہے آپ کے ساتھ

چڑھ گیا ہے مجھ پر آپ کے پیار کا خمار

اکھ میری ہس دیوے جدوں تینوں تکداں

تیرے جیسا ہور کوئی ہو نہیں سکدا

میرے سجدوں کو ساتھی ایک تیرا ڈر کافی

خدا نہ مینوں کوئی ہور منگدا

نت خیر منگاں سوہنیا میں تیری

دُعا نہ کوئی ہور منگدی

تیرے پیراں اچ اخیر ہووے میری

...دُعا نہ کوئی ہور منگدی

...ماما لوگ سب اس کے ساتھ کھڑے تھے

سب سے الوداع جھکتے اجازت لیتے وہ نیچے اتری

رات گئے تک وہ لوگ انجوائے کرتے رہے تھے

....

....

پرپل کلر کے برائڈل ڈریس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی...پرپل کے

... ساتھ گولڈن اور سلور کلر کا بھی امتزاج تھا

...ماشاللہ..." پارلر والی ابھی ہی اسے تیار کر کے گی تھی "

ماما میں کیسی لگ رہی ہوں..."وہ جو ابھی دروازے سے انٹر ہوئی تھیں "

...دانین کے پوچھنے پہ کہا

بہت پیاری لگ رہی ہے میری بیٹی.."جوں جوں اس کے جانے کا وقت "

.. قریب آرہا تھا...ان کو ہول اٹھ رہے تھے

مامااب سینٹی مت ہونا... میرا میک آپ خراب ہو جائے گا...."سجی "

...آنکھوں سے ان کو دیکھتے ان کی آنکھوں میں آتے آنسوں کو واپس دھکیلا

" ...اچھا چلو... یہاں بیٹھو... میں کچھ دیر بعد آؤں گی "

...اوکے

... لیکن بارات کا مجھے بتانا... "جاتے جاتے ماما سے کہا "

...اوکے اتاولی وہ رہی....."وہ باہر نکل گئی "

سنا ہے بہت پیاری لگ رہی ہیں... "اس نے موبائل اٹھا کے دیکھا تو "

.... تھیف کا میسج آیا ہوا تھا

جی بلکل بہت پیاری...."ساتھ آنکھوں سے دل نکلنے والے ایموجی بھی "

....لگا دیے

واہ....اپ کا شوہر تو بہت خوش قسمت ہو گا"سمائلی فیس کے ساتھ پانچ "

...منٹ بعد ریپلاے آیا تھا

"جی ہاں... بہت زیادہ... آپ کیسے لگ رہے ہے تیار ہو گے؟؟؟؟؟" دانین نے اس سے پوچھا...

"جی.. بس ٹھیک ہی.. بارات لے کے پہنچنے والے ہیں..." ریپلاے..

"اچھا ٹھیک ہے اب میں بھی آپ سے ڈی ڈی ڈی ڈی بن کے ملوں گی.." شرارتی فیس سینڈ کرتے وہ مسکرائ...

"ڈی ڈی ڈی ڈی مینز؟" فوراً ریپلاے آیا...

"دانین باقی دو ڈی ڈی کا مطلب بعد میں بتاوں گی..." میسج کیا. اب اسے خود پتا نہیں تھا تو کیسے بتاتی اسے..

"باہر بارات آ گی...." دانین نے خود ہی اگلا میسج کیا اور موبائل الماری میں رکھا...

"جب تک کوئی لینے نا آئے باہر نہیں آنا دانین...." ماما نے کمرے میں داخل ہوتے اسے کہا... جو الماری کے پاس کھڑی تھی...

"اوکے ماما.. لیکن جلدی لے جانا..."دانت نکالتے کہااس کے پاس کوی بھی نہیں تھا...رانیہ بھی کچھ دیر رہی تھی لیکن باہر چلی گی تھی بڑی پھپھو شادی پہ آئی ہی نہیں تھی باقی سب لوگ تھے آدھے گھنٹے بعد اسے ماما لینے آئیں تھیں...

"اتنی دیر کر دی ماما..."

"اسے دانین.. کیا کرتی ہو...پہلے تمہیں نا لے جا کے بیٹھا دیتی..."گھورا..

"ماما...آج تو ناڈانٹیں..."

"تو تم آج یہ حرکتیں چھوڑ دو..ابھی بھائی آئیں گے لینے تمیز سے ان کے ساتھ آجانا..."اسے گھورتے واپس چلی گئیں۔۔۔پھر کچھ ہی دیر بعد طلحہ زولقرنین حازق اور سمع بھائی اسے پھولوں کی چادر تھلے باہر لاے تھے...

گھونگھٹ کی وجہ سے وہ سامنے بیٹھے درید کو نہیں دیکھ سکی تھی ویسے بھی نظریں اب سب کے سامنے تو وہ گھما گھما کے نہیں دیکھ سکتی تھی.. کچھ شرم تو باقی تھی...

ابھی وہ لوگ الگ الگ ہی تھے پھر نکاح ہوا..

درید درانی کا نام سنتے اس کے کان کھڑے ہوئے... جلدی سے گھونگھٹ اُٹھا کے دیکھا... سب اسے دیکھ رہے تھے..

"دائین کیا کر رہی ہو..." پاس بیٹھی ماما نے اس کی کمر پہ چٹکی کاٹی...

"ک.. کچھ نہیں ماما سانس نہیں آ رہا تھا..." دانت پیستے اس نے تھیف کو دل ہی دل میں سنائیں... جبکہ درید اس کی حرکت پہ ہلکا سا مسکرایا تھا...

نکاح کے بعد ان کو ساتھ ساتھ بٹھایا گیا...

"کیسا لگا سرپرائز..." وہ زرا پھیل کے بیٹھا...

"بہت اچھا... گھر جا کے بتاوں گی..." یہ الگ بات تھی دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا... جو خواہش اس کے دل کے کسی کونے میں ابھی تو دبی چنگاری

کی طرح تھی.. جس کا علم اسے خود بھی ابھی سہی طرح سے نا تھا... ابھی تو اسے تھیف سے باتیں کرنا اچھا لگتا تھا... اب تو ساری زندگی اسی کے نام لکھ دی گی تو دل کیوں خوش نا ہوتا...

اچھا... "اس کے متوقع ردے عمل پہ وہ مسکرایا... پھر زرا سا جھک کے " کان میں بولا...

" ...بہت پیاری لگ رہی ہیں "
ہممممم... ا ہمممم عاصم پاس سے گزرا تھا... درید بھائی آپ کی خیر نہیں " ہے پوری چڑیل ہے.. ". درید کے کان میں کہتا وہ آگے چلا گیا
کوی نہیں.. میں کون سا انسان ہوں... "بس دل میں ہی سوچ سکا ابھی تو " دانین یا اس کی فیملی کو اس کے بارے میں کچھ پتا نہیں تھا جانے کیا ہوتا جب ان کو پتا چلتا

....

...دلہن بنی دانین حیران ہو رہی تھی کہ گاڑی جا کس سمت رہی ہے

یہ وہی راستہ تھا جسے وہ دور سے دیکھا کرتی تھی لیکن اس راستے پہ جانے کی کبھی ہمت نہیں کی۔۔۔۔اور آج....اپنی زندگی کے حسین دن کو وہ کیا کسی ویرانے کی نظر کر دینے والی تھی.....

"م.. مما...ماما کے ساتھ.. "اس نے درید اور اپنے درمیان نامحسوس طریقے سے فاصلہ بنایا..اس وقت گاڑی میں وہ دونوں پیچھے اور آگے درید کے کزن کے ساتھ ڈرائیور تھا.. ..

"کیا ہوا...دانین۔۔۔۔۔"ڈی ڈی جس کا سارا دھیان اس چھوی موی سی لڑکی پہ تھا... فوراً سے کہا...

"وہ ہم ادھر کیوں جا رہے...."اس نے گھونگھٹ سے آنکھیں اٹھا کے اسے دیکھا... وہ کتنا خوبصورت اور حسین تھا... شہد رنگ انکھیں براون داڑھی اور ماتھے پہ گرے سلکی بال.... بھرے بھرے ہونٹ..وہ مسکراتے تو دائیں گال پہ ایک گھڑا سا نمودار ہوتا... ..

دانین تو اتنی خوبصورت نہیں تھی اس کے نقوش اچھے تھے..... ہاں بڑی

.. .. گول آنکھیں جو وہ گھما کے دیکھ لیتی تو سامنے والا حوش کھو دیتا

. یہ ہمارا گھر ہے.------" درید نے اس کا ہاتھ تھاما جو ہلکا ہلکا لرز رہا تھا "

ک.. کیا مطلب.. آپ. کا... میں نہیں جاوں گی.. ادھر جن... "

.. .. بھوت... "ہاتھ چھڑاتے وہ پیچھے ہوی

او... ہو... کس نے کہا ادھر جن بھوت ہیں.... "وہ اس کے رویے سے "

.. پریشان ہوا.... کہ حقیقت تو یہ ہی تھی

دیکھو... "یہ گھر بس باہر سے ایسا نظر آتا ہے لیکن اندر سے تو بہت پیارا "

... ہے

نہیں... ایسے کیسے ہو سکتا ہے یہاں جن ہی رہتے ہیں چلیں یہاں "

.... سے..... "اس نے صاف انکار کیا

جس نے بھی کہا یہاں جن بھوت وہ خود ہو گا... "اس نے بات کو مزاق کا "

رنگ دیا----

نہیں... میرے بھائی جن نہیں ہیں..."اسے خشمگین نظروں سے "
دیکھا..."وہ روزادھر لائیٹیں جلتی دیکھتے تھے اور ایک دن میں نے بھی
دیکھیں....اس کے علم میں اضافہ کیا

ہاں تو اس بات سے ثابت ہوتا ہے یہاں جن ہیں...لائیٹس تو آپ بھی "
" .....جلاتے ہو.... کیا ہم سمجھیں کے آپ لوگ جن ہو
.....ن.. نہی.. لیکن..."وہ کنفیوز ہوی... کہ واقع ایسا تو تھا "
بس چھوڑیں فضول کی باتوں کو سوچنا۔۔۔"پھر وہ خاموش ہو "
گئے۔۔۔۔

ہم پہنچ گے گھر...."گاڑی رکتے اس کا ہاتھ تھا... بابا لوگ اور باقی سب "
... پیچھے گاڑیوں میں آرہے تھے
وہ اس کے سنگ گاڑی سے اتری اور سہج سہج قدم اٹھاتے گیٹ پہ جار کی...
اس کے دل میں خوف تھا کا جانے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا.... درید نے اس
کے ہاتھ کو ہلکا سا دبایا اور اندر جانے کا اشارہ کیا... دانین اس کے کہے کو

مانتے اندر قدم رکھتے رکی اور درید کو اندر آنے کا کہا... پھر... وہ بھی اندر آگیا تو دانین اس کے پیچھے چھپتی لیونگ روم تک آئی....... اندر سے وہ گھر واقع بہت پیارا تھا.... ہر سہولت موجود تھی باہر سے کھنڈر نظر آنے والا .... اندر سے محل کی طرح سجا... وہ مبہوت ہی تو رہ گی

" یہ آپ کا گھر... بہت پیارا ہے.... "اس نے گھوم کے چاروں طرف .... دیکھا

" ..... اب آپ کا بھی ہے.... "اس پیار سے دیکھتے کہا

" .... کیا یہاں آپ اکیلے.... "اس پاس کسی کو نا دیکھ کے پوچھا

" نہی زولجان اور بابا بھی... وہ لوگ آرہے نا پیچھے... "اسے یاد کرویا جو شاید بھول چکی تھی

ابھی وہ لوگ ادھر ہی کھڑے تھے جب اوپر سیڑھیوں سے لائین کی صورت لڑکیاں اترنے لگیں ان سب کے کپڑے ایک جیسے تھے سرخ اور سفید اِمتزاج کے... ان سب کے ہاتھ میں ایک ایک گلاس تھا جس کے اندر

ریڈ کلر کا وہی لیکویڈ تھا جو اس نے اس دن کالج میں دیکھا تھا... وہ لڑکیاں ان کے قریب آئیں اور وہ وائین ان دونون کو تھمانے لگیں دس سے پندرہ گلاس درید نے نوش کیے تھے جبکہ دانین بس وہ حسین منظر دیکھ رہی تھی...

جو نہی خالی گلاس انہیں دیا جاتا وہ گھوم کے مڑتیں اور دوسری طرف سے .... سیڑھیاں چڑھ جاتیں

دو منٹ کے بعد پھر دوبارہ یہی منظر تھا لیکن اب کی بار ان کے ہاتھوں میں وہ ریڈ وائین نہیں تھی پھول تھے اور پھول بھی کالے رنگ کے یعنی کالے گلاب کے... ان کی خوشبو جو اس نے پہلے کبھی نہیں سونگھی تھی... وہ پھول ان کے اوپر برسائے گے--------

اتنا پیارا منظر تھا کہ وہ سارا دن اور ساری رات وہاں کھڑے رہ کے دیکھ سکتی---ان کی پایل کی اوآز ایک ریدھم پیدا کرتی جس میں بندا مدہوش ہو جاے.... ان کے جانے کے بعد لیونگ روم کا دروازہ کھالا تھا اور بار آتی اندر آے تھے... پھر کچھ رسمیں کی گئیں... کافی دیر تک اس کے ماما بابا

ادھر رہے تھے... ان کے جانے کے بعد اسے درید کے کمرے میں پہنچا دیا

.... گیا

....

وہ ابھی سیٹ بھی نہیں ہوی تھی کہ قدموں کی چاپ سنائ دی... مطلب

... تھیف اندر آرہا تھا

کچھ دیر مین دروازے پہ ہلکی سے دستک ہوئ... پھر دروازہ کھلا اور درید

... درانی اندر آیا

آخر وہ لمحہ آہی گیا جب آپ میرے پاس میرے قریب صرف میری بن "

کے رہیں گی.... "اس کے پاس بیٹھتے اس کے ہاتھوں کو تھاما..... وہ جو کچھ

لمحے سکون میں آی تھی... ایک دم سمٹی کہ درید کا لمس اس کے اندر

.... سراعیت کرتا اسے بے چین کر گیا

بہت بہت خوبصورت لگ رہی ہیں.... "اس کے ہاتھوں کو لبوں سے " چھوا.... جس کے ہاتھ پسینے میں بھیگنے لگے تھے کہ پہلے کبھی وہ یہ فیلنگس نہیں محسوس کر پائی تھی آج تو دل کسی اور ہی رفتار پہ دھڑک رہا تھا

تھ... تھیف میں چینج کر لوں... "ہاتھ چھڑاتے اس نے اپنا بھاری لہنگا " .... سمیٹا

آہاں.... اتنی جلدی کیا ہے ابھی تو ساری رات ہے.... "اس دوبارہ ' سیدھا کیا. پھر اس کا گھونگھٹ اٹھاتے اس کا دوپٹہ تھوڑا اوپر کر کے سیٹ ... کیا

اس کی نظریں جیسے ٹھہر سی گئ تھیں... وہ واقع اتنی حسین تھی یا صرف اسے .... لگتی تھی... کہ محبوب جیسا بھی ہو دنیا میں سب سے حسین ہی لگتا ہے

پھر وہ اٹھ کے اس کے پیچھے آیا..... اور اس کا دوپٹہ آرام سے کھولتے سائٹ پہ رکھا.... لمبی گردن کسی صراحی کی مانند جو وائین سے بھری ہو.... جھکتے ایک لاکٹ اس کی خوبصورت گردن کی زینت کیا..... اور پھر اپنے ہونٹوں

کالمس چھوڑتے وہ اسے لزرنے پہ مجبور کر گیا تھا.... آنکھیں بند کرتے وہ
... کسمسای تھی

" تھیف.. پلیز.... "وہ پیچھے سر کی ...

" وجہ.... "وہ پیچھے ہوا ....

" میں ابھی چھوٹی ہوں.... "منہ بناتے پلکوں کی چلمل گرای ......

" اچھا.... مجھے نہیں پتا تھا... "درید سیدھے ہو کے لیٹتے اس کی طرف رخ
.... کیا

" جی... اور جب میں پوری بائیس سال کی ہو جائوں گی تب آپ کو اپنے
"... قریب آنے دوں گی

" آہ... واہ.... لگتا آپ پہلے سے سوچ کے آئ ہیں... "اس کے چہرے کو
.... شہادت کی انگلی سے آپنی طرف کیا

" جی... اور مجھے پتا ہے آپ میری بات مانیں گے.... "اترا کے گردن
... اکڑای

..." ہرگز نہیں..." اسلکا ساجھٹکا دیتے اسے آپنے حصار میں قید کیا

"...تھیف پلیززز"

"...نو..... ہرگز نہیں مانوں گا آپ کی بات"

"سہی ہے..." دانین نے خود کو اس شہزادے کے سپرد کر دیا جواب اس

.... کی زندگی کا ساتھی تھا جس کے سنگ اس آپنی تمام زندگی گزارنی تھی

....

درید کے پہلو میں لیٹی دانین کسمسائ... صبح کا سورج اپنی کرنیں بکھیرتا

کھڑکی سے ہلکی تپش ان دونوں کے وجود پہ ڈالتے اُنہیں اُٹھنے پہ مجبور کر

... گیا

"دانین..." آنکھ کھلتے ہی اپنے من پسند وجود کو سامنے دیکھ کے درید ہلکا سا

.. مسکرایا... پھر جھک کے اس کے ماتھے پہ پہ لب رکھے

...اُٹھ جائیں نین...."اسے پیٹ پہ ہلکی سی گد گدی کی "

...ماما...نا کریں..."منہ بسورتے رخ بدلا"

دانین...میری گڑیا....میں آپ کی ماما نہیں ہوں..."اس کی آواز میں"

...واضح شوخی تھی

اچھاجو بھی ہیں سونے دیں..."اس کی آواز اتنی دھیمی تھی کہ ڈی ڈی "

... بمشکل سن پایا

ساری رات سوئی تو رہی ہیں...اب سارا دن بھی سونا ہے کیا..؟؟؟؟" "

...اس کا رخ دوبارا اپنی طرف کیا

کہاں سوئیں ہوں...ابھی...ہاں سوئی ہوں.."اس سے پہلے کہ اس کے " منہ سے کچھ الٹا نکلتا جھٹ سے آنکھیں کھولیں...پھر سیدھی ہوئی...ایک ...ہاتھ کی مٹھی بنا کے اس پہ گال ٹکایا

"....دریدآپ بہت اچھے ہیں "

ہاں مجھے پتا ہے..."مسکراہٹ روکتے اس نے اسکی طرف دیکھنے سے " ..گریز کیا...کہ اس کی یہ حرکتیں

...تھینکو..."پھر آگے ہو کے اسے ہگ کیا "

بس کر دیں رات کو بچ گئی تھی اس کا مطلب یہ نہیں کہ ابھی چھوڑ دوں " "...گا

اوچچچ....اچھا...میں سوگئی.."وہ دوبارہ سے کمفرٹر اوڑھ کے سونے "
...لگی

سونا نہیں ہے دانین...اب جاگنا ہے"ایک دفعہ پھر درید نے کمفرٹر کے "
...اوپر سے ہی اسے گدگدی کی

....درید یہ والی حرکت اب نہی کرنا.... کمفرٹر سے منہ باہر نکالا
... کون سی والی..درید نے سائڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھایا
...وہی والی..."وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی "

...کون سی بتائیں تو..."درید کا دھیان موبائل پہ تھا "

...وہ ہی..."اب دانین نے اس کی طرف دیکھا جو موبائل سے لگا تھا "

یہ اب میرے پاس ہوں تو نہیں اٹھانا" زرا سا اوپر اٹھتے اس کے ہاتھ سے "
...موبائل چھینا

اچھا اچھا نہیں اٹھاتا...." موبائل تو دیں "

چلیں اٹھیں فریش ہوں مجھے بھوک لگی ہے..." موبائل اپنے تکیے کے "
...نیچے چھپایا

...آپ پہلے جائیں" درید اب مکمل پھیل کے لیٹا "

...آپ پہلے جائیں.. نا میں ابھی سو رہی ہوں..." آنکھیں بند کیں "

"شرارتی بلی..."اس کی ناک کو دباتے دریدبیڈ سے نیچے اتر آیا... پھر ڈریسنگ روم سے کپڑے لے کے باتھ روم میں گھس گیا...اس کے جانے کے بعد دانین نے اپنے تکیے کے نیچے سے موبائل نکالا کہ چیک کرے اس میں کیا کیا ہے... لیکن وہ لاک تھا۔

"اکڑو.."نام سے نوازتے موبائل زرا سادور پھینکا... کمفرٹر اوڑھ کے سو گی.. شام کو ریسیپشن بھی تھا....

....

"تیار ہو گئیں"رانیہ اس کے کمرے میں آئی...

نہیں...ابھی ہونا ہے..."وہ ابھی کپڑے چینج کر کے آئی تھی رائل بلو "
... کلر کی ساڑھی کے ساتھ ہائی ہیلز پھر خود ہی ہلکا سا میک اپ کیا

جلدی کریں نا..."دانین آپی باہر جاتے ہوئے کہنے لگیں "

... تم جاؤ نا میں اپنے درید کے ساتھ آؤں گی.."آئینے سے ہی اسے گھورا "

" ....تو مجھے کیوں اتنی دیر سے بٹھا کے رکھا ہے "

میں نے انویٹیشن کارڈ بھیجا تھا نا آؤر انیہ میں تیار ہوتی ہوں تم مجھے "
... دیکھو..."طنز کرتے وہ ساتھ بال بھی سیٹ کر رہی تھی

ہونہہ اب تو آپ بدلیں گی ہی... "رانیہ بھی منہ بناتے وہاں سے چلی گی "

دانین نے بالوں کو اسٹریٹ کیا اور پھر کھلا چھوڑا دیا کمر سے نیچے تک آتے بال اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے بالوں کو باندھیں درید جو ابھی ... باہر سے آیا تھا اس کے کھلے بال دیکھ کے فوراً سے کہا

کیا ہے آج پہلی دفعہ کھول رہی ہوں.... "بدمزہ ہوتے اسے آئینے سے " ... دیکھا

نہیں کھولنے نادانین... "وہ الماری سے کچھ نکالنے لگا تھا پیچھے مڑ کے " .. اسے دیکھا

"بس آج ہی... آج تو ہمارا ریسیپشن ہے زندگی میں ایک ہی دفعہ ہونا آج تو مجھے اپنی خواہش پوری کرنے دیں... پلیز..."اب وہ اس کی منتیں کر رہی تھی...

"دیکھ لیں... اگر کچھ ہوا نا تو مجھے پھر مت کہنا.... اب آپ کو کیسے سمجھاوں یہ جو بھوتوں کا طبقہ ہے بالوں پہ زیادہ عاشق ہوتا ہے...."منہ میں بڑبڑاتے اپنی مطلوبہ چیز برآمد کی... دانین بھی تیار تھی...

"چلیں..."اس کے قریب آ کے دانین نے اس کے بازو کو تھاما.... مکمل کانفیڈنیٹ تھی... پر باہر آتے ہی سب کی شوخی بھری نظروں کی تاب نا لاتے ہوئے وہ درید کے پیچھے چھپی... درید تو اگنور کر گیا ان کے دیکھنے کے انداز کو لیکن دانین سمجھتے ہوئے بس چھپنے کی جگہ ڈھونڈھ رہی تھی خاص طور پہ زولجان کی نظروں میں کچھ زیادہ ہی شوخی تھی...

زولجان...." درید نے زولجان کو اپنی طرف متوجہ کیا "

جی جی..." وہ اب مسکراتے اس کی طرف پلٹیں... درید نے آنکھوں " ہی آنکھوں میں انہیں منع کیا.... سرخ ہوتی دانین کو سامنے کیا جو ہیل کی وجہ سے اس کے گال کے برابر تک آرہی تھی ریسپیشن کے درمیان بھی وہ شرمائی شرمائی سی پھرتی رہی تھی... درید کی فیملی کے کافی سارے لوگ آج آئے تھے...

یار تمہاری بیوی کے بال بہت پیارے ہیں..." وہ ابھی دانین کو اس کی " فیملی کے حوالے کر کے آیا ہی تھا جب افگن اس کے قریب آیا...

بکواس نہیں کرنا...." مٹھیاں سختی سے بھینچتے اس نے دانین کو دیکھا جو " ہنستے ساری دنیا سے بے خبر ہو کے بیٹھی تھی...

"اووو.... برا لگا... سوری...." افگن اس کا مزاق بنا رہا تھا..

"یہاں سے نکلو... ورنہ تمہارا وہ حشر کروں گا..." اس کی آواز اتنی سرد تھی کہ روح تک سرسرا اٹھے...

"جا رہا ہوں... " اب ڈرائو تو نا افگن ڈرنے کی ایکٹینگ کرتا دانین پہ نظریں جمائے وہاں سے چلا گیا دریدنے دانین کو دیکھا تھا جو ابھی بھی عاصم کو چٹکی کاٹتے ہنس رہی تھی....

....

آج تین دن بعد وہ آفس جا رہا تھا... اور دانین منہ بنا کے بیٹھی تھی....

اچھا تیار ہو جائیں آپ کو امی کی طرف چھوڑ دوں گا... پھر واپسی پہ لے "
آوں گا..." وہ خود تیار ہوتے منہ بنائے بیٹھی دانین کو اٹھایا... جو سنتے ہی
...خوشی سے اٹھی تھی

"....چلو ٹائم تو اچھا گزرے گا "

چینج کر کے وہ آئینے کے پاس آئی... ہلکا میک آپ کر کے بال سیٹ کیے..
اس کا ارادہ انہیں کھلے چھوڑنے کا ہی تھا... برش کرتے نیچے جھک کے اپنی
ضرورت کی چیزیں ہینڈ بیگ میں ڈالیں... سب ڈال کے دوبارہ بالوں کو
....سیٹ کیا

" .....سنیں "

وہ جو آئینے کے سامنے کھڑے ہو کے بال بنا رہی تھی اپنے پیچھے آتے تھیف
کو دیکھا...

....جی..."دیکھ کے واپس آئینے کی طرف رخ کیا "

ان کو باندھ کے رکھا کریں..."اس کے کھلے رکھنے کے ارادے کو بھانپتے " بالوں کو فولڈ کر کے آگے کی طرف کیا....وہ جو اس کے ہاتھوں کے لمس ...سے پلکیں جھپکائے بنا ساکت کھڑی تھی جلدی سے پیچھے مڑی

میرے بال ہی تو پیارے ہیں صرف انہیں بھی قید کر دوں..."جلدی " ...سے اس کی آنکھوں میں دیکھے بنا کہہ دیا

"...جی..قید رکھیں...ورنہ میں آپ کو بھی قید کر دوں گا "
ڈی ڈی نے اسے واپس گھما کے رخ آئینے کی طرف کیا...ان کا عکس جو ....آئینے پہ ابھر رہا تھا مکمل تھا

....اور.. کہتے وہ جھکا اور اس کی کان کی لو کو ہلکا سا ہونٹوں سے چھوا

چھت پہ نہیں جانا.... " بات مکمل کرتے اس کے بالوں کی خوشبو کو اندر "
...اتارا. دانین سختی سے آنکھیں بند کیے خود میں سمٹی سی جا رہی تھی
اور... اب اس کے ہونٹ اس کی گردن کی طرف رینگ رہے تھے اور
...دانین بس زمین بوس ہونے والی تھی
اور باہر کہیں بھی کسی بھی حال میں نہیں جانا... جتنی اس کی حرکتوں میں
... محبت تھی اس سے کہیں زیادہ اس کا لہجا دل چھو لینے والا تھا

...اور... اب اس کا ہاتھ اس کی کمر پہ رینگتے اگے کی طرف آیا
دانین.... میں جو کہہ رہا ہوں اس پہ عمل کرنا آپ کا فرض ہے..." سمٹی "
سی کھڑی دانین بس اس کے بازوؤں کے سہارے کھڑی تھی...اس کی

سانسوں کی تپش وہ اپنے کندھے پہ محسوس کر سکتی تھی...ڈی ڈی کے انداز
...اس کی جان لے رہے تھے

... سن رہی ہیں..."اسے زرا سا ہلایا "

..ج...جی..."وہ کسمسائ'

اور اگر آپ نے میری باتوں پہ عمل نا کیا نا..."اس کا بازو جو اس کی کمر "
..کے گرد تھا سخت ہوا

تو جان نکال لوں گا...."ابھی کچھ دیر پہلے والی محبت کہین غائب ہوی... "
... لہجہ سختی سے بھرپور تھا

میرے علاوہ کسی کی بھی کال پک نہیں کرنی..." بازو کا حصار تنگ سے "
تنگ ہوتا جارہا تھا...

"پر..."

دانین..."اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی بازوا تنی سختی سے اس کی کمر "
کے گرد تنگ ہوا تھا کہ اس کی ہڈیا جیسے ایک دوسرے سے پیوست ہو گی
ہوں....اس کی سانسیں رکنے لگی تھی..آنسو ٹوٹ کے گال تک ایا....

یہ اس کا تھیف تو نہیں تھا...ابھی کچھ لمحے پہلے ہی تو وہ اس سے محبت جتارہا
تھااوراب...

درید ایک دم سے پیچھے ہوا.... وہ کیا کر رہا تھا اس کے ساتھ... دانین اسے
... پیچھے کرتی ڈریسنگ روم میں بند ہو گی

دانین.. پلیز سوری... "کافی دیر تک وہ باہر نہیں آیی... کب سے اسے "
... آوازیں دے رہا تھا

دانین... پلیز.. ورنہ میں ڈور توڑ دوں گا.. "اب کی بار اس کی اواز میں "
.... دھمکی تھی

دانین.... مین توڑ رہا ہوں "کوئ اثر نا ہوتے دیکھ کے وہ زرا سا پیچھے ہوا "
...اس سے پہلے کے وہ قریب آتا دروازہ کھل گیا

" آپ ٹھیک ہیں...؟؟" بکھرے بال اور روئی روئی آنکھیں دیکھ کے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا...

Really very sorry

اسے خود سے لگاتے بال سیٹ کیے....

" آپ نے ایک دم سے ایسے کیوں کیا... میں بابا کو بتاوں گی آپ مجھے مارتے ہیں....." لہجے میں ابھی بھی نمی کی آمیزش تھی...

" آپ کو پتا ریسیپشن پہ بھی منع کیا تھا آپ کو... لیکن آپ نے اپنی ضد پوری کی... اور لوگ آپ کو ایسے دیکھیں مجھے اچھا نہیں لگتا.." اگلی بات وہ گول کر گیا...

" ... لیکن میں اپنی ماما کے گھر جا رہی ہوں... ان سے کیا چھپانا "

جی بلکل... لیکن احتیاط تو کرنی ہے نا... اگر وہاں کوئی اور ہوا اور... " "
... ابھی تک وہ اس کے سینے سے لگی تھی البتہ اب پہلے سے نارمل تھی

اچھا اب چلنا ہے یا ادھر ہی رہنا ہے.... "اسے اپنے ساتھ چپکے دیکھ کے "
مسکرایا... جو اسے چھوڑنے کے ارادے میں بلکل بھی نہیں تھی یہ پہلی دفع
تھا نا تو معاف کر دیا دانین نے... لیکن تھیف اگلی دفہ ایسا کچھ کیا نا تو میں...
... وہ دور ہٹی

کیا کریں گی.... "وہ جو اس سے دور ہو کے کھڑی ہوی تھی دوبارہ اپنی قید "
... میں لیا

کچھ نہیں.. چلیں اب..." جلدی سے خود کو چھڑویا...اور پھر بال باندھ "
..کے سکارف کیا

شام کو لینے آوں گا خود..دھیان سے رہنا..."زولجان سے اجازت لے "
...کے وہ باہر اے تھے

اوکے ٹھیک ہے میرے سرتاج...آپ کا بس چلے تو مجھے کہیں چھپا کے "
رکھ لوں....اور میں ایسا کروں گا بھی اگر آپ نے میری باتیں نا مانیں
تو....."گاڑی سٹارٹ کرتے گیٹ سے باہر نکلے...پھر اسے ماما کے پاس
.....ڈراپ کر کے وہ اگے چلا گیا

....

سر آپ ایسے کیوں بیٹھے ہیں... "آج بھی ڈی ڈی آفس نہیں آیا تھا اور "
اسے اکیلے ہی سب ہینڈل کرنا تھا... جب زرنیش (رابیل) اس کے آفس
... میں دستک دے کے داخل ہوئ

... کچھ نہیں... ٹیم ریڈی ہے... "وہ سیدھا ہوا "

... جی سر... "وہ اسے کم اور آس پاس زیادہ دیکھ رہی تھی "
چلیں پھر... "شاہد اپنا موبائل اٹھاتے اٹھا گاڑیوں میں سب بیٹھے اسی کا "
انتظار کر رہے تھے اگلے پندرہ منٹ میں وہ لوگ بنک پہنچ چکے تھے اس بنک
کی طرف سے جانے والی گاڑی جس میں کروڑوں کے حساب کی مالیت کا
... سامان گولڈ ہیرے اور کیش.. وہ سب لوٹ لیا گیا تھا

... بینک کا مینجر کہاں ہے... "کافی سارے لوگ جمع تھے وہان "

جی میں ہوں... "ایک سوٹیڈ بوٹیڈ آدمی آگے آیا.. جیسے شاہد نے اپنا کارڈ "
...دیکھا کے تفتیش شروع کی

...آپ نے ان لوگوں کو دیکھا ہے.... "شاہد نے بینک مینجر سے پوچھا "

جی نہیں سر گاڑی یہاں سے نکل چکی...اور ہم لوگ تو اندر تھے "
...سب.... "وہ خود بھی کافی ڈرا ہوا لگ رہا تھا

ایک منٹ...کچھ کھٹکا... یہ گاڑی یہاں سے نکلنے والی ہے یہ ان رابرز کو "
کیسے پتا چلا جبکہ اس کے متعلق تو کوئی بھی نہیں جانتا کہ کون سی گاڑی ہو
گی... پھر ان کو کیسے پتا کہ اسی گاڑی میں سارا سامان ہے... "مشکوک
... نظروں سے مینجر کو دیکھا

"سر سچ میں میں کچھ نہیں جانتا مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کے گاڑی آج جانے والی ہے... ہم لوگوں سے بھی یہ سب چھپایا جاتا ہے سر..."

"ہمم......اس گاڑی میں کون کون تھا... مطلب ڈرائیور کون ہے یہاں..." وہاں موجود سب لوگوں کو مخاطب کیا

"جی سر میں ہوں..." ایک آدمی آگے آیا جو چہرے سے ہی مظلوم لگ رہا تھا...

"کیا آپ نے دیکھا ان میں سے کسی کو... کتنے لوگ تھے وہ..." اب اس سے سوال پوچھا...

" . وہ دو لوگ تھے اور دونوں نے منہ پہ ماسک لگائے تھے "

اچھا.... تو کچھ ایسا جو تمہیں مشکوک لگا ہو..." ٹیم کے سبھی لوگ جانچ "
...پڑتال کر رہے تھے

نہیں سر.. انہوں نے مجھے باندھ دیا تھا.. اور ایسے اپنے ساتھ لے گئے "
...تھے گاڑی کے اندر.. "اس نے پاس کھڑے گارڈ کی طرف اشارہ کیا

" ...اچھا تو یہ بھی تھا ساتھ "

" ....جی سر "
...مطلب تمہیں کچھ نا کچھ تو پتا ہو گا..." وہ اب اس کی طرف مڑا "

اور تو کچھ نہین پتا صاحب وہ مجھے اندر لے جا کے گن پوائنٹ پہ سب کچھ "
" ... کھلواتے رہے

... ہوں... کچھ ایسا جوان دونوں میں ایک جیسا ہو..."آگے سوال پوچھا "

صاحب ایک تو ماسک تھا.. اور ایک سرخ رنگ کا دھاگا دونوں نے "
... بازوؤں پہ باندھا ہوا تھا صاحب..."اسے جتنا پتا تھا بتا دیا

" ... ٹھیک ہے "
گاڑی چیک کی اچھے سے... آپنے ایک آدمی کی طرف دیکھتے شاہد نے
... پوچھا
... سر کچھ نہیں ملا... سب چیک کر لیا
... اچھے سے کیا ہے

...جی سر سب اچھے سے کیا ہے

ٹھیک ہے... ہمیں کچھ پتا چلتا ہے تو ہم لوگ آپ لوگوں سے رابطہ کرتے ہیں..اور اگر ہمیں آپ میں سے کسی کے تعاون کی ضرورت ہوی تو...

...امید ہے ہماری مدد کریں گے

جی بلکل سر کیوں نہیں... مینجر سے الوداعی مصافحہ کرتے وہ لوگ واپس

...اگے

سر آپ پریشان ناہوں.. یہ جو بھی کر رہا ہے وہ پکڑا جاے گا..... زرنیش

...نے شاہد کو دیکھتے کہا

....ہاں پکڑے تو جائیں گے... لیکن

"....لیکن کیا سر "

لیکن یہ کہ ہم لوگ سہی کام تب ہی کر سکیں گے نا جب ایک ٹیم بن کے "
رہیں گے... مسٹر ڈی ڈی آج کل پتا نہیں کون سی ہواوں میں اُڑ رہے
ہیں... ساری چیزوں کا الزام ہی مجھ پہ لگا دیا حلانکہ مجھے وہ شروع سے جانتے
ہیں... "پچلے کچھ دنوں کا غبار نکلا بھی تو کس کے سامنے

اووہ.... سر حالات اتنے خراب ہیں آپ لوگوں کے درمیان... "اس "
کے کسی بھی عمل سے نہیں لگ رہا تھا جتنی وہ پریشان ہونے کی ایکٹینگ کر
رہی ہے حقیقت میں بھی ہے....

ہاں تو اور کیا... بس ایک دفع ڈی ڈی آجاے فائنل بات کروں گا یا تو وہ "
نکلے گا یا میں.... "اس کا تو پارا کچھ زیادہ ہی ہائی تھا...

لیکن سر...ایسے تو وہ اور آپ کے خلاف ہو نگے اور آپ کو پی غلط سمجھیں "
گے..."وہ دل ہی دل میں مسکرا بھی رہی تھی...ایک نیا پتا اس کے ہاتھ
...آنے والا تھا

اس کے سمجھنے یا نا سمجھنے سے کیا ہو تا ہے...میں ہوں تو نہیں نا"گاڑی "
...روکتے نیچے اترے

جی سر... مسٹر ڈی ڈی ویسے بھی مجھے اچھے نہیں لگتے...پتا نہیں کس چیز "
کا گھمنڈ ہے گردن ہر وقت اکڑی رہتی ہے... جانے کون سی دنیا میں رہتے
" ..ہیں

میں سوچ رہا ہوں کچھ ایسا کروں کہ وہ واپس اسی "
...دنیا میں آجائے.."شاہد نے بات کو گھما کے اسی بات میں جواب دیا

.. مطلب... "زرنیش نے سوالیہ دیکھا "

مطلب یہ کے میں غلط نا ہو کے بھی غلط ہوں تو پھر سچ میں ہی غلط کیوں نا "
" ....بن جاوں.... میرے پاس ایک پلین ہے

....

" ...۔دانین یہ کپڑے چھت پہ پھلا آو "
ماما بھی جیسے اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھیں... پہلے اچھی خاطر مدارت کی
... .اور ابھی کپڑوں کا ڈھیر دھونا شروع

ماما کچھ رحم کریں نئ نویلی دلہن سے کام کروائیں گی... "وہ جو ابھی نہا کے "
.. . نکلی تھی.. تلملا کے رہ گئ

باتیں ناکرو دانی... جا کے کپڑے پھیلاؤ منہ پھلاتے وہ کپڑوں کا ٹب اٹھا کے ...اوپر آئی... بہت اچھی ہوا چل رہی تھی موسم بھی اچھا تھا

"اااااہ"۔۔۔ "

ایک تیز ہوا کے جھونکے سے اس کا دوپٹہ سرک کے سر سے اترا ہی تھا کہ کچھ بہت زور سے اس کی کمر میں اکے چبھا۔۔۔اس کے لائیٹ بلو شرٹ لمحوں میں سرخ ہوی درد کی شدت سے اسنے دہرہ ہوتے دائیں بائیں دیکھا۔۔۔

" ریلیکس میری جان۔۔ "

اس سے پہلے کہ زمین بوس ہوتی اس جنونی شخص نے عین اسی جگہ پہ دباو ڈالتے اسے گرنے سے بچایا۔۔۔۔ کتنی دفعہ آپ سے کہا ہے ڈی ڈی کو بلکل بھی نہیں پسند کے اپ سب کے سامنے اپنے جسم کی نزاکتوں کا اشتہار لگاتی پھیریں۔یہ تیر جو ابھی مارا ہے میں نے یہ اسی کی سزا ہے۔۔"

" آ۔۔آ۔۔آپ کو زرا رحم نہی۔۔۔ں۔۔۔ مم۔۔میں۔۔آ۔پ۔۔ "
اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا درد تھا کے جسم میں پھیلتا ہی جا رہا تھا۔۔۔آنسو آنکھوں سے لڑکھ لڑکھ کے سرخ گالوں کو بھیگونے لگے۔۔۔۔

ڈی ڈی نے زرا سا جھک کے دانین کو اپنی باہوں میں اٹھایا جو درد سے بے حال ہوتی بے ہوش ہونے کو تھیں۔۔۔

"...مجھے آپ کی انکھوں میں آنسو بلکل نہیں پسند"
ایک بھی آنسو نا نکلے ورنہ ؟؟؟"....بند ہوتی آنکھوں سے آنسو پھسلتے"
....دیکھ کے سختی سے ڈی ڈی نے اسے باور کروایا

اس کے خون سے ڈی ڈی کے بازو بھی سرخ ہو رہے تھے

دانین آنسو نہیں بہا سکتی لیکن بے ہوش تو ہو سکتی تھی نا؟؟اس ظالم کی قربت سے بچنے کے لئے وہ یکدم اسکی باہوں میں جھول گئی۔۔۔۔۔

کمرے میں آ کے اسے بیڈ پہ لیٹایا پھر شرٹ کو اوپر کرتے زخم جانچا چھوٹا سا تیر جو آگے سے انجیکشن کی سرینج کی طرح باریک تھا نازک سی کمر کو زخمی کر گیا تھا تیر کو کھینچ کے نکالا۔۔۔

کہا بھی ہے ایسی حرکتیں نہیں کیا کریں جس سے میں اپنا ضبط کھو دیتا ہوں۔۔۔" بازو سے آنکھیں مسلتے اس نے خود کو کنڑول کیا۔۔۔اس کی تکلیف سے اس کا دل بھی پھٹتا تھا لیکن وہ لڑکی کہاں سمجھتی تھی اس کی باتیں اسکی محبت اس کا جنون۔۔۔پھر جھک کے اس کی کمر پہ ہونٹ رکھے خون اس کے اندر اتر رہا تھا لمحہ بلمحہ ....

بہت ٹیسٹی ہیں" سرخ ہوتی آنکھوں سے سامنے پڑے وجود کو مخاطب کیا... بھکرے وجود کو دیکھ کے اس کے عصاب کمزور ہو رہے تھے اس سے پہلے کہ وہ بہکتا کانپتے ہاتھوں سے اس کی ڈریسنگ کرتے وہ بنا اسے دیکھے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔

گھنٹہ بعد وہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔ دریدا سے اس کے ہوش میں آنے سے پہلے ہی گھر واپس لے آیا تھا۔۔۔

درد کی شدت سے اس سے ہلا بھی نہیں جا رہا تھا... پتا نہیں اتنا بے رحم کیوں تھا اس کا تھیف... ابھی تو شادی میں چار دن بھی نہیں ہوئے اور وہ... ... سے شدت سے رونا آ رہا تھا.... بمشکل کروٹ لیتے اس نے تکیا سہی کیا

اب کبھی بات نہیں کروں گی... مجھے ان کے ساتھ نہیں رہنا.... "انسو ٹوٹ کے تکیے پہ گرا... رہ رہ کے اسے درید کا رویہ یاد آ رہا تھا

کمر سے خون دوبارا نکلنا شروع ہو گیا اور اسے درد بھی شدید ہو رہا تھا لیکن بے حس ہوے وہ لیٹی رہی... مجھے آپ سے محبت ہو رہی تھی تھیف اور آپ اپنے لیے نفرت پیدا کر رہے ہیں میرے دل میں.. "ہلکی سی سسکی ... نکلی.. ہونٹ کاٹتے اس نے اپنے اپ کو کنٹرول کرنا چاہا

" ...دانین"

درید جو سٹڈی روم میں تھا اسے دیکھنے باہر آیا.... بیڈ کے چادر سرخ دیکھ کے اس کی انکھیں بھی سرخ ہوئیں تھیں... وہ دانین کی طرف جانے کی بجاے سٹڈی میں دوبارا قید ہوا... وہ خون کو دیکھ اپنا ضبط کھو دیتا تھا... سختی اے

دروازے کو بند کیے اس کے ہاتھوں کی رگیں ابھر آئیں تھیں... کتنی بے بسی تھی...

اتنا سخت دل..."وہ جو اسے باہر آتا دیکھ چکی تھی دل میں جیسے کچھ ٹوٹا" تھا...درید کو تو اس کا احساس بھی نہیں تھا... جسم سن ہوتا جارہا تھا درد کی شدت سے...

ہمت کر کے خود ہی زخم والی جگہ پہ ہاتھ رکھ کے خون کو روکا... پھر اٹھ کے بیٹھی جوتے پہن کے بمشکل کھڑی ہویی...اس کا ارادہ نیچے سے زولجان کو بلانے کا تھا.... وہ اس کی ڈریسنگ کر دیتیں پہلے والی تو ساری خراب ہو چکی تھی...

بمشکل قدم لے کے دروازے کے پاس آئ...

دانین رکیں.. "دروازہ کھلنے کی اوآز پہ درید باہر نکلا.... وہ یقیناً زولجان" ...سے کہتی...اور وہ بھی تو

.... میرے پاس آئیں.. "خود ایک قدم بھی نہیں لیا"

"...مجھے نہین آنا"

...اس کی طرف دیکھے بنا وہ باہر نکلنے لگی

دانیں....پلیز...یہاں آئیں..."اب کی بار اس کی اوآز ٹھہرے ہوے" ..پانی کی طرح ساکت تھی

دانین پھر بھی وہیں جمی رہی..اس میں ہمت نہیں تھی وہ دو قدم بھی چل ...کے اس کے پاس آتی

.....وہ خود ہی اس کے پاس ایا تھا

دانین پلیز آپ میری بات مان جایا کریں ایک ہی دفعہ میں..."اس کا رخ" ...اپنی طرف کیا

... نہیں ہاتھ مت لگائیں..."وہ تڑپ کے پیچھے ہوئی" ..پلیز میری بات

" ...مجھے کچھ نہیں سنا..بس اپ مجھے ہاتھ مت لگائیں"

..لیکن ڈی ڈی نے اگے ہو کے زبردستی اسے پکڑا تھا...وہ مچل رہی تھی

کاش میری شادی اپ سے نا ہوتی...میں اپ سے کبھی شادی نہیں کرتی" " ...مجھے پتا ہوتا تو

..وہ مسلسل خود کو چھڑوا رہی تھی

...اچھا پھر کس سے کرتیں..."وہ اسے شانت کرنا چاہتا تھا"

جن سے کر لیتی..."آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے...آپ ایک جنونی" انسان ہیں آپ کو مجھے تکلیف دے کے خوشی ہوتی ہے......آپ سیلفیش ہیں آپ چاہتے ہیں میں آپ کی بات مانوں اپنی مرضی کا کچھ نا کروں..."وہ ...شدت سے رو رہی تھی

جنات محبت میں انسانوں سے بھی زیادہ جنونی اور خود غرض ہوتے ہیں" "...دانین

وہ اپنے محبوب کو اگر حاصل نا کر سکیں تو انہیں زندہ ہی نہیں رہنے دیتے"
یہاں تک کہ انکا کا خون بھی پی جاتے ہیں اور ان کی ہڈیاں گلنے سڑنے کے
"... لیے قبرستانوں کی سدیوں پرانی قبر پہ رکھ چھوڑتے ہیں

....اسے اپنے حصار میں لیتے وہ خوف میں مبتلا کر چکا تھا
ان کا عشق اتنا خوف ناک ہوتا ہے کہ اگر ایک لمحے کے لیے اگر ان کا"
محبوب ان کی بات کو جھٹلا دے یا نا مانے وہ اسے نقصان پہنچانے سے بھی
"... گریز نہیں کرتے

دانین خوف زدہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی
درید نے نا محسوس طریقے سے اس کے زخم سے بینڈ تج نکالی.... وہ اسے
... چھوٹے بچوں کی طرح دیکھ رہی تھی
" ...آپ جن تو نہیں ہے"

"آپ کو کیا لگتا ہے...؟"

..کچھ نہیں آپ کیسے جانتے جنوں کوں

میرے بابا جانتے تھے...درید نے جھوٹ بولا....وہ ہمیں کہانیاں سناتے تھے...وہ ساتھ ساتھ اس کا زخم بھی صاف کر رہا تھا

" ..آپ کو یاد ہے ان میں سے کوئی کہانی..؟"...مجھے بھی سنی"

وہ جو پہلے اس کے قریب نہیں آ رہی تھی اب خود ہی اپنی شرٹ کو زرا سا اوپر کر کے کھڑی تھی کہ درید آرام سے دوا لگا لے..شاید اسے کہانی سننے کی جلدی تھی...

"اوکے سناتا ہوں لیکن پہلے آپ وہاں بیٹھ جائیں..." اسے سہارا دے کے بیڈ پہ بٹھایا...

"آپ کو کون کون سی کہانیاں آتی ہیں...؟"

...وہ زرا سا سائڈ پہ ہوئی کہ درید بھی اس کے پاس بیٹھ جائے

"میں پھر کبھی سناؤں...؟"
"اب وہ اسے کیا سناتا.... "آچھا ٹھیک ہے لیکن پہلے ایک وعدہ کریں...؟

...وہ کہانی سنانے کے لیے تیار ہو گیا
" ...ٹھیک ہے... کیا کرنا ہو گا مجھے "

"میری بات ماننی ہو گی بس کچھ عرصے کے لیے... پھر آپ کا جو دل کرے آپ کر لینا... "

"ٹھیک ہے.. میں مانوں گی"... "اب آپ کہانی سنائیں.. "وہ فوراً سے مان گئ..

"تو سنیں... "

وہ اسے آپنی کہانی سنانے والا تھا ....

"بہت سال پہلے کی بات ہے.... "

"کتنے...؟"

...وہ ٹکٹکی باندھ کے اسے دیکھ رہی تھی

.. اس کے چھوٹے سے سوال پہ ڈی ڈی ہلکا سا مسکرایا

"...تب آپ نہیں ہو نگی.. مطلب بیس پچیس سال پہلے کی بات ہے"

"...اوکے اب شروع کریں"

ہاں...دو دوست تھے... فہام اور افگن"....ڈی ڈی نے کہانی سنانی

.. شروع کی

...وہ مبہوت سے اسے سن رہی تھی

فہام اور افگن دنوں چچازاد ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے دوست بھی"

"...تھے

ایک دن وہ دونوں آپنے امی ابو سے بنا اجازت لیے وہ دور جنگل میں نکل"

گئے...اماوس کہ رات تھی اور یہ وہ رات ہوتی ہے جب چاند نہیں نکلتا کالی

....اندھیری رات

وہ دونوں چلتے چلتے ایک گھنے جنگل کی طرف آ گے...وہ ابھی اتنے چھوٹے

تھے کہ انہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ انسان جنات کو قید کر لیتے ہیں..وہ

"..اپنی موج مستی میں اگے بڑھتے ہی گے

پھر..؟"دانین نے اس کے کندھے پہ سر ٹکایا

....

"... سر میرے پاس آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے"

... زرنیش نے شاہد کے افس میں داخل ہوتے کہا .

" .کیا.. ؟؟"

... وہ جو کسی سے بات کر رہا تھا آنکھوں سے پوچھا

"... بتاتی ہوں اپ پہلے بات کر لیں"

... پھر اس کے کال بند کرنے تک بمشکل اس نے انتظار کیا

" .. ہاں اب بولو"

... موبائل سائیڈ پہ رکھتے وہ اگے ہوا

"سر میرا ان لوگوں سے رابطہ ہو گیا ہے.. ".اور وہ لوگ بس اپنے آپ کو

"....بچانے کے لیے اپ کی مدد کو قبول کر رہے ہیں

...اس نے بڑے پتے کی بات بتائی تھی

"آچھا... کیسے ہوا رابطہ..؟".اپنے چہرے پہ مسکراہٹ سجاتے اس نے

...خوشی کا اظہار کیا

"سر وہ چھوڑیں..اور مزے کی بات سنیں.... "وہ اپ کو اپنے مال میں سے

ادھا حصہ دینے کو بھی تیار ہیں.... "مطلب اپ کچھ نا کر کے بھی بہت ہچھ

" ...حاصل کر لیں گے اور اپ پہ کوئی پہچان بھی نہین سکے گا

...زرنیش تو بس اپنی بازی کھیل رہی تھی

یہ تو بہت ہی علی ہو گیا... مطلب اب شاہد کو مالدار ہونے سے کوئی نہیں "
"...روک سکتا

...شاطرانہ مسکراتے اس نے چیئر سے ٹیک لگا لی

" ...اب دیکھتا ہوں ڈی ڈی تم کیا کر سکتے ہو"

"...جی سر... "اب اپ کے تو وارے نیارے ہونے والے ہیں"

...زرنش نے تو بس جلتی کو ہوا دینی تھی... اگ تو جو دہی بھڑک جاتی

"سر پھر آب بتائیں آپ کا رابطہ کب کرواوں...؟"

" ...کب کیا..؟ابھی اسی وقت"

...وہ تو اس سے بھی زیادہ جلدی میں تھا

اوکے سر میں ان سے بات کرنے کی کوشش کرتی ہوں اور اپ کو پھر "
بتاوں گی..."بس اپ خیال رکھیے گا کہ ان سب کی سر ڈی ڈی کو بھنک بھی
" ...نا پڑے

...تم فکر نا کرو.." .بس تمہیں جو کہا ہے وہ ارام سے کرو اور پھر مجھے بتاو"
"

..جی سر..."وہ اٹھ کے چلی گئ"

ہمارا پلین کامیابی کے راستے پہ ہے... شاہد دل سے مسکرایا تھا

....

"... فہام وہ دیکھ ادھر آگ جل رہی"

...افگن نے اشارہ کرتے اسے وہ جگہ دیکھائی

" ... چلو چلتے ہیں ادھر"

افگن اسے کہتے خود ہی آگے چل پڑا... فہام بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا..

لیکن وہاں کوئی آگ نہیں تھی بلکہ ایک شخص حصار بنائے اس کے اندر بیٹھا

... عملیات کر رہا تھا

یار گے مت جانا.. ". فہام نے افگن کو پکڑا.. جو آگے کی طرف چلا ہی جا رہا"

... تھا

".. چھوڑ نا دیکھتے ہیں... کیا کر رہا ہے"

وہ ہاتھ چھڑواتے آگے چلا گیا...اس سے پہلے کے وہ قریب ہوتا کسی طاقت
...نے اسے کھینچ کے اس حصار کے اندر جکڑ لیا

" ...بچاو"

" ...افگن"

"...افگن..." باہر چھلانگ لگا"

... لیکن افگن اس حصار سے باہر آ ہی نہیں پا رہا تھا
... تیسرا آدمی جو یہ عملیات کر رہا تھا اس کا عمل بس پورا ہونے کو تھا
" .... میرا ہاتھ پکڑ افگن"

افگن نے اگے ہو کے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچ کے اندر لے آیا اسی سہارے میں وہ جود باہر کود گیا... عمل مکمل ہوا اور افگن کی جگہ فہام پھنس گیا... اس عمل کرنے والے شخص نے اسے اپنے مخصوص عمل سے اپنی قید میں لیا... جانے وہ کتنے دنوں سے چلا کاٹ رہا تھا ....

فہام جو اب اس کی غلامی میں تھا کچھ بھی اپنی مرضی سے نہیں کر پا رہا تھا... افگن وہاں سے واپس چلا گیا جانے اس نے گھر والوں کو کیا کہا لیکن فہام ایک انسان کی قید میں اب اس کے حکم کی تعمیل کرنے والا بن چکا تھا... وہ ایک آگ سے بنی مخلوق ایک مٹی سے بنی مخلوق کی تابع ہو گئ ...

اس پیر کے پاس بہت دور دور سے لوگ اتے تھے منتیں مانگتے... حتہ کے عملیات کرواتے... اور فہام جو اس کی قید میں تھا اس کا حکم مانتے سارے کام

نبٹاتا ان کی معلومات اس پیر کو فراہم کرتا... پندرہ سال اس نے اس پیر کی خدمت کی تھی..

"موکل...؟"

وہ اسے بلا رہا تھا... اس کے پاس ایک لڑکی بیٹھی تھی.. شاید اسی کا کام تھا فہام اس کے پاس ایا... اس نے اسے اسی جنگل میں جانے کا کہا جس میں وہ پہلے گیا تھا ...

....

جنگل میں جلتے جلتے وہ بہت دور نکل ایا تھا... شاید جس جگہ وہ کھڑا تھا وہ جنگل کا درمیان تھا...

"پتا نہیں کون سی جگہ ہے...؟"

بڑابڑاتے وہ آگے مڑا... جب اسے لگا اس کے پیچھے کچھ ہے.. ٹھٹھک کے ...روک گیا

دانیش جو بہت خوبصورت اور مردانہ وجاہت کا حامل ایک 29 سال کا نوجوان تھا... لڑکیاں اس سے بات کرنے کے لیے مرتی تھیں گہری کالی انکھیں ہلکی بڑھی داڑھی جو اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی تھی.....اس ... جنگل میں اپنے دوست کے کام سے آیا تھا

اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو دو بہت بڑے ڈنڈے تھے... اس نی نگاہ اوپر کی طرف اٹھائ.. لیکن وہ تھے کے ختم ہی نہیں ہو رہے تھے.. جنگل میں اتنے بڑے درخت... وہ حیران ہوا.... باقی درختوں سے بھی وہ کی گنا اونچے تھے... اس کی نظریں جب ان کا سرا ناپ سکیں تو واپس زمین پہ آئیں.. .... اب اس کے ہوش اڑے تھے.... وہ پیچھے ہٹا

.. ایک قدم

...دو قدم

اس نے دوبارہ غور سے دیکھا کے آیا جو اسے نظر آرہا ہے وہی ہے یا کچھ اور ... لیکن وہ کسی کی ٹانگیں تھی یعنی وہ دو ڈنڈے نہیں دو ٹانگیں جن کے پاوں مڑے ہوے تھے اور پاوں کے ناخن اتنے لمبے....

وہ ڈر کے بھاگا.. تیزی سے بھاگتے وہ درختوں کی کئ شاخوں سے الجھا تھا... لیکن وہ ڈنڈے اپنی جگہ سے ہلے تک نہیں تھے.. بلکہ ایک ہاتھ جو تیزی سے اس کی طرف بڑھ رہا تھا...

وہ تیزی سے بھاگ رہا تھا بھاگتے بھاگتے اسے سامنے سڑک نظر آئ....اس کے جوتے کہیں دور رہ گے تھے پاوں کانٹوں سے چھِل چکے تھے... سڑک پہ آتے اسے ایک ٹرک جاتا دیکھائی دیا وہ ہاتھ مسلسل اس کی طرف بڑھ رہا تھا....

جلدی سے ٹرک پہ سوار ہوا لیکن وہ ہاتھ اس کے بالوں کو نوچتے اسے گنجا کر کے اپنا کام تمام کر چکا تھا....اس کے سر پہ ایک بھی بال نہیں بچا تھا... لیکن ٹرک پہ سوار ہونے کے باعث وہ ہاتھ پیچھے چلا گیا تھا.....جنات لوہے سے ڈرتے ہیں شاید اسی وجہ سے ٹرک پہ سوار ہونے کے بود وہ اسے. کوئ ... نقصان نہیں پہنچا سکا

دو گھنٹے بعد دانش اسی ٹرک پہ لوگوں کو بے ہوش ملا تو لوگوں نے اسے واپس اپنے گھر پہنچایا...اس کے بال دوبارہ کبھی واپس نہیں آنے والے تھے .....اب

پھر بھی یہ سلسلہ رکا نہیں تھا...اس جنگل سے واپس آنے کے بعد وہ بہت کمزور ہو گیا تھا...اکیلا بیٹھ کے باتیں کرتا رہتا...وہ جو بھی کوئی تھا اسے ہمشہ نقصان ہی پہنچاتا...رات کو سونے کے لیے لیٹتا تو چارپائی کو ہوا میں اڑ آتے

اسے نیچے گرا دیتا... جانے اس کے ساتھ کیا دشمنی تھی اس جن کی جو اسے

.... نقصان پہنچا رہا تھا

گھنٹہ بعد وہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔دریدا سے اس کے ہوش میں آنے سے .

پہلے ہی گھر واپس لے آیا تھا۔۔۔

درد کی شدت سے اس سے ہلا بھی نہیں جا رہا تھا...پتا نہیں اتنا بے رحم

کیوں تھا اس کا تھیف... ابھی تو شادی میں چار دن بھی نہیں ہوئے اور وہ..

... سے شدت سے رونا آ رہا تھا.... بمشکل کروٹ لیتے اس نے تکیا سہی کیا

اب کبھی بات نہیں کروں گی... مجھے ان کے ساتھ نہیں رہنا.... "انسو"

ٹوٹ کے تکیے پہ گرا... رہ رہ کے اسے درید کا رویہ یاد آ رہا تھا

کمر سے خون دوبارا نکلنا شروع ہو گیا اور اسے درد بھی شدید ہو رہا تھا لیکن

بے حس ہوئے وہ لیٹی رہی... مجھے آپ سے محبت ہو رہی تھی تھیف اور

آپ اپنے لیے نفرت پیدا کر رہے ہیں میرے دل میں.. "ہلکی سی سسکی نکلی.. ہونٹ کاٹتے اس نے اپنے اپ کو کنٹرول کرنا چاہا ...

"دانین ... "

درید جو سٹڈی روم میں تھا اسے دیکھنے باہر آیا.... بیڈ کے چادر سرخ دیکھ کے اس کی انکھیں بھی سرخ ہوئیں تھیں... وہ دانین کی طرف جانے کی بجاے سٹڈی میں دو بارا قید ہوا... وہ خون کو دیکھ اپنا ضبط کھو دیتا تھا... سختی اے دروازے کو بند کیے اس کے ہاتھوں کی رگیں ابھر آئیں تھیں... کتنی بے بسی تھی ...

اتنا سخت دل... "وہ جو اسے باہر آتا دیکھ چکی تھی دل میں جیسے کچھ ٹوٹا" تھا... درید کو تو اس کا احساس بھی نہیں تھا... جسم سن ہوتا جا رہا تھا درد کی شدت سے ...

ہمت کر کے خود ہی زخم والی جگہ پہ ہاتھ رکھ کے خون کو روکا... پھر اٹھ کے بیٹھی جوتے پہن کے بمشکل کھڑی ہویی...اس کا ارادہ نیچے سے زولجان کو بلانے کا تھا.... وہ اس کی ڈریسنگ کر دیتیں پہلے والی تو ساری خراب ہو چکی تھی ...

بمشکل قدم لے کے دروازے کے پاس آئ ...

دانین رکیں.. "دروازہ کھلنے کی اوآز پہ درید باہر نکلا.... وہ یقیناً زولجان" سے کہتی...اور وہ بھی تو ...

.... میرے پاس آئیں.. "خود ایک قدم بھی نہیں لیا"

"...مجھے نہین آنا"

...اس کی طرف دیکھے بنا وہ باہر نکلنے لگی

دانیں....پلیز...یہاں آئیں..."اب کی بار اس کی اوآز ٹھہرے ہوے "
..پانی کی طرح ساکت تھی

دانین پھر بھی وہیں جمی رہی..اس میں ہمت نہیں تھی وہ دو قدم بھی چل
...کے اس کے پاس آتی

.....وہ خود ہی اس کے پاس ایا تھا

دانین پلیز آپ میری بات مان جایا کریں ایک ہی دفہ میں..."اس کا رخ "
...اپنی طرف کیا

... نہیں ہاتھ مت لگائیں..."وہ تڑپ کے پیچھے ہوئی "
..پلیز میری بات

"... مجھے کچھ نہیں سنا.. بس اپ مجھے ہاتھ مت لگائیں"

.. لیکن ڈی ڈی نے اگے ہو کے زبردستی اسے پکڑا تھا... وہ مچل رہی تھی

کاش میری شادی اپ سے نا ہوتی... میں اپ سے کبھی شادی نہیں کرتی"
"... مجھے پتا ہوتا تو

.. وہ مسلسل خود کو چھڑوا رہی تھی

...اچھا پھر کس سے کرتیں... "وہ اسے شانت کرنا چاہتا تھا"

جن سے کر لیتی... "آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے... آپ ایک جنونی انسان ہیں آپ کو مجھے تکلیف دے کے خوشی ہوتی ہے...... آپ سیلفیش ہیں آپ چاہتے ہیں میں آپ کی بات مانوں اپنی مرضی کا کچھ نا کروں... "وہ شدت سے رو رہی تھی...

"جنات محبت میں انسانوں سے بھی زیادہ جنونی اور خود غرض ہوتے ہیں دانین..."

"وہ اپنے محبوب کو اگر حاصل نا کر سکیں تو انہیں زندہ ہی نہیں رہنے دیتے یہاں تک کہ انکا خون بھی پی جاتے ہیں اور ان کی ہڈیاں گلنے سڑنے کے لیے قبرستانوں کی صدیوں پرانی قبر پہ رکھ چھوڑتے ہیں..."

اسے اپنے حصار میں لیتے وہ خوف میں مبتلا کر چکا تھا....

"ان کا عشق اتنا خوف ناک ہوتا ہے کہ اگر ایک لمحے کے لیے اگر ان کا محبوب ان کی بات کو جھٹلا دے یا نا مانے وہ اسے نقصان پہنچانے سے بھی گریز نہیں کرتے ..."

دانین خوف زدہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

درید نے نا محسوس طریقے سے اس کے زخم سے بینڈیج نکالی.... وہ اسے چھوٹے بچوں کی طرح دیکھ رہی تھی ...

" ... آپ جن تو نہیں ہے"

"آپ کو کیا لگتا ہے...؟"

..کچھ نہیں آپ کیسے جانتے جنوں کو

میرے بابا جانتے تھے... درید نے جھوٹ بولا.... وہ ہمیں کہانیاں سناتے تھے.. وہ ساتھ ساتھ اس کا زخم بھی صاف کر رہا تھا...

" .. آپ کو یاد ہے ان میں سے کوئی کہانی..؟"... مجھے بھی سنی"

وہ جو پہلے اس کے قریب نہیں آ رہی تھی اب خود ہی اپنی شرٹ کو زرا سا اوپر کر کے کھڑی تھی کہ درید آرام سے دوا لگا لے.. شاید اسے کہانی سننے کی جلدی تھی...

اوکے سناتا ہوں لیکن پہلے آپ وہاں بیٹھ جائیں..." اسے سہارا دے کے " بیڈ پہ بٹھایا...

"آپ کو کون کون سی کہانیاں آتی ہیں...؟"

...وہ زرا سا سائڈ پہ ہوئی کہ درید بھی اس کے پاس بیٹھ جائے

"میں پھر کبھی سناوں...؟"

"اب وہ اسے کیا سناتا.... "آچھا ٹھیک ہے لیکن پہلے ایک وعدہ کریں...؟

...وہ کہانی سنانے کے لیے تیار ہو گیا

" ...ٹھیک ہے... کیا کرنا ہو گا مجھے"

میری بات مانی ہو گی بس کچھ عرصے کے لیے... پھر آپ کا جو دل کرے"

" ...آپ کر لینا

ٹھیک ہے.. میں مانوں گی"... "اب آپ کہانی سنائیں.. "وہ فوراً سے مان گئی..

"...تو سنیں "

.... وہ اسے اپنی کہانی سنانے والا تھا

" ....بہت سال پہلے کی بات ہے "

"کتنے...؟"

...وہ ٹکٹکی باندھ کے اسے دیکھ رہی تھی

.. اس کے چھوٹے سے سوال پہ ڈی ڈی ہلکا سا مسکرایا

"...تب آپ نہیں ہو نگی.. مطلب بیس پچیس سال پہلے کی بات ہے"

"...اوکے اب شروع کریں"

ہاں...دو دوست تھے... فہام اور افگن"....ڈی ڈی نے کہانی سنانی" شروع کی..

...وہ مبہوت سے اسے سن رہی تھی

فہام اور افگن دنوں چچازاد ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے دوست بھی" "...تھے

ایک دن وہ دونوں آپنے امی ابو سے بنا اجازت لیے وہ دور جنگل میں نکل"
گئے... اماوس کہ رات تھی اور یہ وہ رات ہوتی ہے جب چاند نہیں نکلتا کالی
....اندھیری رات

وہ دونوں چلتے چلتے ایک گھنے جنگل کی طرف آ گے... وہ ابھی اتنے چھوٹے
تھے کہ انہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ انسان جنات کو قید کر لیتے ہیں.. وہ
"..اپنی موج مستی میں اگے بڑھتے ہی گے

پھر..؟"دانین نے اس کے کندھے پہ سر ٹکایا

....

"...سر میرے پاس آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے"

...زرنیش نے شاہد کے افس میں داخل ہوتے کہا .

" . کیا..؟؟"

...وہ جو کسی سے بات کر رہا تھا آنکھوں سے پوچھا

"...بتاتی ہوں اپ پہلے بات کر لیں"

... پھر اس کے کال بند کرنے تک بمشکل اس نے انتظار کیا

" ..ہاں اب بولو"

... موبائل سایڈ پہ رکھتے وہ اگے ہوا

سر میرا ان لوگوں سے رابطہ ہو گیا ہے.. ". اور وہ لوگ بس اپنے آپ کو"

"....بچانے کے لیے اپ کی مدد کو قبول کر رہے ہیں

...اس نے بڑے پتے کی بات بتائی تھی

آچھا... کیسے ہوا رابطہ..؟". اپنے چہرے پہ مسکراہٹ سجاتے اس نے "
... خوشی کا اظہار کیا

سر وہ چھوڑیں.. اور مزے کی بات سنیں...." وہ اپ کو اپنے مال میں سے "
ادھا حصہ دینے کو بھی تیار ہیں...." مطلب اپ کچھ نا کر کے بھی بہت ہچھ
" ... حاصل کر لیں گے اور اپ پہ کوئی پہچان بھی نہین سکے گا

... زرنیش تو بس اپنی بازی کھیل رہی تھی

یہ تو بہت ہی علی ہو گیا... مطلب اب شاہد کو مالدار ہونے سے کوئی نہیں "
"... روک سکتا
... شاطرانہ مسکراتے اس نے چیئر سے ٹیک لگالی

" ...اب دیکھتا ہوں ڈی ڈی تم کیا کر سکتے ہو"

"...جی سر... "اب اپ کے تو وارے نیارے ہونے والے ہیں"

...زرنش نے تو بس جلتی کو ہوا دینی تھی...اگ تو جود ہی بھڑک جاتی

"سر پھر آب بتائیں آپ کا رابطہ کب کرواوں...؟"

" ...کب کیا..؟ابھی اسی وقت"

...وہ تو اس سے بھی زیادہ جلدی میں تھا

اوکے سر میں ان سے بات کرنے کی کوشش کرتی ہوں اور اپ کو پھر "
بتاوں گی... "بس اپ خیال رکھیے گا کہ ان سب کی سر ڈی ڈی کو بھنک بھی
" ...ناپڑے

...تم فکر نا کرو.. ". بس تمہیں جو کہا ہے وہ ارام سے کرو اور پھر مجھے بتاو "
"

..جی سر... "وہ اٹھ کے چلی گئ"

ہمارا پلین کامیابی کے راستے پہ ہے... شاہد دل سے مسکرایا تھا

....

"... فہام وہ دیکھ ادھر آگ جل رہی"

افگن نے اشارہ کرتے اسے وہ جگہ دیکھائی...

"چلو چلتے ہیں ادھر ... "

افگن اسے کہتے خود ہی آگے چل پڑا... فہام بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا..

لیکن وہاں کوئی آگ نہیں تھی بلکہ ایک شخص حصار بنائے اس کے اندر بیٹھا عملیات کر رہا تھا...

"یار گے مت جانا.." فہام نے افگن کو پکڑا.. جو آگے کی طرف چلا ہی جا رہا تھا...

"چھوڑ نا دیکھتے ہیں... کیا کر رہا ہے.."

وہ ہاتھ چھڑواتے آگے چلا گیا... اس سے پہلے کے وہ قریب ہوتا کسی طاقت نے اسے کھینچ کے اس حصار کے اندر جکڑ لیا...

"بچاو... "

" ...افگن"

"...افگن..." باہر چھلانگ لگا"

... لیکن افگن اس حصار سے باہر آ ہی نہیں پا رہا تھا
... تیسرا آدمی جو یہ عملیات کر رہا تھا اس کا عمل بس پورا ہونے کو تھا
" .... میرا ہاتھ پکڑ افگن"

افگن نے آگے ہو کے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچ کے اندر لے آیا اسی سہارے میں وہ جود باہر کود گیا... عمل مکمل ہوا اور افگن کی جگہ فہام پھنس گیا...اس عمل کرنے والے شخص نے اسے اپنے مخصوص عمل سے اپنی قید .... میں لیا... جانے وہ کتنے دنوں سے چلہ کاٹ رہا تھا

فہام جواب اس کی غلامی میں تھا کچھ بھی اپنی مرضی سے نہیں کر پا رہا تھا... افگن وہاں سے واپس چلا گیا جانے اس نے گھر والوں کو کیا کہا لیکن فہام ایک انسان کی قید میں اب اس کے حکم کی تعمیل کرنے والا بن چکا تھا... وہ ایک آگ سے بنی مخلوق ایک مٹی سے بنی مخلوق کی تابع ہو گئ...

اس پیر کے پاس بہت دور دور سے لوگ اتے تھے منتیں مانگتے... حتہ کے عملیات کرواتے... اور فہام جو اس کی قید میں تھا اس کا حکم مانتے سارے کام نبٹاتا ان کی معلومات اس پیر کو فراہم کرتا... پندرہ سال اس نے اس پیر کی خدمت کی تھی..

"موکل...؟"

وہ اسے بلا رہا تھا... اس کے پاس ایک لڑکی بیٹھی تھی.. شاید اسی کا کام تھا

فہام اس کے پاس ایا... اس نے اسے اسی جنگل میں جانے کا کہا جس میں وہ پہلے گیا تھا...

....

جنگل میں جلتے جلتے وہ بہت دور نکل ایا تھا... شاید جس جگہ وہ کھڑا تھا وہ جنگل کا درمیان تھا...

"پتا نہیں کون سی جگہ ہے...؟"

بڑابڑاتے وہ آگے مڑا... جب اسے لگا اس کے پیچھے کچھ ہے.. ٹھٹھک کے روک گیا...

دانیش جو بہت خوبصورت اور مردانہ وجاہت کا حامل ایک 29 سال کا نوجوان تھا... لڑکیاں اس سے بات کرنے کے لیے مرتی تھیں گہری کالی

انکھیں ہلکی بڑھی داڑھی جو اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی تھی.....اس
... جنگل میں اپنے دوست کے کام سے آیا تھا

اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو دو بہت بڑے ڈنڈے تھے...اس نی نگاہ اوپر کی
طرف اٹھائ.. لیکن وہ تھے کے ختم ہی نہیں ہو رہے تھے.. جنگل میں اتنے
بڑے درخت... وہ حیران ہوا.... باقی درختوں سے بھی وہ کی گنا اونچے
تھے...اس کی نظریں جب ان کا سرا ناپ سکیں تو واپس زمین پہ آئیں..
....اب اس کے ہوش اڑے تھے.... وہ پیچھے ہٹا

..ایک قدم

...دو قدم

اس نے دوبارہ غور سے دیکھا کے آیا جو اسے نظر آرہا ہے وہی ہے یا کچھ اور
... لیکن وہ کسی کی ٹانگیں تھی یعنی وہ دو ڈنڈے نہیں دو ٹانگیں جن کے
.... پاوں مڑے ہوے تھے اور پاوں کے ناخن اتنے لمبے

وہ ڈر کے بھاگا.. تیزی سے بھاگتے وہ درختوں کی کئ شاخوں سے الجھا تھا...
لیکن وہ ڈنڈے اپنی جگہ سے ہلے تک نہیں تھے.. بلکہ ایک ہاتھ جو تیزی
...سے اس کی طرف بڑھ رہا تھا

وہ تیزی سے بھاگ رہا تھا بھاگتے بھاگتے اسے سامنے سڑک نظر آئ....اس کے جوتے کہیں دور رہ گے تھے پاوں کانٹوں سے چھِل چکے تھے... سڑک پہ آتے اسے ایک ٹرک جاتا دیکھائے دیا وہ ہاتھ مسلسل اس کی طرف بڑھ رہا
.... تھا

جلدی سے ٹرک پہ سوار ہوا لیکن وہ ہاتھ اس کے بالوں کو نوچتے اسے گنجا کر کے اپنا کام تمام کر چکا تھا....اس کے سر پہ ایک بھی بال نہیں بچا تھا... لیکن ٹرک پہ سوار ہونے کے باعث وہ ہاتھ پیچھے چلا گیا تھا.....جنات لوہے سے ڈرتے ہیں شاید اسی وجہ سے ٹرک پہ سوار ہونے کے بود وہ اسے. کوئ
... نقصان نہیں پہنچا سکا

دو گھنٹے بعد دانش اسی ٹرک پہ لوگوں کو بے ہوش ملا تو لوگوں نے اسے واپس اپنے گھر پہنچایا... اس کے بال دوبارہ کبھی واپس نہیں آنے والے تھے

اب.....

پھر بھی یہ سلسلہ رکا نہیں تھا... اس جنگل سے واپس آنے کے بعد وہ بہت کمزور ہو گیا تھا... اکیلا بیٹھ کے باتیں کرتا رہتا... وہ جو بھی کوئی تھا اسے ہمشہ نقصان ہی پہنچاتا... رات کو سونے کے لیے لیٹتا تو چارپائی کو ہوا میں اڑ آتے اسے نیچے گرا دیتا... جانے اس کے ساتھ کیا دشمنی تھی اس جن کی جو اسے نقصان پہنچا رہا تھا ....

......!.............!......!.....!...

سردیوں کی وہ ٹھٹھرتی راتیں جو لوگوں کو لحاف میں دبکے رہنے پہ مجبور کر دیتی ہیں اس سرد اور ہڈیوں کو منجمد کر دینے والی رات میں وہ بنا کچھ محسوس کیے گھر سے نکلا تھا...

پندرھویں کے چاند کی روشنی میں وہ کسی بھی دیکھنے والے کو باآسانی نظر آ جاتا... لیکن اتنی سرد رات میں اسے دیکھتا کون...؟؟؟؟
تنہا چلتے چلتے وہ گھر سے بہت دور نکل آیا تھا.. ایسا معلوم ہوتا کہ وہ کسی خواب کے زیر اثر ہے... اس کے پیچھے کوئی اور بھی تھا.... جیسے وہ اسے ہانک رہا ہو... بنا گردن موڑے دانش چلتا ہی جا رہا تھا.... پھر ایک سمت مڑا.... یہ وہ راستہ تھا جو جنگل کی طرف جاتا تھا
چلتے چلتے عین اسی جگہ پہ پہنچا جہاں آج سے کچھ عرصہ پہلے اس پیر نے ایک حصار بنایا تھا... اسی جگہ پہ جا کے دانش رکا اور پھر بیٹھ گیا.... اس کے ساتھ دوسرا سایہ بھی بیٹھا...

"تم میرے دوست بن جاؤ...؟"

یہ وہ واحد جگہ تھی جہاں فہام آپنی مرضی سے کچھ کر سکتا تھا...اس دن جنگل میں عین اسی جگہ پہ وہ دانش پہ حملہ آور ہوا تھا....

"کیا تم میرے سوست نہی بنو گے...؟"

فہام نے اس کی خاموشی پہ ایک دفعہ پھر پوچھا...

"بنوں گا...."

وہ بس اتنا کہ کے خاموشی سے اسے دیکھنے لگا...

"اب تم میرے دوست ہو..."

فہام نے ہاتھ بڑھا کے اس کے ہاتھ کو تھا...

اب میں تمہیں تنگ نہیں کروں گا..."بلکہ تمہاری ساری باتیں مانوں"

"...گا

....وہ اسے عتماد میں لے رہا تھا

تمہارا نام کیا ہے؟؟"

..اب دانش نے اس سے پوچھا

میرا نام فہام ہے"اور اب میں تمہارا دوست ہوں..اور دوست مشکل"

" ...میں کام آتے ہیں

.. فہام کو زیادہ خوشی تھی اس کا دوست بن جانے کی

میں اس لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہتا لیکن وہ میرے پیچھے کیوں پڑی"

"ہے...؟

...دانش نے اپنی پریشانی اس سے شیر کی

"وہ اب تمہارے قریب نہیں آ سکے گی بلکہ اب تمہارے قریب کوئی بھی نہیں آ سکے گا.."
...اسے تسلی دیتے وہ مسکرایا

"... چلو تمہیں میں اپنی دنیاں دیکھاتا ہوں"
... فہام نے اس کا ہاتھ پکڑا

"....نہیں...ابھی مجھے گھر جانا ہے دیکھو"
دانش نے چاند کی طرف دیکھا اس کی خوبصورتی اس چاند کی طرح چمک رہی تھی....

.... تم بہت پیارے ہو... "فہام نے چاند کو دیکھ کے پھر اس کو دیکھا"

... لیکن خوبصورت ہونا بہت نقصان دہ ہوتا ہے.. "دانش بولا"

کیوں..؟"خوبصورت لوگوں کو تو سب پسند کرتے ہیں دیکھو تم مجھے اچھے لگتے ہو تو میں تمہیں دوست بنالیا... سب تمہارے دوست بنا چاہتے ہوں گے.... "فہام چھوٹا تھا اور وہ دانش اس کی بات پہ ہنسا

نہیں یار... خوبصورت ہونا کسی عذاب سے کم نہیں ہے... مجھے لوگوں کی" نظروم سے الجھن ہوتی ہے... ان کے رویے سے... جب لڑکیاں میرے "... قریب آنے کی کوشش کرتی ہیں مجھے لگتا ہے میرا دم گھٹ جاے گا

... وہ پہلی دفہ اپنے دل کا حال کسی کو بتا رہا تھا

جب میں چھوٹا تھا تب مجھے نظر لگ جایا کرتی تھی... میری بہن اور اماں"
"... مجھے گھر سے باہر نکلنے سے منع کرتیں... میں روز بیمار ہو جاتا

تم بہت اچھے ہو... "دانش اب تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا... تم میرے"
"... دوست ہو... وہ اسے پیار کر رہا تھا
... چلو گھر چلتے ہیں خود کو سنبھالتے دانش نے اسے دیکھا

"... چلو... ہم چلتے ہیں"
پھر وہ اگلے ہی لمحے گھر اپنے لحاف میں تھا... دروازے کے پاس کھڑے
فہام کو دیکھ کے مسکرایا.... پھر آنکھیں موند لیں.... اب اسے سکون سے
.... سونا تھا... وہ اس کا دوست بن گیا تھا
......!........!.......!.....!.......!.........!......!

"..دانین"

...پر وہ شاید اس کے کندھے سے لگی لگی سو گی تھی

"سو گئی ہیں کیا..؟"

جواب نا ملنے پہ اس نے زرا سا آگے ہو کے اسے دیکھا...جو تمام معصومیت سمیٹے سو رہی تھی اسے سہی کر کے لٹایا پھر کمفرٹر اوڑھا کے ڈریسنگ روم میں ...آیا

اسے زولجان (ماں) سے بھی ملنے جانا تھا لیکن اس سے پہلے لاہور جانا بہت ...ضروری تھا کیس کے سلسلے میں..کتنے دنوں کے کام پینڈ ینگ پڑے تھے

کپڑے نکالتے وہ واش روم چلا گیا...دس منٹ بعد باہر ایا تو دانین کچھ بڑ بڑا ...رہی تھی

"...کچھ چاہیے"

اس کے قریب ہوتے اس کے بال پیچھے کیے جو اسے ڈیسٹرب کر رہے تھے...

آپ کو میں اچھی نہیں لگتی نا... آپ پیار نہیں کرتے... آپ نے مارا" دانین کو.... میرے سر میں درد ہو رہا ہے... "

وہ واقع بہت ہرٹ ہوئی تھی...

" دیکھیں مجھے بخار ہو گیا ہے... "

پھر اپنا بازو ہلا کے آگے کیا...

دیکھیں... "پتا نہیں وہ جاگ رہی تھی یا سو رہی تھی"

درید نے اس کا بازو چیک کیا جو بلکل نارمل ٹمپریچر پہ تھا...

ہے نا بخار..؟؟"ڈی ڈی کے بازو چیک کرنے پہ پوچھا"...

"نہیں تو... "درید نے ساتھ اس کا ماتھا بھی چھوا... لیکن اسے بخار نہیں تھا....

"بخار تھا مجھے آپ کو کیوں نہیں لگ رہا... ؟"اب کی بار اس نے اپنی انکھیں کھولیں.. مطلب وہ جاگ رہی تھی... "دانین بخار نہیں ہے اپ کو ... "

"آپ کہیں جا رہے ہیں.. ؟"اس کی بات کو اگنور کرتے اگلا سوال کیا...

"ہاں مجھے کام ہے کچھ میں واپس آجاؤں گا... "اسے کا ہتھ تھامتے ہونٹوں سے لگایا....

"میری کہانی...ادھی چھوڑ دی" شکواہ کیا حلانکہ وہ خود سو گئی تھی..

واپس آ کے سناؤں گا ابھی مجھے کام سے جانا ہے" اسے سمجھاتے کہا.. اس کا"
...ہاتھ ابھی تک درید کے ہاتھ میں تھا

" ...اچھا جائیں"
....اپنا ہاتھ پیچھے کھینچتے اسے جانے کی اجازت دی

پھر اس نے آئینے کے سامنے اتے بال برش کیے پرفیوم سپرے کرتے ایک
.. نظر دانین کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

"وہ تیار ہو کے اس کے پاس ایا.. اور ماتے پہ بوسہ دیا... "اپنا خیال رکھنا"

"...مجھے اکیلے ڈر لگے گا"

...اس سے پہلے کہ وہ قدم باہر نکالتا دانین نے اسے پھر روکا

کیوں...؟؟"ڈر کیوں لگے گا...؟"رک کے اسے دیکھا جو کمفرٹر سینے"
...تک دونوں ہاتھوں سے تھامے اسے دیکھ رہی تھی

اکیلے لگے گانا اور زولجان پتا نہیں کہاں چلی گئیں ہیں..."وہ شاید اکیلا نہیں"
...رہنا چاہ رہی تھی

اچھا میں عاصم کو کال کرتا ہوں اگر وہ فری ہوا تو آجاے گا..."کچھ سوچتے"
...اسے دیکھا

ہاں ٹھیک ہے...اسے کہنا کہ تمہاری بہن بہت بیمار ہے وہ جلدی آجاے"
"...گا
آنکھیں بند کرتے اس نے اپنا سر تکیے پہ گرایا

..اچھا...."وہ مسکرایا موبایل نکال کے پھر عاصم کو کال کی"

" ...اسلام علیکم..!"عاصم میں درید بات کر رہا ہوں"

"واعلیکم السلام"!جی بھائی کیسے ہیں..؟"

عاصم جو ماما کے ساتھ ہانڈی بنوانے میں ہیلپ کروا رہا تھا جواب دیتے حال پوچھا...

میں ٹھیک ہوں...اگر بزی نہیں ہو تو ادھر آجاو دانین اکیلی ہے...مجھے کام سے جانا ہے...."

ایک ہی دفعہ میں بات مکمل کی...

" ...جی بھائی..میں آجاتا ہوں"

" ... چلو ٹھیک ہے میں ویٹ کر رہا ہوں جلدی آجاو"

... سنیں... "اس سے پہلے کے فون بند ہوتا دانین نے اسے اوآز دی"
.. ہوں؟".. سر ہلاتے اس کی طرف دیکھا

" ..اس اے کہیں جتنے بھی لوگ فری ہیں سب آجائیں"

"....دانین سے بات کر لو"
ڈی ڈی نے فون ہی دانین کو دے دیا... پھر اس نے ان سب کو بھی ساتھ لانے کا کہا
وہ تین لوگ آرہے تھے زولقرنین عاصم اور قاسم.. حازق سمع اور طلحہ بزی تھے...

!........!....!........!...!.........!.............!..

ان تینوں کے آتے ہی ڈی ڈی چلا گیا تھا...اب وہ چاروں اس کے کمرے

...میں موجود باتیں کر رہے تھے

...ویسے دانی تم ہو بڑی لکی..."قاسم جانے کیا سوچ رہا تھا"

...کیسے.."سب نے اس کی طرف دیکھا"

دیکھو نا تم اب اس قابل کہاں تھی کہ اتنا بڑا گھر اور وہ بھی خالی خولی مل گیا"

مطلب نا کسی کی ڈانٹ نا کاموں کا جھنجھٹ بس آرام یا میاں کے ساتھ

"انجوائے

اپنے چشمے کو سہی کرتے اس نے بڑے پتے کی بات کی

اچھا"...لیکن یہاں اکیلی میں کیسے رہ سکوں گی..؟سارا دن بھاں بھاں"

کرتے اس خالی گھر میں..میں تو تھیف..مطلب اپنے ان کے ساتھ لاہور

چلے جانا..جب بزی ہونگے تو مجھے چاچو کے گھر چھوڑ دیں گے ورنہ میں ان

"کے ساتھ ان کے اُفس

..وہ پوری پلیننگ کر کے بیٹھی تھی

اہاں کہہ تو ایسے رہی ہو جیسے درید بھائی تمہاری بات مان لیں گے "عاصم" نے اس کا مزاق بنایا

ہاں تو مانیں گے نا.. نہیں تو تم لوگوں کے پاس آجاوں گی دھمکیاں دے" .کے.. "وہ تینوں آس پاس اس کے ساتھ بیڈ پہ بیٹھے تھے

ویسے دانین ماما نے تمہاری تربیت ایسی تو نہیں کی تھی؟"عاصم نے مایوس " سی شکل بنائی

...مطلب؟.اس سے درد کے وجہ سے ہلا بھی نہیں جارہا تھا"

مطلب یہ کے بھائی گھر آئے ہیں کوئی چائے پانی کا انتظام ہی نہیں "
ہے... کیا تمہارے ہاں یہ سب رواج نہیں ہے کیا...؟
عاصم نے شکوے کے ساتھ طنز بھی کیا

ہی ہی ہی پہلی بات تم لوگ مہمان نہیں ہو" وہ شروع ہوئی"
اور دوری قاسم نے دانت پیستے اسے دیکھا

دوسری بات اللہ نے تم لوگوں کو بھی ہاتھ پاؤں دیے ہیں ان کو چلاؤ اور جو "
" دل کرے بہن گھر میں پکاؤ کھاؤ اور اسے بھی کھلاؤ

"اور تیسری بھی سنا دو"

تیسری سب سے اہم بات یہ ہے کہ تم لوگوں کی بہن کو چوٹ لگی ہے جس" کی وجہ سے وہ تم لوگوں کی خدمت نہیں کر پا رہی "آخری بات پہ منہ بسورا

"کہاں لگی چوٹ ؟"

...تینو نے اسے سر سے پاوں تک گھورا

... کمر پہ ہے "ان تینو کے دیکھنے کے انداز کو گھورا"

کیسے لگی ؟"

..انہوں نے مارا ہے "شرما کے بتایا"

... کنھوں نے ؟آنکھوں مین حیرا نگیبتھی ان تینوں کے "

" آپ لوگوں کے بھائی نے اور کس نے"

کیا دماغ خراب ہے تم لوگوں کا..؟"کیا کیا کیا ہے اس نے "

...؟....زولکقرنین کو تو کچھ زیادہ ہی غصہ اگیا تھا

... یہ دیکھو اتنا خون لگا ہوا ہے "پھر منہ بسوعتے سائڈ پہ لگا خون دیکھایا"

یار چلو تم ہمارے ساتھ "وہ فورا اٹھا"

بھائی اب انہوں نے سوری کرلیا ہے جام بوجھ کے نہیں مارا تھا میری غلطی "
" تھی

تو غلطی تھی اس کا مطلب اب ماریں گے ؟".. آج ہی بابا کو بتاتا ہوں جانے "
... کس پاگل
بس کردیں بھائی... آپ کو کوئی ضرورت نہیں ہے کسی سے کچھ کہنے کی "
میں ٹھیک ہوں اب "اگر بابا کو بتا دیتے تو بابا اسے یہاں لے جاتے اور وہ جانا
نہیں چاہتی تھی
یہ ٹھیک نہیں ہے یار تم سمجھو بات کو "زولقرنین ابھی بھی تذبذب کا شکار "
.. تھا

غلطی ہو گئی جو آپ لوگوں کو بتا دیا" ائندہ کوئی بات نہیں بتاؤں گی"""
... ناراضگی سے ان کو دیکھتے کہا

"..اچھا چلو اب کچھ کھانا وانا ہو جاے"
ان سب کے گھورنے کو نظر انداز کر کے دانین نے کہا

..بناے گا کون...؟؟""عاصم نے دونوں کی طرف دیکھا"

"...اف کورس ہمارا پیارا قاسم جس کے ہاتھ میں ماما والا ٹیسٹ ہے"
ذولقرنین نے قاسم کے کندھے پہ جھانپڑ لگاتے کہا

" ...میں اکیلے نہیں بنا رہا... تم لوگ بھی آو ساتھ"

چل نا یار جا کے بنا توں ہماری پیاری سی بہن نہیں ہے..."دانین کے بعد"
اب قاسم معصوم ماما کے ہاتھ لگا ہوا تھا جوان کے سارے کام کرتا جو پہلے
...دانین کرتی تھی

" ...کم سے کم یہاں تو سکون لینے دو"
...وہ ڈھیٹوں کی طرح ہلا ہی نہیں

"...دیکھ لو پھر...بہن کو آپنے ہاتھ کا زائقہ نہیں چکھاو گے"
دانین بھی عاصم اور زولقرنین کے ساتھ ملی...پھر ان سب کی اتنی منتیں
...کرنے کے بعد وہ مان ہی گیا

" ...میں جاتا ہوں لیکن یاد رکھنا سرو تم لوگوں نے مل کے کرنا ہے"

ہاں ہاں.. بس تم پاستا بنا کے باؤلز میں نکال دینا ہم خود ہی آٹھا لیں گے..."""
عاصم نے اسے بھگانے والے انداز میں کہا

ہونہہ.."وہ منہ بناتا کچن میں ایا.. لیکن یہاں کیا... کچن میں تو کچھ بھی"
... نہیں تھا... کھانے پینے کی چیزیں تو چھوڑو کوئی برتن بھی نہیں تھا
یہ لو.. اب جان چھوٹی.."وہ واپس مڑا "

دانین ایک بات تو بتاو...؟"تم لوگ آخر کھاتے کہاں سے ہو....؟"""
... آ کے بونگا سوال کیا

منہ سے کیوں کوئی اور بھی جگہ ہے کھانے کی..."اس کے فضول سوال پہ"
... دانین نے اسے گھورا

... نہیں میرا مطلب ہے کچن میں تو کچھ بھی نہیں ہے نا کھانے کو نا بنانے کو"

"

کیا مطلب....؟ کچھ نہیں ہے... "فریج میں رکھا ہوا ہے سب سبزیاں

"... بھی ہیں

" ... کچھ بھی نہیں ہے سچ میں یقین نہیں ہے تو خود آ کے دیکھو لو"

چلو... "وہ بمشکل اٹھ کے اس کے ساتھ کچن تک ائی تھی جہاں سب کچھ "

... تھا

ویسے اچھا بہانا تھا... "شرم کر لو میں اتنی مشکل سے اٹھ کے یہاں ائیَ"

" .. ہوں

اسے ایک لگاتے کام پہ لگایا... جبکہ قاسم حیران کھڑا تھا ابھی تو وہ آیا تھا کچھ بھی نہیں تھا اب کہاں سے... پھر سر جھٹکتے کام پہ لگ گیا... ادھے گھنٹے میں ... پاستا بنا کے اس نے سب کو سرو کیا

.. یار جاؤ اور لے کے آؤ.. "عاصم کا پیٹ کچھ زیادہ ہی بڑا تھا شاید"

" ... خود چلے جاؤ"

" ... نہیں میں چل نہیں سکتا پلیز لے آؤ"

جان بوجھ کے سستی کا ناٹک کرتے اس نے قاسم کو ہی واپس بیجھا... اب کی ... بار باقی سب کچھ تو تھا لیکن پاستا نہیں تھا

مجھے لگتا ہے یہاں کچھ گڑ بڑ ہے... یہاں کچھ... وہ ڈر کے پیچھے ہوا سامنے کیبن کے مرر پہ خون کے قطرے جمے تھے

...وہ پیچھے قدم لیتے اندر جانے کی بجاے لیونگ روم عبور کرتے باہر نکل گیا

...لیکن پھر کچھ دیر بعد لیونگ روم میں قاسم دوبارہ داخل ہوا

...کچن میں گیا پاستا باؤل میں ڈالا اور واپس کمرے میں آیا

یار حازق بھای کا فون آیا تھا ماما کی طبیعت تھوڑی خراب گھر چلتے ہیں.. "

..." باؤل سامنے رکھتے اس نے عاصم اور زولقرنین کو دیکھا

کیا مطلب...؟؟زولقرنین فوراً سے کھڑا ہوا"

آرام سے زیادہ نہیں خراب تم لوگ چلے جاو میں ادھر رک جاتا ہوں"

" ..دانین کے پاس

نہیں میں بھی چلوں گی.."وہ بھی ساتھ جانے کے لیے مچلی"

تم کیسے جاسکتی.. "درید بھائی سے پوچھا بھی نہیں ہے اور پھر تمہیں چوٹ " بھی لگی وہاں ماما بابا پوچھیں گے تو پھر کیا کہو گی... " قاسم نے اسے روکا

اچھا ٹھیک ہے ہم لوگ چلتے ہیں تم اپنا خیال رکھنا... " پھر وہ دانین سے " ملتے جلدے سے وہاں سے چلے گئے تھے

.....!........!............!........!......

" یار یہ تو تمہارا گھر نہیں ہے ؟؟"
شاہد رابیل کے ساتھ اس کے گھر مین داخل ہوا تھا

جی سر.. ملاقات کے لیے ان کو یہاں ہی بلایا ہے "لیونگ روم میں داخل " ہوتے زرنیش نے کہا

ہمم تمہارا گھر و یاے ہے بہت پیارا" چاروں طرف دیکھتے اس کے گھر کی "
" ... تعریف کی

تھینکس سر... اپ بیٹھیں میں اپ کے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں.. "وہ"
وہاں سے چلی گئ

اس کے جانے کے بعد فورا سے سامنے لگی ایل ای ڈی روشن ہوی تھی جہان
ایک بندا نظر آرہا تھا... اس بندے بلیک ہیٹ اور بلیک کوٹ پہنا تھا...
اندھیرے میں کھڑے ہونے کی وجہ سے اس کا چہرا بلکل بھی نظر نہیں آرہا
... تھا

"..س "سلام شاہد صاحب... !"خوش آمدید ٹو آور گینگ
...اس سکرین میں نظر آنے والے شخص نے شاہد کو اپنی ٹیم میں ویلکم کیا

واعلیکم السلام..."شاہد نے حیرانی سے اسے دیکھا...ان کی تو آمنے سامنے "
...میٹینگ ہونے والی تھی ناتواب

امید کرتے ہیں کے آپ ٹھیک ہونگے... حیران ہونا چھوڑیں اور بس یہ "
سوچیں کے سارا سامان اس ملک سے باہر کیسے جاے گا...؟"واحد اپ ہی
...ہیں جو ہماری مدد کر سکتے ہیں..."اس نے اپنا مقصد بیان کیا

...وہ تو ٹھیک ہے لیکن مجھے بھی تو اس سامان کی ڈیٹیلز معلوم ہونی چاہیے نا"
"

اس کے قریب ہی کہیں بلوٹوتھ لگا تھا جو اس کی اواز کو سامنے والے شخص
..تک پہنچا رہا تھا

رابیل ٹرالی لے کے آئ جس میں کافی کچھ رکھا تھا.. سر یہ اُپ کے لیے..
پھر سکرین کی طرف دیکھ کے سر ہلا یا

"..ٹھیک ہے باقی سب چیزوں کی ڈیٹیل تمہیں رابیل بتادے گی"
اپنی ہیٹ کو سیدھا کرتے بوس نے کہا...اس کی کلائ میں سرخ رنگ کی
.. ڈوری بندھی تھی جو شاہد نہیں دیکھ سکا تھا

" ...ٹھیک ہے اب کام کے بعد ہی ملاقات ہو گی"

بائے بائے.. "آخر میں ہاتھ ہلاتے وہ غایب ہوا"

یہ لیں سر... "چائے اور بسکٹ اس کے سامنے رکھتے سامنے والے صوفہ "
پہ بر جمان ہوئ

تم نے مجھے بتایا نہیں تھا کہ میٹینگ ایسے ہو گی.. ".اگر ایسا ہی کرنا تھا تو میں "
"...وہیں لے لیتا

....چاے اٹھاتے شاہد نے اسے دیکھا

جی بلکل سر لیکن وہاں میں وہ سب آپ کو نہیں دیکھا سکتی تھی جو میں آپ "
"..کو یہاں دیکھا سکتی ہوں

... ایک ادا سے چلتی وہ اس کے قریب آئ... شاہد اس کے انداز پہ بوکھلا یا

" ... سر گھبرائیں نہیں میرے ساتھ آئیں "

پھر اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ لیتے اس کا بازو تھام کے اسے کھڑا کیا....
پھر اسے اپنے ساتھ لیے وہ بیسمنٹ میں آئ.. دروازہ کھلتے ہی جو منظر شاہد نے دیکھا تھا اس کے ہوش اُڑا دینے کے لیے کافی تھا

سامنے ہی کم سے کم دس لوگ چئر یز جو کہ بجلی سے کنیکٹیٹ تھین ان پہ بیٹھے تھے اوران کے سروں پہ آدھی کٹی ہوی فٹبال نما مشینیں لگی تھیں..

سب کے سب بالوں سے بنا سر والے تھے

...یہ کیا" اس نے حیرانگی سے زرنیش کو دیکھا"

یہ ہی تو ہے وہ جو آپ کو یہاں ہی دیکھا سکتی تھی" مسکراتے ہوئے آگے "....بڑھی

یہ شہر بھر کے سب سے جینئیس اور ٹیلینٹڈ لوگ.. جن مین ڈاکٹرز" انجینئرز بزنس مینزاور ٹاپرز سٹوڈینڈٹس شامل ہیں.."اگے ہو کے مشینری اون کرتے اس نے شاہد کو بتایا

لیکن ان کا کرنا کیا ہے" وہ ان لوگوں کا تڑپنا دیکھ رہا تھا...ان کے سروں پہ" لگی نالیوں سے ان کا خون نکلتے سائڈ پہ بنی بوٹلز میں جا رہا تھا اور ان بوٹلز پہ ان چئیرز کے مطابق نمبرینگ دی ہوئ تھی

ان سے ہم لوگ کچھ کیمیکلز تیار کریں گے.. اور وہ کیمیکلز ہمارے باس کو اس "

" دنیاں کا سب سے زہین اور طاقتور انسان بنا دیں گے

... وہ چلتے ہوے اس کے قریب آئ

لیکن بملک سے باہر کیا لے کے جانا ہے جب آپ لوگوں کا کام یہاں ہی "

ہو جائے گا تو " اسے اس کھیل کی سمجھ نہیں آرہی تھی

باقی جو لوگ زندا رہ جائیں گے ان کو دوسرے ممالک بھیجنا ہے ساتھ میں "

اس دولت کو بھی... ان لوگوں کو وہاں پہ ایک اور گینگ کو سیل کر دیا جاے

گا ان کے زریعے وہ اپنے کالے دھندے کریں گے.. جیسے کے ہیروئین کی

.... اسمگلینگ یا خود کش حملے " تفصیل بتاتے وہ بہت بڑی غلطی کر چکی تھی

کوسوں دور بیٹھے وہ سب ڈی ڈی نے بھی سنا تھا

پلین بی از ڈن " شاہد نے مسکراتے اپنے کان کو ہلکا سا ٹچ کرتے ائیر پیس کو "

بند کیا

.........!.......!......! .. ..!.......!.....

اس کے فون کی بیل کب سے بج رہی تھی اور دانین صاحبہ سو رہی تھیں...
قاسم جانے کہاں تھا.. جب سے زولقرنین اور عاصم گے تھے وہ سو رہی
تھی... ابھی موبایل اٹھا کے دیکھا تو تھیف کا نام بلنک ہو رہا تھا ...

"جی... کال پک کرتے سر تکتے پہ گرایا..."

"سب ٹھیک ہے وہ شاید کسی کام میں بزی تھا" مصروف سے انداز میں
پوچھا...

"جی باقی سب تو ٹھیک ہے لیکن میں نہیں ٹھیک..." بال پیچھے کرتے گال
کے نیچے ہتھیلی ٹکاتے کہا...

"... ٹھیک ہو جائیں گی آپ بھی... "وہ جانتا تھا ڈرامہ کر رہی ہے

"واپس کب آ رہے ہیں.. "کوئی اثر نا ہونے پہ منہ بسورے کہا

"آج اگر نا آسکوں تو.. "وہ روکا

"کیوں نہیں آنا... جلدی واپس آئیں.. میں اکیلی ہوں.. سب چلے گے ہیں گھر.. "وہ اٹھ کے سیدھی ہوی...

"یہ کیا طریقہ ہے.. پہلے آنے کہا تھا کے آ جائیں گے اور اب... "وہ باقائدہ لڑنا شروع ہو چکی تھی

اچھا اچھا دیکھتا ہوں.. لیکن کام ہیں یار بہت سارے کیا کروں نہیں آ سکتا "
...نا..."اس نے ایک دفع پھر اسے قائل کرنے کی کوشش کی

دیکھیں مسٹر ڈی ڈی... آپ بس واپس آ رہے ہیں.. اور اگر نا آئے نا "
" ...تو

...تو...."وہ لیپ ٹاپ بند کرتے سیدھا ہوا "

تو میں آ جاوں گی.. "آپنی طرف سے بڑی دھکی دیتے انگلی آٹھا کے "
...وارنیگ دی حالانکہ وہ اسے دیکھ نہیں رہا تھا

" ...اچھا ٹھیک ہے میری "

" یہاں... کچھ نہیں لگتی میں آپ کی... آپ بس جلدی واپس آئیں گھر

مجھے ڈر لگتا ہے اکیلے بس آئیں.. "

" اچھا اچھا... نکل رہا ہوں... گھنٹے تک پہنچوں گا..." وہ کام نبٹا کے ہی آنا

چاہتا تھا..

" ٹھیک ہے لیکن آپ آج ہی آئیں گے ویسے بھی اب رات ہونے کو

ہے... قاسم بھی واپس چلا جائے گا... "

" ٹھیک ہے... اپنا خیال رکھنا..." اور کچھ کھا پی لینا...

" نہیں آپ آئیں گے تو ہی... مل کے کھانا کھائیں گے... "

" .. ٹھیک ہے... کہہ کے س نے فون بند کر دیا "

فون بند ہونے کے بعد وہ واپس اوندھی ہو کے لیٹ گئ... آنکھیں بند کیں چند ہی لمحے گزرے تھے جب اسے لگا اس کے پیچھے کوئی ہے.... لیکن اس کی ہمت نہیں ہوی کہ مڑ کے دیکھے... وہیں آنکھیں زور سے بند کر کے لیٹی رہی... کچھ لمحے گزرنے کے بعد اس نے آنکھیں کھول کے زرا سا سامنے دیکھا تو سامنے والے صوفے پہ قاسم بیٹھا اسے گھور رہا تھا...

اوووہ... تم ہو.. میں تو ڈر ہی گی تھی مجھے لگا کوئی جن بھوت آ گیا... "اس" کی جان میں جان آئ اسے دیکھ کے...

قاسم اسے کچھ کہنے کی بجاے مسلسل اسے گھورے جا رہا تھا...

" قاسم.. کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے... "

اووے.. ڈراو نہیں مجھے ماروں گی... وہ آپنی جگہ سے اٹھی اور اس کے پاس آنے لگی... اس سے پہلے کے وہ اس کے پاس آتی... قاسم کی انکھوں

نے ہلکی سی جنبش کی تھی اور دانین ہوا میں اُڑتی ہوئی واپس بیڈ پہ گری تھی...

ق... قاس.... دانین کا سانس حلق میں اٹکا.. اس کے زخم سے ایک دفعہ پھر سے خون نکلنے لگا تھا...

قاسم اٹھ کے اس کے پاس آیا...

دانین جو بیڈ پہ چت لیٹی تھی ہل بھی نہیں پا رہی تھی

" ....ماما "

"... قاسم پلیز مجھ سے دور رہو "

وہ چیخ رہی تھی.. لیکن اس کے پاس کوئی نہیں تھا جو اس کی مدد کرتا... وہ ایک جگہ پہ چپک گی ہو جیسے آپنا

ہاتھ تک وہ نہیں ہلا پا رہی تھی

"... تمہاری خوشیوں کا قاتل ایک دفع پھر افگن بنے گا فہام "
دانین جو ہل بھی نہیں پا رہی تھی ایک دم سے اُچھلی اتنا اونچا کے اوپر لٹکے فانوس سے ٹکرائ تھی فانوس کے کانچ ٹوٹ کے اس کی ٹانگوں اور پاوں پہ چبے تھے واپس اتنی ہی قوت سے وہ بیڈ پہ آ گری... اس کی ٹانگیں جیسے کسی نے کاٹ دی ہوں درد کی شدت سے اس کی سانسیں اکھڑنے لگیں.. .

اس کا دماغ شل ہو گیا تھا لیکن وہ ابھی بھی سب محسوس کر رہی تھی وہ دیکھ بھی رہی تھی اور قاسم ہنس رہا تھا... ایک دفہ پھر اس کا جسم ہوا میں اچھلا تھا اور واپس اسی قوت سے بیڈ پہ پٹخا گیا.... اکی بار اس کی ریڑھ کی ہڈی بیڈ کروان سے لگی تھی اور وہ حوش و خرد سے بیگانہ ہوتی ادھی زمین پہ لڑکھ گئ

!......!.......

....!....!....!...!

اب کی بار اس کی ریڑھ کی ہڈی بیڈ کروان سے لگی تھی اور وہ حوش و خرد سے بیگانہ ہوتی ادھی زمین پہ لڑکھ گئی

افگن نے یہاں پہ ہی بس نہیں کی تھی بلکے اسے آنکھوں کے اشارے سے گھسیٹتے دروازے تک لا یا تھا... پھر دروازا کھلا اور اس کا بے جان جسم راہ داری میں رینگنے لگا...

دانین "اس سے پہلے کے وہ نیچے گرتی ڈی ڈی بھاگتے ہوے وہاں پہنچا... "

کیا حال ہو گیا تھا دانین کا ...

لمحے کے ہزارویں حصے میں افگن وہاں سے رفو چکر ہوا

"دانین.. "اُٹھیں"

اس نے ہاتھ سے اس کے گال کو تھپتھپاتے چیک کیا وہ ہوش میں نہیں تھی... ہوتی بھی کیسے ہڈیاں تک اس کی چرمرا گئی تھیں ..

ڈرید نے اسے اٹھا کے اندر بیڈ پہ ڈالا... اس کی آنکھیں سرخ انگارا ہو رہی تھیں غصے سے... اگر دانین ٹھیک ہوتی تو اب تک وہ افگن کو سبق سیکھا چکا ہوتا..

کمرے کی حالت بھی ابتر تھی ہر چیز بکھری پڑی تھی فانوس کے کانچ فرش اور بیڈ دونوں پہ پڑے ہوے تھے..

درید نے فانوس کو دیکھا... جو پہلے دانین کو لگنے کی وجہ سے ٹوٹ چکا تھا اب اپنی پرانی حالت میں آیا..

کمراہ دوباراہ ٹھیک کیا

پھر اس نے اپنا ہاتھ اس کے ماتھے پہ رکھا

اس کی چوٹیں لمحوں میں ٹھیک ہوئی تھیں لیکن نشانات ابھی باقی تھے...

دانین ہنوز بے حوش تھی.....

...پھر درید وہاں سے سٹڈی روم میں آیا

"بہت مہنگا پڑے گا تمہیں افگن... "سرخ رنگ کا مواد گلاس میں انڈیلتے

اس نے خود کو نارمل رکھنا چاہا.... غلطی تو اس کی تھی وہ دانین سے اتنا غافل

...کیسے ہو سکتا تھا.... وہ تو شکر ہے وقت پہ پہنچ گیا تھا ورنہ وہ

....آگے سوچنا بھی محال تھا

"نہیں بچو گے.... تم نے درید کے اندر فہام کو جگایا ہے.. "وہیں کھڑے

..کھڑے وہ غائب ہوا

آئینہ آئینہ تیرتا کوئی عکس

اور ہر خواب میں دوسرا خواب ہے

......!.........!..........!

"..آپ بیٹھیں میں آتی ہوں.. سر"

وہ لوگ بیسمنٹ سے اوپر آ چکے تھے اور اب باتیں کر رہے تھے جب رابیل کے موبائل کی بل بجی ..

اوکے "اس کے جانگ کے بعد وہ سیدھا ہو کے بیٹھا"
ربیل ادھے گھنٹے بعد باہر آئی تو شاہد صوفہ پہ نیم دراز تھا ..

رئیلی سوری سر ایکچولی میری ماما کی کال تھی "جھوٹ بولتے وہ اس کے" قریب بیٹھی .. اب اس کا حلیہ مکمل طور پہ بدلا ہوا تھا نائیٹ گاؤن مین اپنے جسم کی رعنائیاں بکھیرتے وہ کسی بھی مرد کو بہکا سکتی تھی اس وقت ..

اٹس اوکے ڈئیر .. بس تم مجھے اپنے باس کا ٹھیکانہ بتاو تو میں چلا چلوں ""
درمیان میں فاصلہ بناتے شاہد رابیل سے دور ہوا ...

جی سر ضرور.. لیکن ابھی میں نے کھانے کا اڈر دیا ہے آپ کھا کے جانا..
ویسے بَی اب رات ہونے والی ہے" بالوں کو پیچھے کرتے وہ دوبارہ اس کے قریب ہوئ

اوکے لیکن پلیز جلدی.. "وہ اس کی نزدیکیوں سے گھبرا رہا تھا اس وقت گھر میں ان دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا تھا وہ شیطان تھا.. لیکن یہاں تو شیطان سے بھی شاطر رابیل تھی

جتنی دیر کھانا آتا ہے میں آپ کو اپنا بیڈروم دیکھا دیتی ہوں "اس کا بازو" بے باکی سے پکڑتے اسے کھینچا.. وہ اس کے کندھے سے لگتے لگتے بچا تھا.. سٹپٹاتے وہ جلدی سے کھڑا ہوا.. اس کی حرکتیں شاہد کے سر پہ سوار ہو رہی تھیں... کورٹ سیدھا کرتے وہ چلنے لگا...

رابیل مسکراتے اس کے پیچھے پیچھے چلتی آئی.. سیڑھیاں چڑھنے کے دوران ...وہ اس سے آگے آ گئی تھی

.. پھر سارا گھر دیکھا کے آخر میں اپنے کمرے میں آئی

چلنے کی وجہ سے اس کا گاؤن جو نیچے کھلا تھا بس کمر پہ ایک کمزور دھاگے کی ...وجہ سے اٹکا ہوا جسم کو چھپانے کی نکام کوشش کر رہا تھا

یہ میرا بیڈ روم "بیڈ پہ اپنے تمام نشیب و فراز کو نمایا کرتے بیٹھی.. شاہد کو تو" ٹھنڈے پسینے آ رہے تھے.. وہ دروازے کے پاس آ کے ہی رک گیا.. اندر جانے کی غلطی وہ نہیں کرنا چاہتا تھا

...رابیل اسے وہیں جماد یکھ کے اٹھی

"کیا آج کی رات آپ اس کمرے پہں گزارنا پسند کریں گے...؟ "

...اس کے قریب اتے کوٹ کو اس سے الگ کیا

ی.. یہ.... یہ کیا کر رہی ہو" ہکلاتے اس نے اپنے. منہ اوار جزبات کو"
.. روکا... وہ اس کے حواسوں پہ چھا رہی تھی
...اس سے پہلے کہ وہ اس کی شرٹ کے بٹن کھولتی بیل ڈور ہوئی

رکیے میں آتی ہوں" کمرے کو لاک کرتے وہ باہر چلی گئ"
کھانا آیا تھا.. لیکن ابھی وہ کھانا لے جا کے سارے ماحول کو خراب نہیں کر سکتی تھی سو فریزر سے شراب کی بوتلین نکالتے اوپر واپس اگئ.. شاہد صوفہ پہ بیٹھ چکا تھا

اندر آ کے بوتلین ٹیبل پہ رکھیں
کیا آپ یہ پینا پسند کریں گے"... گلاس مین انڈیلتے ایک پیگ بنا کے اسے" .. تھمایا

چیز" کہتے وہ ساتھ صوفہ پہ بیٹھی"

چیز" دونوں نے باآواز کہا"

پیگ لگانے کے بعد رابیل نے دوبارہ پوچھا لیکن شاہد تو اس کی تمام ترادا ؤں سے ہی بہک چکا تھا

چلیں اب سوتے ہیں" اسکے پاس سے اٹھتے اس نے اپنے گاؤن کی باریک" ڈوری کو کھینچا...

تنہا؟؟" شاہد نے کہا"...

نہیں ساتھ میں چھ سات اور لوگ بھی ہیں "لطیف ساطنز کرتے وہ بیڈ پہ " بیٹھ چکی تھی..اس کے جواب پہ وہ دیر تک محفوظ ہوتا رہا

تم بھی آجاؤ" رابیل نے مست بھری آواز میں کہااس گاگاون قدرے " پھیل گیا تھا...اس کی انکھوں میں خمار تھا

آجاو ڈئیر "رابیل نے ایک دفعہ پھر پکارا..تب اس نے نشست چھوڑی اور " اس کے قریب چلا گیا وہ پیراہن کی قید سے آزاد تھی لیکن گاون ابھی اس کے جسم پر تھا..

وہ اس کے قریب بیٹھ گیا.....اس کا عریان سراپا اس کی نگاہوں مین قید تھا..بنا شراب کے اس پہ نشہ طاری ہو رہا تھا

لامبے بالوں نے اس کی کمر کو چھپایا ہوا تھا عجیب مستی سی چھا رہی تھی

" شرٹ نہین اتارو گے ؟"اٹھ کے دیوار میں نصب سوئچ بورڈ پر بٹن اف کیا.. اور ایک شیڈ لائٹ جلادی جس میں سرخ بلب لگا تھا.. کمرے میں مدہم روشنی انہیں گناہ کی ترغیب دے رہی تھی..اس کا خمار آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا.. اس کے زہن مین بس رابیل اور اس کا حسن تھارات بیتتی رہی اور دو جوانیاں بہکتی رہیں..

لیکن ایک اور انکھ انہیں دیکھ رہی تھی.. اور وہ تھی کمرے میں نصب کیمرے کی انکھ.. جس نے ان کی تمام قربتوں کو اپنے اندر سمیٹ لیا تھا... شاہد کا پلین کامیاب تھا... لیکن رابیل اس سے دو ہاتھ اگے کا کھیل چکی تھی

......!......!..........!........!

ہاہ تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تمہیں دانین کو نقصان پہچانے دوں"
گا... "

وہ اس کے سامنے کھڑا تھا....

یہ ایک قطرہ جیسے انسانوں کو تیزاب جلاتا ہے ایسے ہی تمہارے اندر جلتی"
آگ کو مٹی کرے گا... "

" آگ کے بنے ہو کے بھی تم اس کا درد برداشت نہیں کر پاؤ گے افگن"

اس نے ہاتھ پہ پکڑا گلاس پورا کا پورا اس نے افگن پہ انڈیلا تھا جو ایک حصار کے اندر بندھا بے بس اور مجبور تھا.. وہ وہاں سے ہل بھی نہیں پا رہا تھا... اس کے پاس وہ طاقتیں نہیں تھیں جو فہام کے پاس تھیں... لیکن وہ اپنے اندر کے شیطان کو کیسے مارتا...

تم جو بھی کر لو فہام میں دانین کو تمہارے ساتھ نہیں رہنے دوں گا..."
تمہاری قسمت اتنی اچھی کیسے ہو سکتی ہے.... وہ قید ہونے کے باوجود بھی
... اسے دھمکا رہا تھا

میری قسمت تو تم نے ہی آپنے ہہ کرتوتوں سے آچھای کی طرف کھینچی ہے"
افگن... "نقصان تو جو ہوا سو ہوا..."لیکن شکریہ تم نے خود ہی مجھے اس
قابل بنایا کہ مین تم اچھی طرح جنگ کر سکوں..."سامنے کھڑے افگن کو
دیکھتے اس نے ایک اور گلاس اس کے اوپر انڈیلا تھا.... وہ تڑپ تڑپ کے
... بے حال ہو رہا تھا

اب ساری رات اسی اگ میں جلو....."کچھ پھونکتے وہ وہاں سے غائب"
... ہونے لگا

معاف کر دو ایک دفہ... پلیز فہام کبھی تمہارے راستے میں نہیں آوں"
"..گا

تڑپتی اواز اس کے کانوں میں پڑی تو رک کے اسے دیکھا

کبھی بھی نہیں.. تم نے میری بیوی کو مارا ہے... مجھ سے مقابلہ کرتے تو "

نا...'. پر اب تم اگر میرے گھر والوں اور دانین کے آس پاس بھی بٹکھتے نظر

" آے ناتو برا ہو گا... بہت برا ہو گا

اسے وارنینگ دیتے وہ وہاں سے چلا گیا

افگن پیچھے چیختا چلاتا رہ گیا

....

دانین.. "وہ واپس آیا تو دانین ابھی تک سو رہی تھی بلکل پہلے والی حالت "

...میں تھی

جی.. "صرف اسے ہی لگا تھا وہ سو رہی ہے.. ورنہ حقیقتاً تو وہ جاگ رہی "

.. تھی

"جاگ رہی ہیں.. ؟؟؟"

...اس کے ماتھے کو چھوتے وہ اس کے قریب ہی بیٹھ گیا

... نل "نہیں سو رہی ہوں... " مسکراہٹ سجاتے آنکھیں ہلکی سی وا کیں

"...اچھا... تو مطلب اگر آپ سو رہی ہیں تو میں کچھ بھی کر سکتا ہوں"

...زرا سا جھکتے اسی گردن کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوا

ہر گز نہیں... مجھے بخار ہے..."وہ کسمسای... پھر مکمل آنکھیں کھول کے"

...درید کو دیکھا

تھیف"آپ نے ایک گھنٹے میں آنا تو اور ابھی بارہ ہو رہے..."ٹایم دیکھتے"

درید کو گھورا

....." ہاں سوری.. مجھے کام کرنے تھے"

...اسکے ہاتھ سے دریس کھیل رہا تھا

ناگدگدی ہو رہی ہے.. وہ کے نرم گرم لمس سے پریشان ہوئی تھی وہ "

.. مکمل بھول چکی تھی کہ ابھی کچھ دیر پہلے اس کے ساتھ کیا ہوا ہے

...اچھا اٹھیں کھانا کھاتے ہیں..."درید نے اس کے اوپر سے کمگرٹر ہٹایا"

ہاں اٹھتی لیکن مجھے بخار ہے تو یہاں ہی لا دیں" دوبارہ کمفرٹر اپنے اوپر "

... کیا

کہاں بخار ہے... بلکل ٹھیک ہیں... اٹھ جائیں شاباش... نقی لکا بخار کبھی "

ٹھیک نہیں ہوتا" زبردستی اسے اٹھایا.. پتا نہیں یہ دورہ اسے شادی کے بعد

پڑا تھا کے پہلے بھی ایسا ہی کرتیں تھیں درید نے منہ بنا کے آ ٹھتی دانین کو

دیکھتے سوچا

... چلیں نیچے... " پھر اس کا ہاتھ پکڑتے باہر ایا"

اٹھتے اٹھتے دانین نے اپنا سکارف اٹھا کے کندھے پہ رکھا تھا.. وایٹ ٹراوزر

اور شرٹ میں کھلے بالوں کے ساتھ وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی

تھیف آپ کام کیا کرتے ہیں..؟ نیچے آتے وہ چیئر گھسیٹ کے بیٹھی "

... تھی

... درید جو باہر سے کھانا لے کے آیا تھا سر و کیا

میرا کام بہت خطرناک ہے...."اس کے ساتھ بیٹھتے کہا"

...مطلب...؟؟"نوالہ منہ میں ڈالتے اس کی طرف دیکھا"

جینو اور چڑیلوں کو پکڑنا جان بھی جا سکتی ہے..."وہ جان بوجھ کے اسے ڈرا"

...رہا تھا

....اوہ اچھا پولیس میں ہیں..."سر ہلاتے اس نے دوسرا نوالا لیا تھا

نہیں... لیکن وہ اسی طرح کا ہی ک ہے.."اب وہ اسے تفصیل سے کیا"

... سمجھاتا

کھانا کھا کے اپ نے مجھے سٹوری سنانی ہے...."اس نے اگلی بات شروع"

کی

اچھا دیکھوں گا...."اس نے کام بھی کرنا تھا...اس کیس کے فائلز اسے"

.. تیار کروانی تھیں اور اگے بھیجنی تھیں

..دیکھوں گا نہیں بس سنانی ہے..."روعب جماتے کہا"

...اچھا ٹھیک لیکن میں پہلے کام کروں گا..."وہ ساتھ کھانا بھی کھا رہا تھا"

اوکے..."دانین آپ کام کرنے سے نہیں منع کرے گی"مسکرا.کے"

..کہتے کھانا ختم کرنے لگی

کھانا کھا کے وہ کام کرنے سٹڈی میں چلا گیا

دانین بی بیڈ پہ بیٹھ کے ڈرامہ دیکھنے لگی...چینل چینج کر کر کے تھک گئ تو ریموٹ پھینک دیا کچھ بھی اچھا نہیں لگا ہوا تھا...پھر اگے ہو کے موبایل اٹھانے لگی تو

"یہ...؟؟"

اس کی اچانک نظر آپنے پاؤں پہ پڑی اس کے پاوں پہ کٹنے کے نشانات تھے...

پھر پائنچہ اوپر کر کے دیکھا... پوری ٹانگ پہ اسی طرح کے کٹس لگے ہوئے تھے پھر دوسرا پائنچہ اٹھایا دوسری ٹانگ پہ بھی ویسے ہی کٹس لگے تھے..

"یہ کیسے لگا...؟"ان کو چھوتے خود سے کہا.. پھر غیر آرادی طور پہ فانوس کو دیکھا... وہ اپنی جگہ پہ ٹھیک تھا...

"کیسے لگا یہ...؟"

وہ حیران ہونے کے ساتھ ساتھ پریشان بھی تھی...

اٹھ کے سٹڈی میں آئی...

"تھیف... یہ دیکھیں کیا ہے...؟"

وہ اپنے پاوں کی طرف وحشت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی جہاں نیلے رنگ کے نشانات اس کے ہلکے گلابی پاوں کو بد نما کر رہے تھے..

آخر وہی ہوا... "کاش میں یہ بھی میٹا سکتا.. بے بسی سے سامنے جھکی دانین"
.. کو دیکھا جو اپنے پاوں کو دیکھ رہی تھی

.. بالوں پہ ہاتھ پھیرتے اس کے پاوں کو دیکھا
یہ دیکھیں نا... "اس نے پاوں اٹھا کے اب اس کی گھٹنے پہ رکھا.. "یہاں"
درد نہیں ہوتا لیکن یہ برے لگ رہے ہیں" منہ بسورتے کہا

ہاں.. یہ ٹھیک ہو جائیں گے "اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اسے کیسے سمجھاے"

ٹھیک تو ہو جائیں گے لیکن یہ لگے کیسے" وہ واپس اسی سوال پہ آئی "

"آپ کو سٹوری سنی ہے؟"

نہیں"اس نے بالوں کو پیچھے جھٹکا..پر اچھل کے درید کے سامنے پڑے "
سٹڈی ٹیبل پہ بیٹھی

آپ کو پتا ہے مجھے کبھی کبھی محسوس ہوتا ہے کہ اس گھر میں کوئی مسئلہ "
ہے... مطلب یہاں صورف ہم دو نہیں رہتے" بات کرتے وہ اپنے بالوں
کو بھی چھیڑ رہی تھی

ہاں مسئلہ تو ہے"اسے معنی خیز نظروں سے دیکھا"

کیا؟"اس کے دیکھنے کے انداز پہ وہ سٹپٹای تھی"
اب اپ مجھے ایسے بے شرموں کی طرح دیکھے گے"اس کی انکھوں میں "
...مچلتے جزبات بھانپتے وہ خود میں سمٹی تھی

کیوں نہیں دیکھ سکتا کیا؟؟" وہ چیئر پیچھے کرتے کھڑا ہوا.. پھر دو قدم کے " فاصلے کو ختم کرتے دانین کے قریب آیا.. جو اسے دیکھتے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی..

آپ کو میں نے پہلی دفعہ کالج میں دیکھا تھا" اس کے ہاتھوں کی نرم انگلیوں " کو اپنے ہاتھوں میں لیا

ہیں...؟ کیا؟... مطلب آپ نے مجھے کالج میں دیکھا اور پسند کر لیا.. لیکن " مین تو کلاج یونیفارم میں اتنی بری دیکھتی ہوں للہ معاف کرے.. میرے بھای تو مجھے...." وہ اب اس کے موڈ کا ستیاناس کر رہی تھی.

چلیں" اس س ےپلھے کے وہ نان سٹاپ بولتی رہتی آگے ہو کے اسے اٹھایا.. " .... پھر پاوں سے سٹڈی کا دروازہ ھولتے کمرے میں لا کے بیڈ پہ ڈالا

اب زوتے ہیں..." اپنی جگہ اس کے قریب بناتے وہ بھی لیٹ گیا"

نہی..." جلدی اے اٹھ کے بیٹھی..." کہانی تو پوری سنا دیں" وہ اس کی " شدتیں کیسے برداشت کرے گی سوچ کے ہی کپکپی سی طاری ہو جاتی..

شادی کی پہلی رات بھی اس نے دانین کا مان رکھ لیا تھا...اس کے بعد فلحال تک ایسا کوی ماحول ہی نہیں بنا تھااور آج پتا نہیں پھر سے درید کے اندر کا رومینس باہر نکلنا شروع ہو گیا تھا

کبھی. میری بات بھی مان لیا کریں" شکوہ کرتے اسے بازو سے پکڑ کے "

دو بارا اپنے قریب کیا

میں نے آپ کو اس دن بھی کہا تھا کہ میں ابھی چھوٹی ہوں" بے بسی سے "

اسے دیکھا جواب اس کے بالوں کا جوڑا بنا رہا تھا

اتنی بھی ننھی نہیں ہیں "آپ کی عمر کی لڑکیوں کے دو دو بچے ہوتے ہیں"""

بالوں کو کیچر میں قید کیا

تھیف پلیز نا" ابھی مین قاسم اور عاصم سے بڑی ہوں جب طلحہ بھای سے یا"

حازق بھای سے بڑی ہوں گی تب "اس کی طرف دیکھنے سے گریز کیا

مطلب "اس کی بات درید درانی کے سر سے گزری تھی"

" مطلب ابھی میں چھوٹی ہوں تب میں بڑی ہو جاوں گی"

پتا نہیں کب بڑی ہوں گی "اچھا لیٹ تو جائیں سہی ہو کے کہانی ہی سنا دیتا "

.. ہوں "موڈ خراب کر دیا تھا اب کیا رومینس کرتا

ہاں پھر سہی ہے " بالوں کو ایک دفعہ پھر آزاد کرتے اس کے پھیلے ہوے "

بازو پہ سر رکھا "سب سے نرم تکیہ " مسکراتے اس کے بجھے بجھے چہرے کہ

طرف دیکھا

"ہاں باقی ساری مستیاں آتی ہیں بس شوہر کو خوش کرنا"

مطلب اپ مجھ سے خوش نہیں ہیں "اس کی طرف کروٹ لیتے گھورا

.. " ہوں ناپر اپ میری بات نہین مانتیں "

سٹوری سنائیں "اسے گھورتے واپس سیدھی ہوئی "

کہاں پہ تھے " درید نے پوچھا"

میں تو سو گئ تھی آپ پتا نہیں کہاں تھے "دانت دیکھاتے آنکھیں بند کر "

لیں

" ابھی بھی سو جانا"

اچھا آپ سنائیں" وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے متوجہ ہوئی"

........!........!........!........!........!........!

میری ہنستی ہنستی آنکھوں میں ہے تھوڑا تھوڑا پانی
تیرے انگن میں ہی چمکے گی یہ میری شوخ جوانی
مر جائیں گے
مٹ جائیں گے

مغرب کا وقت تھا وہ صحن میں ایک طرف دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے نیچے بیٹھا تھا.. دور کہیں ٹریکٹر چلنے کی آواز آرہی تھی شاید اسی نے یہ گانا لگایا ہوا تھا ..

وہ سامنے لگے شہتوت کے درخت کو ٹک ٹکی باندھے دیکھ رہا تھا جب وہی لڑکی اس کے سامنے آئی... جو اس سے محبت کے دعوے کرتی تھی

کیسے ہو دانش "اس کے سامنے زمین پہ دوزانو بیٹھتے دانش کے چہرے کو" دیکھا
.دانش جواب دینے کی بجائے بس اسے دیکھتا رہا

دانش کچھ پوچھا ہے "وہ اس کے دیکھنے سے کنفیوز ہوی.. اسے پانے کے" .. لیے تو وہ کہاں کہاں تک گئ تھی

تمہیں اس سے کیا "بھاری اوآز میں کہتے اس نے دوباراہ شہتوت کے" درخت کو دیکھا جس کی جڑوں سے کالے رنگ کے کیڑے نمودار ہو رہے تھے.. کیڑے بھی ایسے کے آگے سے بڑے منہ والے اور پیچھے سے سانپ

کے جیسے لمبے.. بہت زیداہ لمبے نہیں تھے ان کا رنگ سیاہ کالا تھا رینگتے رینگتے درخت کے قریب ان کا ڈھیر لگ چکا تھا.. عجیب نمونے کے رینگتے کیڑے چلتے تو ایسا لگتا کہ بدن مین سنسنی سی دوڑ گئ ہو..ان کے کاٹے سے جسم ے اس حصے میں سخت جلن ہوتی تھی

کیا مطلب مجھے اس سے کیا.."میں تم سے پیار کرتی"
ہوں دانش اور تم

ٹھک"...اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی ایک زور کا تھپڑ اسے پڑا"
.. .تھا..وہ لڑکھ کے سایڈ پہ گری تھی
تم نے مجھے مارا...."وہ حیرانگی سے گال پہ ہاتھ رکھے اسے دیکھا جبکہ دانش" اس کے پیچھے بنی ان کیڑوں کی قطار کو دیکھ رہا تھا جو لمحہ ب لمحہ اس کی طرف
... بڑھ رہی تھی

کچھ پوچھ رہی ہوں دانش..."وہ چلائی پھر اس نے دانش کی نظروں کے" تعاقب میں دیکھا..وہ کیڑے جو پہلے ارام ارام سے چل رہے تھے ان کی سپیڈ بڑھی...وہ بھاگ کے سائز پہ ہوئی لیکن وہ کیڑے اس کے پیچھے اتے جا رہے تھے.....

دانش اس کے خوف اور بے بسی پہ ہنس رہا تھا...وہ جس طرف ہوتی کیڑے اس کی طرف مڑ جاتے خود کو بچانے کے لیے کمرے کی طرف بھاگی اور کمرے میں بند ہو گی لیکن کیڑے دروازے کو چیرتے اس کے پاوں کے انگوٹھے سے اس کے جسم میں داخل ہونے لگے...دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھر بھری ریت کی مانند زمین بوس ہوئی وہی کیڑے اب اس کی ناک اور کان سے نکل رہے تھے جیسے ہی آخری کیڑا نکلا اس کا جسم ڈھانچہ بن چکا تھا....

... کیڑے اپنا کام نبٹا کے دوبارہ شہتوت کے درخت میں داخل ہو گے

دانش واپس اس شہتوت کی طرف دیکھنے لگا جہاں فہام بیٹھا مسکرا رہا تھا

تمہارا مسئلہ ختم کر دیا فہام نے

!.......!.......!.......!.......!.........

رات کے پچھلا پہر پورے گاؤں پر خاموش سناٹا مسلط تھا.. سردی کا موسم وہ سر جھکائے گلیوں میں ایک طرف جا رہا تھا.. کتوں کے بھونکنے کی آواز ماحول کو اور زیادہ خطرناک بنا رہی تھی دانش نظریں جھکائے مسلسل اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا... چلتے چلتے جب قبرستان والی گلی آئی تو اس نے گردن گھما کے آس پاس دیکھا.... اور لپک کے قبرستان میں داخل ہو ... گیا

ہوا میں بے کلی اور فضا میں ایک درد انگیز تھرتھراہٹ تھی.. رات کی سنسان تاریکی میں درختوں کی برہنہ شاخوں سے رہ رہ کے ایک ہوک سی اٹھتی.. آخری پہر میں جب دنیاں بھر بحر ظلمات میں غرقاب ہوری تھی یکایک ایک مہیب سی آواز نے خوف زدہ کیا. ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فریشتہ اجل کے پھنکارنے کی اواز ہے یا دراوغہ جہنم کے ان کوڑوں کی جو کسی گنہگار روح پر برسائے جا رہے ہوں ..

دیکھنے والے پہ خوف ساطاری کر دینے والے لمحات..

دانیش نے اپنی جیب سے ایک ٹارچ نکالی.. پھر دائیں بائیں دیکھا اور قبر کھودنے والی کدال برآمد کی.. وہ ایسے رئیکٹ کر رہا تھا جیسے لاشوں کی صحبت میں بیٹھنے کا عادی ہو.. خوف ناک آواز ہوائی سرسراہٹ کے ساتھ ناگوار گونج پیدا کر رہی تھی ..

خشک پتوں کے چمڑے کی صدا سے روحوں کے چلنے پھرنے کا گمان ہوتا تھا

ایک لنڈ منڈ درخت کے سوکھے تنے مین سوے ہوے گنجے سر والے گدھ

روشنی پڑتے ہی لمبی لمبی گردنیں باہر نکال کر بھیانک طریقے سے دیکھنے

لگے.. رات کی تاریکی مین ٹارچ کی جھلملاتی روشنی سایے کو لامبا کر دیتی اور

وہ اپنے ہی سایے سے بار ہا ڈرا تھا.. سہمی ہوی فضا میں قبرین خود سے

مسکراتی ہوی محسوس ہوتی تھیں ایسا لگ رہا تھا جیسے ان قبروں کے مردے

اپنی نے نورا نکھیں پھاڑ پھاڑ کے اسے دیکھ رہے ہوں.. پھر بنا کسی کھٹکے کے وہ

قبروں کو روندتا ہوا اس قبت پہ پہنچا جہاں چیخنے کی آوازیں آ رہی تھیں... اس

قبر کا تعویز جو کبھی پختہ تھا اب میٹھے خربوزے کی طرح پک کے ٹرخ چکا

تھا... اس پہ بے حد کائ جمی ہوی تھی.. دائیں طرف ایک خزاں رسید

جھاڑی تھی جس کی سوکھی ہوئ پمبی ٹہنیاں قبر کو ڈھنپے ہوے تھیں..

ام وغیرہ کندہ تھا جو کائ کی ن سرہانے کہ طرف پتھر کی سیل پہ متوفی کا

کثرت سے اس وقت پڑھا نہین جا رہا تھا.. وہ ڈراونی آواز اسی قبر سے آ رہی

تھی... جلد ہی محسوس ہوا کہ یہ قبر جو بظاہر پھٹ کے شہد کے چھتے کی طرح کھوکھلی ہو چکی ہے دراصل بہت مضبوط ہے.. وہ جھاڑی کی سوکھی شاخیں ہٹا کے قبر کا کمزور حصہ تلاش کرنے لگا.. یکایک اس کا پاوں جھاڑی کے ی جڑ کے قریب ایک گھڑے مین جا پڑا.. اس نے ٹارچ سے دیکھا تو وہاں ایک سوراخ تھا.. دانش سوراخ کو سر گرمی سے کھودنے لگا.. کدال کی آواز پڑتے ہی وہ آواز آنا بند ہو گئ تھی.... پھر اس ٹارچ ایک طرف رکھ کے کانپتے ہوے ہاتھوں سے اس سوراخ سے مٹی کو پرے پھینک کر جگہ صاف کرنا شروع کی.. ایک گھنٹے کے قریب اس نے داہنی طرف کی بنیاد اکھاڑ کے رکھ دی.. اب قبر سامنے بلکل پھٹی پڑی تھی

.... افف

اس دردناک نظارے پہ دل پھٹنے لگا تھا قبر میں لاش کے نزدیک ایک نوزائید بچہ مردے کا پستان چوس رہا تھا.. مردے کا تمام جسم مٹی مٹی تھا باقی سارا

جسم او کھی ہڈیوں میں تبدیل ہو چکا تھا لیکن پستان تازہ دودھ سے بھرے

.. ہوے تھے.. بچے کی شکل نہایت مکرو تھی

...!.......!.......!...........!.........

!...!...!...!....

بچے کی شکل نہایت مکرو تھی.. دیکھنے والا خوف سے کانپ جاتا... نیچے جھک

کے لزرتے ہاتھوں اس نے اس ڈھانچے کو اٹھایا... جو نہی وہ ڈھانچہ اس کے

.. ہاتھوں میں آیا وہ بچہ پھر اسی بھیانک آواز میں رونا شروع ہو گیا تھا

... دانش نے تیزی سے ڈھانچے کو باہر نکالا

پھر اسے اس قبر لے گرد سات چکر لگانے تھے... لیکن اتنی تیزی سے کہ وہ

بچہ بڑا نا ہو... اس کے ہر چکر پہ وہ دس فٹ بڑا ہوتا تھا... ایک چکر پھر دوسرا

اس کے جسم کے مطابق اور بڑا ہو جاتا اسی طرح ساتھ چکر اس نے ہماپتے

بھاگتے ہوے کمپلیٹ کیے تھے.. پھر اپنی جیب سے چار کیلیں نکال کے

چاروں کونوں میں ایک ایک ٹھوک دی ایسے کہ ہر کیل کے نیچے اس بچے کا ہاتھ اور پاوں تھے.. وہ بچہ مکمل طور پہ اس قبر میں قید ہو چکا تھا... کام ختم کر کے دانش واپس اسی ڈھانچے کی طرف آیا.. ٹارچ اٹھا کے دائیں بائیں ماری کہ فہام نظر آے... جونہی دوسرا سایہ سامنے نظر آیا... سر ہلاتے اگلے ہی لمحے دانش میں چلا گیا تھا اب ہر کام دانش کا جسم اور فہام کر رہے تھے.

.. سر سراتی رات میں کہیں الو کے اڑے کی آواز آئی لیکن اب دانش بنا کسی خوف کے کھڑا تھا... آہستہ آہستہ وہ چھوٹا ہوتا گیا اتنا جھوٹا جو ماں کا دودھ پی کے چھ ماہ کا پھر وہ اپنے پاوں پہ چلتا ہوا اس ڈھانچے کے پاس آیا اور جھک س کے پستان سے قطرے نکالے... حیرت کی بات ہے اس پستان سے دودھ کی بجاے کالا سیال مادہ نکل رہا تھا... یہ مادہ اگر فہام حاصل کر لیتا تو اس بوڑھے پیر سے آزادی حاصل کر سکتا تھا بس ایک یہ راستہ تھا واپس اپنی دنیاں میں اپنوں کے پاس جانے کا... تیزی سے ایک پستان سکڑ رہا تھا ... جونہی وہ خالی ہوا وہ بھی بھر بھری ریت کی ماند اس ڈاھانچے کی ہڈیوں

میں مل گیا.. قبروں سے مردے ابھی تک ٹکٹکی باندھ کے اپنی خالی اور کھو کھلی آنکھوں سے ان کو دیکھ رہے تھے ...

اس سے پہلے کہ فہام دوسری طرف آتا اس نے سر اٹھا کے سامنے دیکھا.

جہاں وہی بچہ کھڑا ہیبت ناک نظروں سے اسے گھور رہا تھا ......

بچے نے اس مردے کو اپنی جانب کھینچا... وہ مردا خود بخود اس قبر میں واپس چلا گیا اب وہ ننھا سا فہام اور وہ بچہ جو پہلے بچا تھا اب کسی دیو کی مانند اس پہ جھکا تھا ....

"تم نے میری ماں کو ازیت دی ہے... تم نے مجھے ازیت دی ہے ...."

وہ اپنی بھیانک آواز میں بولا ....

اور جو مجھے اور میری ماں کو تکلیف دیتا ہے میں اسے قید کر دیتا ہوں... تم" بھی اب سے اسی جسم میں قید ہو... اسی بچے کی صورت میں.. اب کبھی اپنی دنیاں میں واپس نہیں جا سکو گے... اسی انسانی بچے میں تم پھر سے جوان

ہو گے.. ویسے ہی سالوں میں جیسے کوئی انسان بڑا ہوتا ہے.... وہ کھڑک دار

....اواز میں قہقہ لگاتا وہاں سے چلا گیا

جو نہی وہ غایب ہوا اس کے پیچھے افگن کھڑا تھا... یعنی اس بچے کو افگن نے

.. آزاد کروایا تھا

فہام نے بڑا ہونے کی بہت کوشش کی لیکن اس کا کوئی عمل جادو طاقت اس کے کام نا آسکی تھی.. اس پستان سے ٹپکا ہوا ایک قطرہ اس کے ہونٹوں پہ لگا رہ گیا تھا جو اس نے جو اس نے چھوٹی سی زبان پھیر کے چاٹ لیا.. وہاں فہام اور دانیش کو ملا کے قبرستان میں درید نے جنم لیا تھا

....

اس کے بعد جب بھی وہ پیر اپنے مؤکل کو بلاتا ایک چھوٹا سا بچہ حاضر ہو جاتا.. فہام بری طریقے سے پھنس چکا تھا.. نا اپنی دنیاں میں جا سکتا تھا اور نا ہی اس پیر کی قید سے آزاد ہو سکتا... اس پیر کے پاس کوی بھی عورت اتی تو وہ اس کے آستانے سے نکلتے ہی غایب ہو جاتی... اور غایب کرنے والا فہام تھا جو

خود سے اس کا خون پی کے بڑا ہو رہا تھا ایسا ایک ماہ میں ایک دفعہ تو لازمی ہوتا.. سال گزرتے گے.. لوگوں نے اس خوف سے آستانے پہ آنا چھوڑ دیا.. فہام بڑا ہوتا گیا... اب وہ مکمل طور پہ غایب ہوا نہیں رہ سکتا تھا... لیکن کچھ دیر کے لیے چھپ جاتا.... پھر وہ دن بھی آگیا جب اس پیر نے مرنا تھا.. فہام 15 سال کا ہو چکا تھا اس پیر کو بھی اس کی ساری کہانی پتا چل چکی تھی دنیاں کی نظر میں اس نے اس کا نام درید رکھا تھا.. آخری وقت میں اسے پیر نے پ ایک بے اولاد درانی فیملی کے جوڑے کو دے دیا.. سکول کا خرچ آٹھایا تھا

کالج اور یونورسٹی میں اس جوڑے نے اس کو تعلیم حاصل کروائ.... اس جوڑے کے پاس آ کے وہ درید درانی بن گیا..

وہ عام انسانی لوگوں میں انہی کی طرح رہتا... لیکن ایک خامی تھی اس میں وہ کسی بھی ہڈی گوشت یا خون کو دیکھ لیتا تو اس کے اندر کا جن جاگ جاتا.. وہ بے بس ہوتے وہ سب چبا جاتا تھا... اخر میں مرتے مرتے اس پیر نے اس پہ

ایک مہربانی کی تھی ایک منتر بتایا جس سے وہ خون کو ایسے تزاب میں بدل دیتا کہ کوئی بھی جن اس کی ازیت کو برداشت نا کر پاتا.. ناہی وہ افگن اسے دوبارہ اس منتر کی وجہ سے کبھی نقصان پہنچا پاتا

گوشت ہڈیاں وہ کھاتا تھا لیکن بڑے ہونے کے ساتھ خود کو قابو میں رکھنا سیکھ گیا... خون وہ اس وجہ سے چھوڑ چکا تھا کہ اگر وہ دوسروں کے لیے مہلک تھا اس کے لیے بھی ہو گا... پھر ایک دن اچانک وہ یونی ورسٹی سے واپس آرہا تھا جب اس کی نظر ایک بچے پہ پڑی جس کو بازو پہ چوٹ لگی تھی... اور جون بہہ رہا تھا بے تابی سے وہ اس کی طرف بڑھا اور غیر ارادی طور پہ وہ خون کو اپنی انگلی سے لگا کے ٹیسٹ کرنے لگا.. لیکن اس کا زائقہ ایسا کڑوا اور بدبودار تھا کہ جیسے شراب کا ہوتا ہے.. ریڈ وائین لوگوں کی اور ہوتی ہو گی.. لیکن فہام+دانش=درید درانی (ڈی ڈی) کے لیے وہ خون آج سے ..ریڈ وائین تھی

.......!......!.......!.......!.......!

صبح اس کی آنکھ کھلی تو درید غایب تھا.. پہلے تو آرام سے لیٹی رہی پھر ذہن بیدار ہوا تو بھک سے اٹھ بیٹھی... "ہااا مجھے لیے بنا ہی چلے گئے" وہ جو ارادہ کر کے سوی تھی کے صبح درید کے ساتھ لازمی لاہور جاے گی اب وہ اسے ایسے ہی چھوڑ کے چلا گیا تھا

جلدی سے بال باندھے پھر سلیپر پہن کے سٹڈی میں دیکھا کہیں ادھر نا ہوں لیکن وہ وہاں بھی نہیں تھا.....

واش روم سے بھی پانی گرنے کی آوازیں نہیں آرہی تھیں... مطلب سچ میں چلے گئے...

لے کے نہیں گئے.. غصے سے اس کی چھوٹی سی ناک سرخ ہوئی تھی... پھر پاوں پٹختے اپنا موبایل ڈھونڈھا اور اسے کال کی.. اس کا موبایل کمرے میں ہی کہیں بج رہا تھا تکیا اٹھا کے دیکھا تو اس کے نیچے تھر تھراہٹ کے ساتھ اس کا نام بلنک ہوتا نظر ایا...

مطلب گھر ہونگے... وہ بڑ بڑاتے باہر آئی سامنے ہی نیچے وہ ڈائنگ پہ بیٹھا

...چائے پی رہا تھا

مجھے بھی آپ کے ساتھ جانا ہے" وہ سادہ سے حلیے میں ابھی تیار بھی نہیں"

...ہوا تھا

جی رات کو کہا تھا ساتھ لے کے جاوں گا.. لیکن اب میرا اپنا جانا کینسل ہو "

گیا ہے" چائے کا سیپ لیتے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ والی چیئر پہ بیٹھایا

..

"کیوں؟ "

..وہ جو اتنا خوش تھی کے ساتھ چلیں گے

چلو نہیں گئے لیکن اب.. ویسے یہ بھی اچھا تھا کہ گھر ہی رہتے

میٹینگ کینسل ہو گئی ہے" خالی کپ خود رکھنے کی بجائے دانین کو پکڑایا"

پھر ماما کے پاس چلیں؟ اس کے ہاتھ سے خالی کپ لے کے سایڈ پہ رکھتے"

..کہا

" ٹھیک ہے چلے چلیں گے.. آج لنچ بھی آپ کو باہر سے کرواں گا"

...اوکے ٹھیک ہے..."وہ تو اور خوش ہو گئ تھی

"...میں کپڑے نکالتی ہوں"

" ..ارے رے ابھی ناشتہ تو کرلیں"

...کرلوں گی نا ابھی تو کپڑے چینج کرلوں.."اپنے حلیے کی طرف دیکھتے کہا

..جائیں..."میں کام سے جارہا گھنٹے تک واپس آجاوں گا

"...اوکے

....

" درید بھائی نین کو مارتے ہیں"

وہ سب بیٹھے ناشتہ کررہے تھے جب زولقرنین نے بمب پھوڑا...سب کے ہاتھ جہاں تھے وہیں ساکت ہوے

کیا بکواس کررہے ہو.."؟؟"

سب سے پہلے سمع ہوش میں آیا تھا

قاسم اور عاصم ہونک بنے دیکھ رہے تھے کہ جب دانین نے منع کیا تھا تو زولقرنین نے کیوں بتایا.. طلحہ اور حازق کا منہ کھلا تھا کہ ان کی لاڈلی بہن کہاں پھنس گئی.. جبکہ سمع تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کا دوست ایسا کر سکتا ہے..

اگر اپ کو یقین نہیں ہے تو ابھی بلوا کے پوچھ لیں" سپاٹ انداز میں کہتا وہ" بابا کی طرف دیکھ رہا تھا جن کے چہرے سے واضح پریشانی عیاں تھی.... ماما تو بس جیسے انسو آنکھوں میں لیے بیٹھیں تھیں خود چاہے جتنا مرضی اسے مار لیں ڈانٹ لیں لیکن کوی اور ان کی جھلی بیٹی کو کچھ کہے؟؟ نا بھی نا...

فون کرو درید کو اور اسے کہو کے فورا آے دانین کو لے کے" بابا نے سمع" کو حتمی لحجے میں کہا کہ اب جو بھی بات ہے درید کو سامنے بیٹھا کے کریں گے

سب نے ناشتہ وہیں چھوڑ دیا تھا قاسم ماما کو تسلی دینے میں لگا تھا جبکہ زولقرنین تفصیل سے بتا رہا تھا کہ اسے کہاں لگی ہے کیسے مارا ہے... جبکہ سمع فون پہ درید سے بات کر رہا تھا... ہر کوئی اس انتظار میں تھا کہ اب آمنے سامنے بات ہو... اس گھر کی اکلوتی بیٹی.. کیسے حالاتوں میں ہے

!.......!........!........!.......!...............

"چلیں؟"

وہ تیار ہو کے اس کے سامنے آئی بلیک کلر کی گول شرٹ کے ساتھ ریڈ ٹراوزر اور بڑی سے چادر سر سے لے کے گھٹنوں تک ڈھانپے ہوئے وہ اس کے سامنے کھڑی تھی ہلکی گلابی لپ سٹک صاف ستھرے چہرے پہ بہت پیاری لگ رہی تھی.. کلائی میں چوڑیاں چھن چھن کرتی ایک ردھم پیدا کر تیں درید کے دل کے تار چھیڑ گئی..

" ... چلیں "

مسکراتے اپنا موبایل اور وائلٹ اٹھاتے درید بھی اس کے ساتھ باہر نکلا... وہ بھی اس وقت بلیک کاٹن کے شلوار قمیص میں قیامت ڈھا رہا تھا... دونوں ..ایک ساتھ چلتے باہر آئے

"پیدل چلیں...؟"

جانے کیا ذہن میں آیا کہ دانین نے بول دیا... ان کے گھر سے ماما کے گھر ...تک کا فاصلہ بس ادھے گھنٹے کا تھا

" جی نہیں گاڑی میں بیٹھیں "

غمشگیں نظروں سے دیکھتے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کے اندر آنے کا اشارہ ...کیا... وہ بھی کچھ کہے بنا بیٹھ گی

پانچ منٹ میں وہ لوگ ان کے گھر کے دروازے پہ تھے جب درید کی کال
.. آئی... وہ اسے آنے کا ہی کہہ رہا تھا
اللہ خیر کرے.. سوچتے وہ دونوں اندر آے.. لیکن اندر کا ماحول کافی ناساز
.. تھا
سب سے سلام دعا کے بعد وہ خاموشی سے بیٹھ گیا... عثمان صاحب کافی غصے
میں لگ رہے تھے.. کسی سے اشاروں میں بھی وہ نہیں پوچھ سکتا تھا کہ کیا ہوا
... ہے

"دانین میرے ساتھ آو"
اس سے پہلے کہ وہ بیٹھتے امبرین دانین کو لے کے اندر چلی گئیں وہ بھی
حیران تھی آخر ہوا کیا ہے اتنا سسپینس کیوں کریئیٹ کر رہے ہیں

کہاں مارا ہے درید نے "آتے ہی دروازہ لاک کرتے پوچھا... ساتھ آنسو "
..نکلنے کو بے تاب تھے

"آ.. آپ کو کس نے کہا ماما"

مجھے تو نہیں مارا کسی نے... "لڑکھڑاتی زبان سے جھوٹ بولا"

"... کمر دیکھاو"

گھورتے اس کے پاس آئیں پھر خود ہی شرٹ اٹھا کے دیکھا.. لیکن کہیں
.. بھی کوئی زخم یا چوٹ کا نشان تک نہیں تھا

" واقع اگر تھپڑ یا کچھ کہا ہے ہمیں بتاو بیٹا ہم تمہارے ساتھ ہیں

اسے ساتھ لگاتے پیار سے کہا کہ اگر وہ کسی خوف کے زیر اثر میں ہے تو
ریلیکس ہو کے بتا دے

سچ میں ماما وہ تو مجھ سے بے حد پیار کرتے ہیں اکو کس نے کہا ہے یہ ؟"
وہ کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی

پھر خاموشی سے امبرین اسے لیے باہر آئیں.. باہر بھی سب خاموش تھے... انہوں نے باہر اتے ہی اپنی طرف دیکھتے عثمان کو اشارے سے بتادیا تھا کہ کہیں نہیں لگی اسے تو... ادھر درید بھی بتاچکا تھا کہ اس نے نہی مارا.. ان کو تسلی ہوی کہ ایسا کچھ نہیں ہے

پر دانین کا تو حلق تک سوک گیا تھا درید کی آنکھوں کو دیکھ کے جہاں سرخ ڈورے لمحہ بہ لمحہ بڑھتے جارہے تے وہاں اس کے ہاتھوں کی تنی رگوں کو بھی بغور دیکھ رہی تھی.. انگلیاں چٹخاتے بے چینی سے وہ ماما سے دور ہوی.. اب ..پتا نہیں درید اس کے ساتھ کیا کرے گا.. دل زوروں کا دھڑک رہا تھا ذولقرنین کو غلط فہمی ہوئی ہے دانین تو بلکل ٹھیک ہے.. سب نے سکون کا سانس لیا تھا لیکن عاصم قاسم اور ذولقرنین نے ایک ساتھ اسے دیکھا... مطلب ماما جھوٹ بول رہی تھیں... ان لوگوں نے خود دانین کا ...خون دیکھا تھا اور دانین نے خود انہیں بتایا تھا پھر

" ...دانین جھوٹ کیوں بول رہی ہو...؟"خود تم نے بتایا تھا تھا"

..زولقرنین نے غصے سے اس سے پوچھا

بھای اپ کیوں ایسا کہہ رہے میں نے تو کچھ نہیں کہا..."وہ جھوٹ بول"
رہی تھی اور درید خاموشی سے اپنی عزت کو دو کوڑی کا ہوتے دیکھ رہا تھا آج
ایک بار پھر دانین نے اسے سب کے سامنے شرمندہ کر دیا تھا...ایک دفع تو
وہ اسے معاف کر چکا تھا لیکن ہر بار نہیں...اس سے اب دانین کو کوئی نہیں
..بچا سکتا تھا
خاموشی سے وہاں بیٹھا رہا سب پھر سے نارمل ہو چکے تھے لیکن دانین اور

!...درید

ج..جج...جی...دانین ہڑبڑای.."وہ تو اپنی متوقع ہونے والی کلاس کو"
سوچ کے ہی مری جا رہی تھی

یہ چائے دو درید کو... "ماما کے کہنے پہ ان کے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑا "

یہ لیں.. "پھر اٹھ کے درید کے پاس آئی جو نہی اس نے کپ درید کے "

.. سامنے کیا تھا اس نے ایک نظر دانین کو دیکھا

اس کے ایک نظر سے اس کا جسم لزر اٹھا تھا اور چائے چھلک کے سیدھا اس

.. کہ گود میں

.. س.. سوری و.. وہ غلطی "جلدی سے نیچے بیٹھ کے اس کی گود کو جھاڑنا چاہا

دھلوادو ان کو.. لے کے جاو اپنے کمرے میں "امبرین بھی قریب "

آئیں.. ساتھ میں دانین کو گھورا.. اگر یہاں درید کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقینا

ماما اسے ٹوٹے ہاتھوں والی کہنے سے باز نا آتیں

اور درید تو بس موقع کی تلاش میں تھا... فورا اٹھا اور دانین کے کمرے میں

آیا

دانین اسکے پیچھے آرہی تھی

و..وہ.."اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی درید دروازہ لاک کرتے اسے "
.. گھسیٹتے ہوے باتھ روم میں لایا.. پھر باتھ لاک کیا
کیوں بتایا...؟اپنی سرد آواز کو حتہ الوسع کم رکھنے کی کوشش کی"

" ...میں نے جان بوجھ کے نہیں بتایا درید سچ میں"
...وہ پہلے ہی ڈری ہوی تھی رہی سہی کسر اب پوری ہو گی
جان بوجھ کے کیسے نہیں بتایا دانین... کیا اپ کو نہیں پتہ گھر کی بات باہر"
نہیں کرتے ؟"چوڑیوں سے بھری کلای کو زور سے پکڑ کے پیچھے کی طرف
مروڑا...چوڑیاں ٹوٹ کے اس کی کلائ میں چبھی تھیں...وہ ساکت کھڑی
...اس کے چہرے کو تک رہی تھی

"دانین... میں کچھ پوچھ رہا ہوں

اس کے بازو کو جھٹکا دیتے اپنے قرب کیا جو چوڑیا ہاتھ میں رہ گئی تھیں وہ کلائی کے اندر جیسے دھنسی دانین نے تکلیف کی شدت سے آنکھیں بند کیں ..

" میں نے کچھ نہیں"

جسٹ شٹ اپ.... اس کے بالوں کو پیچھے سر سے پکڑا.... ار اونچا ہوتے اس کے گال سے ٹکرایا تھا

"زولقرنین کو میں نے بتایا؟"ہاں..؟"

اس کا کان دانین کے کان سے ٹچ ہر رہا تھا.. اس کی سانسوں کی تپش وہ اپنی گردن پہ محسوس کرتے بے بس تھی.... اس کے اندر کچھ سرعت سے

ٹوٹ رہا تھا دل درد کی اتھا گہرائیوں میں ڈوب کے ابھرا.. گرم سیال انکھوں کو بھیگوتے کنپٹیوں تک آیا ..

گھر کی بات باہر نہیں نکلنی چاہے... "اب اگر ایسا ہوا تو مجھ سے برا کوئ نہیں ہو گا... " بالوں کو جھٹکے سے چھوڑا... "لاسٹ وارنینگ ہے دانین درانی "

دانین کا سر چکرایا.... یہ ہی بال اسے پسند تھے... درید کو پسند تھے.. تلخی سے سوچتے نکلتے انسووں کو اپنے اندر اتارا

وہ باہر نکل کے جا چکا تھا.. کلائی سامنے کرتے دانین نے چوڑیوں کے ٹکڑے کھینچ کے کلائ سے نکالے.. خون جو بمشکل اپنا راستہ بنا پا رہا تھا اب تیزی سے لکیر کی صورت ہاتھ کو سرخ کر گیا... بازو کو واش بیسن میں دھویا ... خون کی دھاریں بند ہوئیں تو باہر آئ

درید ٹیشو سے قمیص صاف کر رہا تھا... غصے سے ابھی بھی اس کے ماتھے کے بل نمایاں ہو رہے تھے....

اس کے باہر آتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا

وہ بھی اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے باہر نکلی تھی.... شکر ہے سامنے اب کوی بھی نہین تھا ماما شاید کچن میں چلی گئیں تھی کسی سے بھی ملے بغیر وہ درید کے ساتھ واپس آ گی جو اسے گیٹ پہ ہی ڈراپ کر کے چلا گیا تھا

....

وہ اسے گھر چھوڑ کے سیدھا میکسیکو بار میں چلا آیا... یہاں آئے اسے آدھا گھنٹہ نہی ہوا تھا جب واٹس آپ پہ ان نون نمبر سے میسج موصول ہوا کھول کے دیکھا تو وہ کوئی ویڈیو تھی جیسے اوپن ہونے میں چند سیکنڈ لگے تھے... اوپن ہونے کے چند سیکنڈ بعد اس کا موڈ اور بری طرح خراب ہوا تھا وہ جو پہلے ہی دانین کو لے کے غصہ تھا اب شاہد کا کارنامہ اس کا منہ چڑھا رہا تھا ..

How disgusting? I will kill you.

غصے سے لب بھینچتے وہ بار سے باہر آیا... ایمرجنسی فلائٹ سے لاہور لینڈ کرتے اس نے رابیل کی لوکیشن چیک کی... جب وہ کولن موپا بار میں رابیل سے ملا تھا تب اس نے اس کی کہی ہوی باتیں نہیں ریکارڈ کی تھیں بلکہ ایک جی ایس پی اس کے کندھے سے اس کی گردن تک اتاری تھی جو اس کے ہر قدم کی لوکیشن اسے بتاتی تھی... اس کے باس سے ملنے کا پلان یعنی میٹینگ بھی اس کے گھر میں ہی رکھنا ان کے پلان کی ایک کڑی تھی جو انھوں نے بار بار رابیل کا اپنے ہی گھر کے نیچلے حصے میں جانے سے بنائ تھی.. لیکن وہ اس سے بھی بری طرح ان کو مات دے چکی تھی.. اسے شاہد سے ایسی حرکت کی بلکل بھی توقع نہیں تھی

اسے مسیج کر کے ہوٹل بلوایا تھا اس سے آفس میں نہیں مل سکتا تھا کہ وہاں رابیل تھی... اور اسے نہیں پتا چلنا چاہیے کہ وہ لوگ مل چکے ہیں یا ان کے درمیان کسی قسم کا کوی جھگڑا نہیں ہے... بلکہ اسے دھوکے میں رکھا جا رہا ہے.

"...یہ کیا بے قوفی ہے"

اگلے چند منٹوں میں وہ اس کے سامنے تھا... درید نے اپنا موبائل اس کے سامنے کیا جسے دیکھ کے شاہد کے حوش اڑے تھے...

ڈش "رابیل کو ایک بڑی گالی سے نوازتے اس نے اپنے بالوں کو نوچا...

کہاں جا کے پھنسا تھا... اپنی صفای کے لیے اب کچھ بچا ہی نہیں تھا نہیں اب ایک نیا پلان ترتیب دینا تھا جس سے وہ رابیل کے باس تک پہچ سکیں...

اس سب میں ڈی ڈی دانین کو مکمل طور پہ فراموش کر چکا تھا کہ وہ گھر اکیلی ہے

....

وہ پر شور اور مضطرب رات تھی... بار بار گرجنے والے بادل اب بارش کی صورت اختیار کر چکے تھے... متورم سوجی ہوئی آنکھیں درید درانی کی منتظر تھیں.. وہ بند جو ماں کے گھر آنکھوں کے سامنے باندھا تھا اپنے گھر کا دروازہ عبور کرتے ہی ٹوٹ گیا.. بے تحاشا رونے کے بعد اس کی انکھ لگ گئی ابھی بادلوں کے گرجنے کی آواز سے اٹھی تو رات کا اندھیرا چار سو پھیلا ہوا تھا.. لیکن ابھی بھی دل میں بے چینی سی تھی وہ پر سکون نہیں ہو پا رہی تھی ...

درید کی محبت تھی یا جنون... نفرت کیا تھا... جو اس کی غلطی کو برداشت نہیں کر پاتا تھا... وہ فرشتہ تو نہیں تھی ایک عام انسان تھی جو غلطیاں کرتا ہے پھر درید کیوں چاہتا تھا کہ وہ غلطی نا کرے... وہ اپنے ماں باپ اپنے گھر والوں سے اپنے اپ کو چھپا کے رکھے.. اس کا دل ساکت حالت میں تھا

اچانک ایک ہوا کا جھونکا آیا.. وہ صرف ہوا کا جھونکا نہیں تھا بلکہ اس کے بعد ایک تیز آندھی آئ.. بجلی کی زوردار چمک سے گارڈن روشن ہوا وہ جو غیر ارادی طور پہ کھڑکی کی طرف دیکھ گی تھی... روح تک سنسنا اٹھی باہر کوئ کھڑا تھا سفید لباس میں.. ایک دم سے آنکھیں بند کرتے اس نے اپنا سر گھٹنوں پہ گرایا.. کہ باہر کا منظر اس کی انکھوں سے اوجھل ہو.. لیکن بار بار گرجنے والے بادل اور چمکتی ہوئی بجلی دل پر عجیب سی ہیبت طاری کر رہی تھی.. موسلادار بارش کا بہتا پانی عجیب شور پیدا کر رہا تھا... دروازے اور ... کھڑکیاں ہوا کے تھپیڑوں سے جھنجھنا اٹھیں

سر گرائے وہ کلمہ اور آیت الکرسی کا ورد کرنے لگی ساتھ ہاتھ مار کے موبائل ڈھونڈھنا چاہا.. لیکن شاید وہ دور پڑا تھا.. وہ حواس باختہ سی اٹھی.. درید نے پتا نہین کب آنا تھا اور اس ہولناک رات میں وہ گھر میں اکیلی تھی.. اپنے تمام حوصلے مجتمع کر کے وہ کمرے سے باہر آئی.. تب ہی آچانک تمام گھر

تاریکیوں میں ڈوب گیا. طوفانی بارش کے سبب برقی نظام معطل ہو چکا تھا..

..اسے اندھیرے سے بہت خوف آرہا تھا

... تھیف پلیززز آجائیں..اس کے قدم وہیں جم چکے تھے

ایک دفعہ پھر بجلی زور سے چمکی تھی..اب وہی سفید کپڑوں والااس کے

... کمرے کے دروازے پہ کھڑا تھا

دریددد...اس کی چیخ نکل گی اسے دیکھ کے...اوپر کی سانس اوراور نیچے کی

سانس نیچے ہی رہ گئی

....

!...!...!....

وہ ساکت نظروں سے دروازے

کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ بارش کا زور ابھی بھی نہیں ٹوٹا تھا۔۔۔

"درید پلیز آجائیں نا۔۔۔۔۔

اللہ جی میں کیا کروں ۔۔ چار سو اندھیرے کا راج تھا ۔۔۔ کہ اچانک لائیٹ آگئی ۔۔ اس کی نظر دروازے پہ گئی وہ وجود اب وہاں نہیں تھا ۔۔۔ دو منٹ اسے اپنی سانسیں بحال کرنے میں لگے جو نہی واپس مڑی وہ سفید کپڑوں والی لڑکی عین اس کے پیچھے بڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی ۔۔۔ سر جھکاے نیچے فرش کو گھور رہی تھی

ک ۔۔ کون ہو ۔۔۔ دانین پیچھے ہوتے دور ہٹی ۔۔ وہ جو بھی کوئی تھی بہت حسین اور خوبصورت شکل والی تھی ۔۔ لمبے بال اور خوبصورت

سمائیل ۔۔۔ اوففف

میں تمہاری ہمدرد ہوں ۔۔۔ اپنی سریلی اواز میں کہتے بیڈ کے اوپر پاوں کر کے بیٹھ گئی ۔۔۔

یااللہ میری مدد کر ۔۔ دانین کا دل اسے دھڑک رہا تھا جیسے اگلے ہی لمحے سینے سے باہر نکل آتا ۔۔ اس کا زہن بلکل ماوف ہو چکا تھا ۔۔ وہ جو بھی تھی نارمل انسان تو نہیں تھی جو اتنی ڈراونی اور خوف ناک رات میں اکیلی باہر گھوم رہی

تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ لڑکی اسے نقصان پہنچاتے اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔۔۔

لوہا۔۔۔ہاں لوہے سے یہ ڈرے گی۔۔اپنے من من کے بھاری ہوتے پیروں کو گھسیٹتے اس نے ڈرار سے سیزر برآمد کیا۔۔وہ لڑکی دائیں بائیں کچھ تلاش کر رہی تھی دانین نے بہادری دیکھاتے جلدی سے سیزر سامنے کیا کے وہ ڈر کے بھاگ جاے گی۔۔ لیکن وہ اس کی حرکت دیکھ کے ایک لرزہ طاری کر دینے والا قہقہ لگاتے اس کے قریب آنے لگی۔۔ لیکن ایک ان دیکھی آہنی دیوار سے ٹکرا کے پیچھے جا گری۔۔۔درید جو اس دن افگن کے حملے کے بعد دانین پہ ایک حصار قائم کر چکا تھا اس کی وجہ سے اب وہ کسی بھی قسم کے خطرے سے محفوظ تھی لیکن یہ ڈر تو ایسے نہیں جانے والا تھا نا۔۔جو اس کے دل میں کنڈلی مار کے بیٹھا تھا۔۔اس انجانی لڑکی کے لیے

تم مجھ سے ڈرو نہیں میری دوست۔۔۔پلوشہ خود کو سنبھالتے واپس بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔

ک۔۔ کون ہو تم۔۔۔دانین ڈری ہوئی تھی۔۔ی۔۔یہاں کیا کرنے۔۔۔

میں فہام کی کزن ہوں۔۔اور فہام میرا سابقہ منگیتر بھی رہ چکا ہے..اسے بتاتے وہ ریلیکس ہو کے بیٹھی

کون فہام۔۔میں کسی فہام کو نہیں جانتی۔۔پلیز تم جاو۔۔۔ایک دفعہ بجلی پھر زور سے کڑکی۔.. ہوا کے تھپیڑے بار بار کھڑکی کو ہلاتے خوفناک کھڑکھڑاہٹ پیدا کر رہے تھے ...

اووہ سوری میرا مطلب ہے درید.... تمہارا شوہر..وہ میرا سابقہ منگیتر رہ چکا ہے...اب وہ اٹھ کے کھڑی ہوئی...اپنی لمبی فرشی فراک کو سنبھالتے سٹڈی کے پاس گئی... پھر واپس مڑی

اور درید جو ہے وہ مجھ سے شدید محبت کرتا ہے... حیران و پریشان کھڑی دانین کو طنزیہ نظروں سے دیکھتے پھر سے اس کے قریب آتے رکی ..

تمہیں پتا ہے تم سے شادی اس نے تمہاری دولت کی وجہ سے کی... دانین تو خوف بھول کے بس اس کی باتیں سن رہی تھی.. یعنی اسی لیے وہ اس سے خوش نہیں تھے... اور اسے مارتے بھی تھے...

تم پریشان نا ہو... اب میں اگی ہوں نا... اب دیکھنا وہ تمہیں دھوکہ نہیں دے سکے گا... وہ اس حصار سے زرا سے فاصلے پہ کھڑی تھی...

ل.. لیکن تم جھوٹ بول رہی ہو... دل میں اٹھتے درد کو اگنور کرتے اس نے اس کی بات کو جھٹلایا... درید ایسا نہی تھا وہ چاہے اسے مار لے لیکن.. وہ اسے دھوکہ... ہر گز نہیں

میں تمہارے ساتھ جھوٹ کیوں بولوں گی...... بھلا اس سے مجھے کیا فایدہ.... وہ ہر طرح سے اسے درید کے خلاف کرنے کے جتن میں تھی...

پر میں کیسے مان لوں تم کزن ہو ان کی... باہر بارش کا زور ٹوٹ چکا تھا... بجلی بھی کہیں دور چمک رہی تھی... لیکن بارش ہونے کے باوجود حبس زداہ ماحول دل کو ناگوار لگ رہا تھا

تم نامانو تو بھی ایسا ہی ہے پیاری دوست ...اور دیکھو اگر ایسا نا ہوتا تو میں یہاں کیوں آتی ...درید کو بس تمہاری دولت سے مطلب ہے....وہ اس کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھ رہی تھی ..

م..می..میرے پاس تو اتنی دولت ہے ہی نہی...اسے یاد آیا وہ تو ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی ہے..پھر درید کو اس کی دولت کہاں سے ملتی

س..سچ میں وہ تمہارے بھائیوں کی دولت مطلب ان کے جو بینک بیلنس ہیں تمہیں نہی پتا نا...ان کے پاس بڑا پیسہ

ہے...وہ جو اویئ ہوا میں یر چلا رہی تھی..گھبرا ای..جبکہ دانین سچ میں پریشان ہو چکی تھی..وہ اسے اچھی طرح بھڑکا کے چلی گی

اس کے جاتے ہی وہ برف کی طرح پگھلی تھی دروازاہ بند کرتے اسی کے سہارے زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔۔۔اور اب دونوں گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹتے کسی گہری سوچ میں گم ہوئی۔۔اتنی گم کہ کوئی اسے دیکھ لیتا تو کسی بت کا کماں

کرتا۔۔ لیکن انکھوں سے بہتی ندیاں جو بنار کے مسلسل بہہ رہی تھیں۔۔ کہ زندگی کی رمق اسے بت بنے جسم میں اب بھی باقی تھی

اس کا دل چاہ رہا تھا چیخ چیخ کے روئے آسمان سر پہ اٹھا لے ایک ایک کو پکڑ کے اپنی تکلیف بتائے۔۔ اپنے ارمانوں پہ بین کرے۔۔ جب سب سے عزیز قریبی دل و جاں میں بسنے والا مان توڑ دے تو ایسی تکلیف ہوتی ہے جو رگ رگ میں سرایت کر جائے۔۔۔ بدن کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا۔۔ ان چند لمحوں نے اس پری پیکر وجود کو کس قدر کملا دیا تھا۔۔ وہ صدیوں کی بیمار لگتی تھی۔۔ کسی اپنے جس کے دم سے ساری خوشیاں ساری ہنسی ہو وہی اپ کا سب کچھ چھین لے تو ہونے والی تکلیف کوئی کیسے بیان کر سکتا ہے۔۔

آپ کو میرے بال اچھے لگے تھے نادر ید۔۔ آپ ان کو چھپا کے رکھنے کا کہتے تھے۔۔۔ وہ سب دیکھاوا تھا۔۔ آپ کو مجھ سے یا میرے جسم کے کسی حصے سے بھی کوئی الفت نا تھی۔۔ اگر ہوتی تو اپ مجھے ایسے بے دردی سے۔۔۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔ہاں اب یہ بال ہی نہیں رہیں گے۔۔۔میں ہر وہ چیز نوچ کے پھینک دوں گی جس سے اپ کو کبھی محبت رہی ہو۔۔۔وہ اپنے بالوں کو بے ترتیبی سے کاٹنے لگی۔۔۔ٹانس کی سی کیفیت میں وہ اپنے بالوں کو بلکل چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ چکی تھی۔۔۔

وہ اس رات بہت روئی تھی۔۔۔ایسے جیسے اخری بار رو رہی ہو۔۔۔جب رو رو کے تھک گئی تو اپنی بھینچی ہوئی مٹھیوں کو کھولا جن میں بالوں کو دبایا ہوا تھا۔۔۔ویران انکھوں سے مٹھی میں بھیگے بالوں کو دیکھا۔۔۔رات کا گھپ اندھیرا ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔۔۔وہ سونا چاہتی تھی

....

اسلام علیکم زولجان۔۔۔

درید شاہد سے مل کے زولجان کے پاس آیا تھا۔۔وہ ایک ادبی محفل میں بیٹھی کہانیاں سن رہی تھیں... وہ اس قلب کی ایک اہم ممبر تھیں.. یہاں اچھے اور برے جن انسانی دنیاں میں جا کے ان کے روزمراہ کے معملات کو دیکھتے

اور اس قلب میں آ کے جنوں کو سناتے... کچھ برے جنات انسانوں کے تنہای کے لمحات کو چسکے لے لے بتاتے تھے... لیکن اچھے جنات ان کے... کارناموں سے سبق سیکتھے.. اور اچھی باتیں پھیلاتے تھے

... وعلیکم السلام.. کیسا ہے میرا بیٹا

اس کا ماتھا چومتے اسے پاس بیٹھایا.... فہام انہیں بہت مشکلوں اور وقتوں بعد واپس ملا تھا.. ان کی ستائیس بچے تھے... جب کسی انسان کے ہاں ایک بچہ دنیاں میں آتا ہے تو جنوں کے ہاں دس آتے ہیں اسی لیے انسانوں سے دس گناہ زیادہ جنات اس دنیاں میں رہتے ہیں.. ابا آدم علیہ اسلام کے آنے سے پہلے جنات کا بسیرا ہوا کرتا تھا... پھر جب انسان اے تو انہیں اپنا بسیرا الگ اور... انچاوئیوں میں کرنا پڑا

زلجان اور داود (فہام کا باپ) کے باقی سب بچے جوں جوں بڑے ہوتے گے الگ الگ ہو کر اپنے خاندان آباد کر لیے... ان کے پاس بس دو بچے رہتے تھے ایک فہام اور ایک اس سے چھوٹی بہن زوباریہ... اسی طرح اس کے

چاچا کے بھی باقی سب بچے الگ ہو گے تھے افگن اور پلوشہ ساتھ تھے..

پلوشہ کو فہام پسند تھا اور اور زوباریہ کو افگن.. لیکن ب اس جنگ میں وہ زوباریہ کو بھی کھو چکی تھیں... فہام ان کے پاس آ جاتا کافی دنوں کے بعد داود کی بھی طبعت ناساز تھی عمر کے ساتھ ساتھ وہ بھی اپنی بہت ساری طاقتیں کھو چکے تھے

میں ٹھیک ہوں زولجان... معزرت میں مصروف تھا ملنے نہی آسکا...اس کا ہاتھ تھامتے آس پاس دیکھا...

کوی بات نہیں... تمہاری بیوی کیسی ہے...انہوں نے محبت سے اسے دیکھا تھا

دانین... بھی ٹھیک ہے...اسے اب دانین کی یاد ای تھی.. جیسے وہ اکیلا چھوڑ آیا تھا...

بیٹا...اسے بتادو اپنے بارے میں.۔ وہ ان سے ہمیشہ فہام بن کے ملتا تھا۔...

میں ابھی نہی بتا سکتا نازو لجان... ابھی ایک مسلے میں پھنسا ہوا ہوں اس سے
... نکل جاؤں.. پھر.. پر پتا نہیں وہ مجھے قبول کرے یا نا

ایک دم سے اسے پریشانی نے گھیرا... کیا وہ ساری زندگی ایسے ہی رہتے...
.. لیکن کیسے وہ ایسے رہ سکتے تھے

اچھا زلجان بتا دوں گا... دماغ کو جھٹکتے... اس نے جان چھڑوائی... پلواشہ
.. چاچا چاچی کیسے ہیں

ہاں پلوشہ سے یاد آیا... وہ تو اج کل انسانوں میں کچھ زیادہ ہی آجا رہی ہے...
... دانین کا خیال رکھنا.... انہوں نے یاد انے پہ اسے اگاہ کیا

دانین کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی... وہ پھر بھی ریلیکس رہا تھا یہ سوچ بنا کے
اسے کوئی نقصان نہی پہنچا سکتا تھا لیکن وہ خود تو پہنچا سکتی تھی نا

....

اس لڑکی کو گے کتنا وقت گزر چکا تھا رو رو کے اس کی آنکھیں سوجی ہوی
تھیں.. گھٹنوں سے سر اٹھا کے فرش پہ دیکھا جہاں جا بجا اس کے بال

بکھرے ہوئے تھے... کتنے دل سے وہ درید کو چاہنے لگی تھی... کتنی خوش تھی وہ اسے پا کے... لیکن... اب جیسے ایک ایک کر کے سب اس سے ہاتھ سے چھوٹتا جا رہا تھا... پہلے درید اسے مارتا تھا لیکن اب تو وہ اس سے پیار بھی ... نہی کرتا تھا بلکہ وہ اسے دھوکہ دے رہا تھا... انکھوں کو مسلتے پاوں سمیٹے میں نہی رہوں گی یہاں.. اپنی متورم انکھوں کو بے دردی سے دوبارا اصاف ... کیا

پھر پاوں مار کے اپنے پاس پڑے بالوں کو دور ہٹایا.. سامنے پڑے سیزر کی نوک اس کے پاوں پہ لگی تھی۔۔ وہ اس وقت صوفے کے پیچھے نیچے قالین پہ ... بیٹھی تھی

اب سے کچھ دیر پہلے وہ اپنے سر کے سارے بال بے ترتیبی سے کاٹتے کاٹتے کندھوں سے اوپر کانوں کے برابر کرتے اپنے بالوں کا حشر بیگاڑ چکی تھی... انہی بالوں کو پکڑ کے کھینچا تھا کتنا درد ہوا تھا اسے... ایک دفعہ پھر یاد ایا تو انسو پھال پھسل کے گریبان بھگونے لگے.... اب یہی بال نہیں رہے... اپنے

قریب بکھرے چھوٹے کٹے بالوں کو دیکھا...... اگر ایسا تھا تو کسی اور طریقے سے لے لیتے دولت ۔۔ اصل میں اسے سارا غم درید کے پیار نا ... کرنے کا تھا... میں کیا کروں... شدت سے رونا آیا

بارش کب کی رک چکی تھی.. اور درید بھی ابھی تک نہیں ایا... جانے کہاں رہ گیا تھا... نا اے میری بلا سے.. میں کتنی ڈرری ہوں ان کو کوی فکر ہی نہیں ہے... سوچوں میں الجھتے وہ اٹھ کے بیڈ پہ آئی وہ سونا چاہتیی تھی۔۔۔اس نے انکھیں موند لی تھیں شاید وہ سو گئ تھی لیکن نہیں ۔۔اس نے کچھ دیر بعد پھر انکھیں کھول لی تھیں۔۔۔جب درد حد سے سوا ہو تو نیند کہاں اتی ہے۔۔اس کا دل ہول رہا تھا کیا سے اب باقی عمر درید کے بنا گزارنی پڑے گی۔۔اس سوچ کے اتے ہی اس کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئ تھی۔۔اب وہ سیدھی لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔۔اس کی سوچ خلامی معلق تھی۔۔اس نے انکھیں ایک بار پھر بند کر لی تھیں۔۔وہ محسوس کر رہی تھی جیسے وہ زمیں اور اسمان کے درمیاں خلا میں لٹکی ہوی ہے۔۔وہ

ڈر رہی تھی۔۔۔ کہیں نیچے نا گر جائے کافی دیر ایسا ہی ہوا پھر اسے جیسے کسی نے دھکا دے دیا ہو اوہ گرتی چلی گئی۔۔ ہر طرف سیاہی ہی سیاہی پھیل گئی ۔۔ جانے کون سا دیس تھا وہ نیند کی وادی میں جاتے ہوئی اخری سوچ یہی تھی۔۔ وہ سو چکی تھی۔۔ نیند تو سولی پر بھی آجاتی ہے اور وہ سانس لینے کے لیے ہی سہی زندا ہ تو تھی نا

-

کافی دیر بعد موبایل کے بجنے پہ اس کی انکھ کھلی... درید کی کال آرہی تھی... مطلب دروازہ کھولنے کا کہیں گے... سونے سے وہ کچھ فریش فیل کر رہی تھی... جلدی سے اٹھی

"آآ...آ...."

اٹھتے ہی پہلی نظر سامنے رکھے آئینے پہ پڑی... اپنی ہی حالت دیکھ کے اس کا تراہ نکل گیا تھا... بالوں ں سے خالی کھوپڑی کو دیکھ کے.. ساتھ مین دو روشن انکھیں جو اس وقت بجھی ہوئیں عجیب سا نقشہ پیش کر رہی تھیں.

"...اوففف یہ کیا کیا دانیں"

اب تیرا کچھ نہیں بچے گا... جلدی سے اٹھتے بالوں کو سمیٹا جو کالین سے "چپکے ہوئے تھے... جتنا ممکن ہو سکا سارے بال قالین سے صاف کیے پھر اپنا منہ دھویا اور سکارف لپیٹا... کانپتی ٹانگوں سے لاونج تک ایی

... پھر ایک دفہ اوپر دیکھا.... کہ کمراہ سہی ہو گا

... کہاں تھیں... دروازہ کھلتے اس کا چہرا دیکھا جو سفیدی میں گھلا تھا

دانین خاموشی سے سائڈ پہ ہوی.. اس کا کوی موڈ نہی تھا اسے کچھ بتانے کا

.. جو شخص اس پہ ہاتھ اٹھا سکتا تھا اکیلے اس گھر میں کالی گھٹور رات میں چھوڑ سکتا تھا اس سے دل کا حال کہہ کے کیا مل جاتا... سو خاموشی سے اس کے

... پیچھے چلی آئی

.. سوری مجھے کام آگیا تھا اس لیے لیٹ

اس سے پہلے کہ وہ بات کمپلیٹ کرتا وہ اسے کراس کرتے واش روم چلی گی...

اسے دیکھ کے ایک بار پھر دانین کو شدت سے رونا آیا... کیا تھا اگر وہ اس کے ساتھ سنسئر ہوتا.. بے شک مار پیٹ لے لیکن ایسے دھوکا تو نا دے... کم سے کم محبت تو اسی سے کرے... انسو صاف کرتے.. اس نے آئنے میں دیکھا... استغفار.. توبہ توبہ... سکارف جو سر سے اتر چکا تھا دوبارہ سے لپیٹا... کیا کر دیا دانین توں نے.. سب بھول کے خود کو ہی کوسا.. پتا نہی درید باہر کیا سوچ رہے ہونگے...

اپنے اپ کو ریلیکس کیا سیریس منہ بنا کے باہر آئ تو درید سوچ چکا تھا...
ہونہہ پاون پٹختے باہر نکل ائ... ماما کے پاس جا رہی ہوں

....

....

بابا چلیں بھی اب... طلحہ کمرے میں آیا جہاں عثمان صاحب اپنی بیوی کے میک اپ ختم ہونے کے چکروں میں لیٹ ہو رہے تھے

میں تو تیار ہوں اپنی ماں کو فارغ کرو جس کی لیپا پوتی ہی ختم نہین ہو رہی.. عنبرین پہ چوٹ کرتے وہ خود باہر چلے گے.. آج وہ لوگ سمع اور حازق کے لیے لڑکی دیکھنے جا رہے تھے بات تو ہو چکی تھی بس ایک دفعہ بچے اپس میں مل لیتے تو تاریخ رکھتے.. لڑکی والے عنبرین کے دور پرے کے رشتے دار تھی چار بہنیں تھیں ان میں سے درمیانی دونوں کے لیے وہ لوگ سمع اور حازق کا رشتہ لے جا رہے تھے

دانین کو تو نکالو پہلے... اسے لیے بنا تو نہیں جاوگے نا... انہوں نے بھی عثمان کے جاتے ہی طلحہ کو گھورا جوان کو بڑی فرست سے تیار ہوتے دیکھنے لگا تھا...

اچھا.. جا رہا ہوں.. لیکن ٱپ بھی آجائیں... ان سے کہتے باہر نکل ایا... پھر دانین کے کمرے میں آیا جس کا کمرہ لاک تھا.. پچھلے دو ہفتوں سے دانین

وہیں پہ تھی اور درید ایک دفعہ بھی پوچھنے نہیں آیا تھا... کال اس لیے نہیں کر سکا کہ اپنا فون گھر ہی چھوڑ آیی تھی محترمہ

دانین جی.... طلحہ نے دستک دی

اور پچھلے دو ہفتوں سے ہی اس کا سکارف سر سے نہیں اترا تھا... کمراہ بھی ہمشہ لاک ہوتا... کہ اگر نہیں کیا ہوا تو کسی کے آنے سے پہلے وہ خود کو سیٹ کر لیں ..

وہ جو اپنے بالوں کو چھوٹی چھوٹی پینوں سے ناکام اٹکانے کی کوشش کر رہی تھی دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے دستک کی اواز آ رہی تھی... بال اس کے ایسے ہو چکے تھے جیسے عام طور پہ لڑکوں کے ہوتے ہیں... جانے اسے اتنا شدید غصہ کیوں آگیا تھا کہ اپنے ہی بالوں کا حشر نشر کر دیا... اب پچھتا رہی تھی... درید کو تو فرق بھی نہیں پڑا تھا کہ دانین کہاں گی ہے

اور وہ جو پہلے ہی اس کو لے کے من ہی من میں کی کہانیاں بنا چکی تھی اب ان پہ اس کے رابطہ نا کرنے پہ مہر لگ چکی تھی ...

اندھے ہو گیا... وہ جو جلدی سے سکارف کرتے جوتے اڑیس کے باہر آئی... سامنے ہی طلحہ دوبارا دستک دینے کے لیے ہاتھ دروازے کی بجائے اس کے منہ پہ زور کا کھڑکا چکا تھا..

سوری... سو.. سوری یار مجھے کیا پتا تم ایسے ہی کھول دو گی.... جلدی سے کان پکڑتے پیچھے ہوا...

بتمیز... تم سے بڑی ہوں... جب سے شادی ہوی تھی.. اس نے تو خود کو بڑا ابنا لیا تھا...

واہ واہ... کمال ہے... بڑی ہو تم تو... اس کے پیچھے چلتے اس کا دل جلا گیا...

چپ کر جاو...

تم شاید تمیز بھول رہی ہو دانین درید درانی... کم سے کم بات تو ڈھنگ سے کر لو... ہر کسی کو کھانے کو دوڑتی ہو..... جب سے آی تھی بس ماما بابا یا سمع کے سامنے ہی چپ رہتی ورنہ باقی سب سے تو اسے کوی الگ ہی بیر تھا جو

ایک کے بعد چار سنا دیتی... چڑ چڑی سی ہوتی جاری تھی.... شاید درید کی بے رخی کی وجہ سے جو اس سے مکمل طور پہ غافل ہو چکا تھا

چلتے چلتے وہ لوگ گاڑی تک آئے باقی ساری پلٹون بیٹھ چکی تھی سوائے سمع کے وہ اپنے افس سے ہی سیدھا ہوٹل میں آتا... جب دیکھنے جانے کی بات ہو رہی تھی تو سب تیار ہو گے اب سارے ان کے گھر جاتے اچھا تو نہیں لگتا نا تو عثمان صاحب نے انہیں ہی ہوٹل میں مدعو کر لیا.. وہ کسی خرچے سے بھی بچ جاتے اور وہ بھی شرمندگی سے...

سمع طلحہ بابا ماما اور حازق ایک گاڑی میں جبکہ دوسری. مین زولقرنین عاصم قاسم اور دانین تھے...

یوں وہ کافلہ شام کو اپنی بھابھیوں کی تلاش میں روانہ ہوا.. سارے راستے میں انہوں نے خوب انجوائے کیا تھا

....

کہاں ہیں سب لوگ.. میں کب سے کھڑا ہوں یہاں گیٹ پہ..

.. وہ لوگ ابھی راستے میں تھے جب سمع بھای کو درید کی کال آئی

بس دس منٹ ہم پہنچنے والے ہیں دانین دوسری گاڑی میں تھی وہ لوگ واپس گھر جارہے تھے

اوکے... اللہ حافظ.. وہ جو پہلے ایسے ہی گھس گیا تھا.. جب یاد آیا کے سب پوچھیں گے تو کیا جواب دے گا باہر گیٹ تو لاک تھا تو وہ اندر کیسے چلا گیا سو آرام سے باہر ہی گاڑی سے ٹیک لگا کے کھڑا ہو گیا تقریباً دس ممٹ بعد ان کی گاڑیاں دور سے آتی نظر آئیں.. وہ سیدھا ہوا... پتا نہیں دانین اسے چھوڑے گی کہ نہیں.. آخری دفعہ تب دیکھا تھا جب وہ صبح گھر آیا تھا.... اس کے بعد آج..

وہ چلتے ان کی طرف آیا گاڑیاں زرا اگے جا کے رکی تھیں سب اتر رہے تھے...

اسلام علیکم... اس پری پیکر کو نگاہ میں رکھتے سب کو سلام کیا...

وا علیکم السلام دانین کے علاوہ سب نے جواب دیا تھا.. پر وہ اپنا سکارف سیٹ کرتے اس کے پیچھے سے نکل گی.. سمع بھائی دروازہ کھول چکے تھے... دانین نے بھی پھر پیچھے مڑ کے دیکھنے کی غلطی نہیں کی...

بہت جلدی خیال نہیں آگیا تمہیں.. دانین کو اندر جاتا دیکھ کے عمبرین نے دریدپہ چوٹ کی جو عثمان صاحب سے باتیں کرتے اندر جارہا تھا

و.. وہ آنٹی ایکچولی مجھے بہت امپورٹینٹ کام تھے جس وجہ سے دانین کو یہاں چھوڑنا پڑا...

ہونہہ پھر بھی بیوی ہے تمہاری اب تمہاری زمہ داری ہے بندا ایک کال ہی کر لے

بیگم اب اسے اندر تو آلینے دو یہی سے واپس باہر کرتا کرو گی کیا.. عثمان نے پیچھے مڑ کے بیگم کو گھورا

اچھا اچھا...اب آہی گیا ہے تو دنین کو ساتھ لے کے ہی جانا...بیٹیاں اپنے گھروں میں بستی اچھی لگی ہیں..کہتے دل میں سوچا...اب تو کام بھی نہیں
..کرتی اور دماغ بھی چاٹتی رہتی ہے...اصل درد باہر آیا
جی انٹی...اب وہ دانی کو کیسے منائے گا....جو سلام کو جواب دینا بھی گوارا نا کرتے اندر چلی گی تھی...کچھ زیادہ ناراض تھی شاید

.....

....!....!....!...!

رات کا اندھیرا اچھیل رہا تھا اور شاہد اس وقت اکیلے سنسان علاقے میں
موبایل ٹریس کرتے نکل آیا
پچھلے کچھ دنوں میں اس نے رابیل کے موبایل سے باس کا نمبر نکلوایا تھا..
لیکن اس کی لوکیشن ہی نہیں مل رہی تھی آج اچانک اس نے چیک کیا تو اس
..کی لوکیشن شو ہو رہی تھی ایک بھی لمحہ ضایع کیے بغیر وہ اس جگہ پہنچا

وہاں ایک عمارت تعمیر ہو رہی تھی.... کنسٹرکشن کا کام کسی وجہ سے شاید رکا ہوا تھا اندھیری رات میں اسے ذرا سا ڈر بھی لگا لیکن یہ سب ان کے کام کا .. حصہ تھا دور دور لائٹس جلتی ہوی آبادیوں کی نشاندہی کرتی تھیں

وہ موبایل کی ٹارچ روشن کرتے اس عمارت میں داخل ہوا... سب کمرے کھڑکیاں اور دروازوں کے بنا تھے.. وہ باہر سے جھانکتے آگے بڑھ رہا تھا جب ایک کھڑکی کے سامنے ٹھٹھکا... جلدی سے موبایل کی لائٹ بند کی.. وہاں سے کچھ آوازیں آرہی تھیں... آہستہ آہستہ وہ قریب جارہا تھا... ایسے لگتا تھا جیسے کوی ریڈیو چل رہا ہو......چلتے چلتے وہ سامنے رکھی ٹیبل کے ... پاس آ کے رکا جہاں ریڈوا اور اس کے اسپکیر کے ساتھ موبایل سیٹ ہوا تھا یہ کیا... مطلب رابیل... لیکن یہ ریڈیو میں کون بول رہا.... ریڈیو بھی عجیب ہی شکل کا تھا ڈراونا سا۔۔۔ ہر طرف سناٹا تھا جھینگوں کے بولنے کی

آوازیں عجیب ماحول بنا رہی تھیں... جو نہی اس نے اگے ہو کے موبایل اٹھا.. ریڈیو بند ہو گیا...

"یہ کیا سسٹم ہے.."

حیرانی سے دونوں چیزوں کو الٹ پلٹ کے دیکھا...

اب ریڈیو سے ٹوں ٹوں کی آواز آ رہی تھی جبکہ موبایل سے دوسری طرف رابیل ہیلو ہیلو کرتے باس سے رابطہ کرنے کی کوشش میں مشغول تھی...

"...اے لو.... مطلب رابیل کو بھی بے وقوف بنایا جا رہا ہے... حد ہے"

لیکن اسے کیوں بے وقوف بنائے گا اس کا باس....؟؟" سوچنے والی بات تھی"

" .. کہیں وہ خود کو رابیل سے بھی تو نہیں چھپا کے رکھتا"

ذہن میں مختلف خیال رقص کرنے لگے تو وہ ریڈیو اور موبایل لے کے وہاں سے نکل آیا... مطلب باس کافی ہوشیار ہے اپنی اصلی لوکیشن بھی نہی پتا چلنے دے گا....

دوسری طرف رابیل جو کافی دنوں سے باس سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی آج ہوا تھا تو وہ بھی بات سے پہلے ہی حتم ہو گیا... پیچھے تین ہفتوں سے باس کا اس سے کنٹیکٹ نہی ہو پا رہا تھا جانے کہاں غایب تھا...

....

"..دانین دروازاہ کھولیں"

دبی اوآز میں درید نے ایک بار پھر کہتے ہینڈل کو گھمایا۔۔۔ پیچھلے دس منٹ سے وہ دروازہ کھولنے کا کہہ رہا تھا لیکن دانین خود کو اندر بند کیے اسے ازیت دے رہی تھی

" ...اس کی ڈپلیکیٹ چابی لا کے دو"

دروازہ نا کھلنے کی صورت اس نے زرا سا سائڈ پہ ہو کے کہا(آس پاس کوئی نہیں تھا اواز اس لیے لگائی کے اسے ایسے ہی دروازہ کھلنے پہ شک نا ہو) پھر دو منٹ میں خود دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا... دانین سامنے کہیں بھی نہی تھی ..

واش روم میں ہوں گی۔۔"اندازہ لگاتے وہ واش روم کے پاس آیا... وہ وہیں تھی

.... باہر آئین.. آپ کو لینے آیا ہوں... " پاس آتے ہلکا سا دروازہ بجایا"

"سوری... مجھے آپ کے ساتھ نہی جانا"

دانین جواس کی چابی والی بات سن کے جلدی سے واش روم میں گھس گی تھی.. سکارف سیدھے کرتے اکڑ کے وہیں کھڑی رہی

"دانین میں دروازہ توڑوں۔۔۔؟"

وہ جانتا تھا دانین کا ریکش ایسا ہی ہو گا... اسی لیے وہ فرصت سے فرصت نکال کے اس کے پاس آیا تھا....

"وہ ایک انچ بھی نہی ہلی" ...بے شک...

اگلے ہی لمحے دروازا کھلا.... دانین جو دروازے کے قریب ہی کھڑی تھی ایک دم سے پیچھے ہوئ

"دریداس کا ہاتھ پکڑ کے باہر لایا" ..باہر ائیں..

"...مجھے ہاتھ بھی مت لگائیں"

...اپنے ہاتھ کو جھٹکے سے چھڑواتے اسے دور ہوی

دانین پلیز۔۔۔سامان لیں اپنا اور میرے ساتھ چلیں۔۔۔"اس کا رویہ"
اسے پریشان کرنے لگا تھا..پہلے باہر سب کے سامنے وہ اجنبی بن کے اندر
..چلی آیی تھی اور اب یہاں منہ پھلای ہو تھا

بس کر دییں مسٹر درید درانی....آپ کس خوش فہمی میں ہیں اپ آئیں"
"...گے دو محبت کے بول بولیں گے اور میں آپ کے ساتھ چل دوں گی
"... نہیں
" ....اس بار ایسا کچھ نہیں ہونے والا
سپاٹ انداز میں کہتے وہ رخ موڑ گی۔۔وہ اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی
... تھی۔۔

"...رئیلی سوری دانین.. میں جانتا ہوں میں نے بہت برا"

.. وہ ایمبیرس فیل کر رہا تھا

"؟؟....برا"

"اسے برا کہتے ہیں...؟؟اپ نے گناہ کیا ہے... مجھ پہ ایک تو ہاتھ اٹھاتے ہیں اوپر سے مجھے کہتے ہیں میں اپنے گھر والوں کو بھی نا بتاوں۔۔چپ چاپ آپ کا ظلم برداشت کرتی رہوں... کمال ہے... میں کوی بے جان چیز ہوں۔"

اس کا ضبط ٹوٹنے لگا تھا

"سب چھوڑیں... بلکہ اپ کو تو فرق ہی نہی پڑتا نا...اپ کو کون سا محبت ہے دانین سے...اپ کو تو اپنی کزن سے محبت ہے...اپ تو بس مجھے جہاں مرضی رکھ کے بھول سکتے ہیں اپ کو کیا پڑی ہے... کٹاو دار خوبصورت

ہونٹوں سے نکلنے والے لفظ لفظ میں تلخی بھری تھی وہ چھوٹی سی لڑکی اپنے لیے اور تو کچھ نہیں کر سکتی تھی لیکن اپنا دفاع تو کرتی...

"میں بزی تھا...اس وجہ سے نہی آیا...اور اپ کو اپنے ساتھ بھی نہیں لے کے جا سکتا تھا.. سوچا اپنے گھر میں سب کے ساتھ رہیں گی تو خوش رہیں گی..."
دل لگا رہے گا.. وہ واقع شرمندگی فیل کر رہا تھا

"تو ٹھیک ہے پھر.. ٹینشن کس بات کی.. جائیں اپ میرا دل یہاں خوب لگا ہوا ہے..."سخت انداز میں وہ اس کی جان لے رہی تھی جب کہ درید جو سمجھ رہا تھا خیر منالوں گا اب ہاتھ پاوں ٹھنڈے پڑتے محسوس ہو رہے تھے...

ویسے درید درانی صاحب..اپ کو میرے بھایوں کو لوٹ کے کتنا پیسا مل "
".. جاے گا جو اپ نے مجھے استعمال کر ڈالا
....اب وہ اس کے سامنے ای

"کیا مطلب...؟؟"میں سمجھا نہی.؟؟"
حیرانگی سے اسے دیکھتے درید نے اس کی انتہائی فضول بات کو سنا تھا

" ...اووہ..واو...اپ کو تو سمجھ ہی نہیں آرہا"
...وہ مزاق اڑاتے ہنسی تھی
اپ کی جو وہ سو کولڈ کزن ہے نا...ادھی رات کو مجھے بتانے ای تھی محترمہ "
کے اپ ان کے سابقہ منگیتر رہ چکے ہیں...بلکہ ان سے بے پناہ محبت بھی
کرتے ہیں... مجھ سے تو اپ نے دولت کی وجہ سے شادی کی ہے
"...بس...بے بسی درد تکلیف کیا کیا نہیں تھا اس کے لہجے میں

"وہ حیرت زدہ تھیا"???... واٹ...

"کیا اپ کو ایسا لگتا ہے میں ایسا کروں گا...؟؟"
اس کے بازوں کو کندھوں سے تھامتے درید نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں پوچھا...

جی لگتا نہیں.. بلکل ایسا ہی ہے...اپ جو ہر دوسرے دن مجھے مار رہے ہوتے ہیں۔۔۔"وی دو بدو بولی

ایم سوری لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا دانین۔۔"اس کی حرکتیں ایسی ہی تھیں کہ دانین اسے ایسا سمجھے۔۔۔

اکلیے تنہا چھوڑ کے چلے جاتے ہیں اس سے کیا ثابت ہوتا ہے مسٹر ڈی" ڈی.... میں اپ کی بیوی ہوں... کوئی کھلونا نہیں... "بول بول لے وہ ہانپ رہی تھی

بس کر دیں دانین... اپ کو سب غلط بتایا گیا ہے... پہلی بات میری کوی" کزن ایسی ہے ہی نہیں جس سے میری منگنی ہوی ہو.. محبت تو دور کی بات "...ہے

اینڈ سیکنڈ.. اگر مجھے آپ سے نا ہوتی تو میں یوں ابھی یہاں کھڑا اپ سے " ...زلیل نا ہو رہا ہوتا
گھمبیر انداز میں کہتے وہ بیڈ پہ بیٹھ چکا تھا۔ اسے سمجھ آگیا تھا یہ سب گند پلوشہ ....کا پھیلا یا ہوا ہے

اپ کے پاس جو بھی تھرڈ کلاس عورت ایی تھی وہ یقیناً اپنی کوی دشمنی "
نکال رہی تھی.... "رہی بات مارنے کی تو اس کے لیے میں شرمندہ
ہوں...." واقع میں نے غلط کیا... بلکہ اپ مجھے جو سزا دینا چاہیں قبول
"...ہے... "لیکن میرے ساتھ چلیں
"...لاہور میں نے ہمارے لیے ایک بہت اچھا گھر دیکھا ہے

..وہ سر جھکائے کہنیاں گھٹنوں پہ ٹکائے نیچے قالین کو دیکھتے بات کر رہا تھا

میں کون ہوتی ہوں اپ کو سزا دینے والی... بس میں آپ کے ساتھ نہیں "
"جانا چاہتی اب
بس یہی میرا فیصلہ ہے.. مجھے نہیں رہنا اپ کے ساتھ۔۔۔ وہ اس کی باتوں
سے کچھ نرم پڑی تھی کہ درید اسے دھوکہ تو نہیں دے رہا تھا۔۔

میں زبردستی لے جاوں گا... پھر مت کہنا...."اسے گھورتے ہاتھ سے پکڑ کے اپنے پاس کیا... اپنے لیے بولتے وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی

ہاتھ مت لگائیں مجھے اس کے بازو کو ایک دفعہ پھر جھٹکتے دور ہوی... آپ جائیں یہاں سے پلیز... وہ بلکل بھی اس کے ساتھ نہیں جانے والے تھی...

معاف کر دیں نا پلیز آج کے بعد ایسا کچھ نہیں کروں گا پکا والا پرامس" دانین..."دانت بھینچتے اسے دیکھا جو اپنے فیصلے سے ٹس سے مس نہی ہو رہی تھی.. بہت کم وہ سوری کا لفظ استعمال کرتا تھا.. لیکن دانین کے لیے اسے مسلسل ہی بولنا پڑ رہا تھا

"نہی کر رہی معاف....اب اگراپ نے مجھ سے کوی زبردستی کی کوشش کی ناتو میں بابا کو بھی بتادوں گی۔۔۔۔۔"

اس کے اندر یہ والی دانین پتا نہی کہاں سے آگئ تھی لیکن اسے اچھی لگی تھی ...

"اچھا ٹھیک ہے..اپ جب تک چاہیں یہاں رہیں لیکن...اپ کو جانا میرے ساتھ ہی ہے..." اس کے اٹل فیصلے کو مانتے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"وائیٹ کیپری کے ساتھ سوٹ بلو کلر کے فراک میں وہ سکارف لیے بہت کیوٹ لگ رہی تھی چھوٹی سی ناک غصے سے سرخ ہوتے اسے اور حسین بنا رہی تھی

"...مجھے کبھی آپ کے ساتھ نہی جانا...مجھے ڈیورس"

بکواس بند کریں....اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی...وہ واپس"
مڑا.... کب سے بولی جارہی ہیں کب سے بولی جارہی ہیں میں سن رہا ہوں
لیکن آپ ہیں کہ..."دانین جانے کیا بولنے والی تھی اس کا سرد چہرا دیکھ اس
...کی جان لبوں تک ائی

" ....میں ابھی ساتھ لے کے جاوں گا آپ کو...جو لینا ہے لیں"
....انگلی سے اشارہ کرتے بمشکل کچھ غلط کرنے سے خود کو کنڑول کیا

"....مجھے نہیں"
وہ پھر کچھ کہنے لگی تھی درید نے اسے گھسیٹتے اپنے قریب کیا...لبوں سے
اس کے ہونٹوں پہ کفل لگایا...درید کی اس بے ساختہ حرکت ہی وہ کان کے
لوؤں تک سرہوی تھی...وہ جو کب سے اتنا اکڑ رہی تھی مخمل کی طرح نرم

پڑی...اس کی شرٹ مٹھیوں میں بھینچے خود کو الگ کرنا چاہا لیکن شاید وہ کچھ زیادہ ہی...

اس کی سانسنیں رک رہی تھیں... لیکن درید اپنی من مانی میں اسے مشکل میں ڈلتے مسلسل اس کے ہونٹوں پہ جھکا رہا..

پ..چھ... لفظ اس کے ہونٹوں پہ ہی قید ہو کے رہ گے تھے۔۔میں سانس کیسے لوں وہ کہنا چاہ رہی تھی لیکن درید تو جیسے کسی اور ہی جہاں میں پہنچ چکا تھا چلیں... خود کو اس سے الگ کرتے درید پیچھے ہوا...دانین کہ تیز تیز چلتی سانیس اور آنکھوں میں جمع نمی کچھ غلط ہونے کا احساس دے رہی کہ تھی..اس کے لمس سے وہ ایک لمحے کے لیے کانپ سی گئی تھی..

پھر خود کو سنبھالتے پیچھے ہٹی

میں ہر گز نہیں جاوں گی..." اپنے ہونٹوں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا"

..

آپ کی یہ چیپ گھٹیا.. فصول حرکت سب کو بتاوں گی.."وہ تن فن کرتی
...اس کے قریب سے گزرنے لگی تھی
" ک.. کیا کر رہی ہیں دانین" پاگل تو نہیں ہو گیں"
اسے بازو سے پکڑ کے روکنا چاہا لیکن بازو کی بجاے اس کا سکاف ہاتھ میں..
...اگیا

....اب دونوں ساکت کھڑے تھے

لمحے گزرتے گے... درید تو اس کے چھوٹے بالوں والے سر کو دیکھ کے
بلکل بت بن چکا تھا جبکہ دانین آنکھیں زور سے بند کیے اپنے بچاو کی دعائیں
مانگنے لگی

"ی... یہ کیسے... ؟؟"

...درید کے توہوش وحواس ہی گم ہو گے تھے

...ب. بال کہاں... ؟لڑکھڑاتے اس کے سامنے ایا"

م..مجھے نہیں پتا... "..کیسے ہوا...اپ کو اس سے کیا.... میرے بال"

...تھے... "دانین خود کو سنبھالتے ایک دفہ پھر پہلے والی ٹون میں ای

""دانین سچ سچ بتایں بالوں کا یہ حشر کیوں. ؟؟"

اسے پکڑ کے جھنجھوڑا.. بھینچے لبو سے وہ غیض وغضب کی تصویر بنا ہوا تھا

اب اگر اپ نے مجھے مارا نا تو... "وہ پہلے ہی ڈر رہی تھی اب اس کا چہرا اور"

.. سرخ آنکھیں"..یقینا وہ اسے مار دیتا پھر سے

م..م...کچھ پوچھا ہے دانین بالوں کو کیا ہوا ہے... کس نے کیا ہے..؟""
"...مجھے بتائیں

...اپنی گرفت ڈھیلی کرتے اس کا جھکا چہرا انگلی کی مدد سے اوپر اٹھایا
کسی نے زبردستی... وہ اپنے دشمنوں کو جانتا تھا.. وہ کچھ بھی کرنے میں ماہر
..تھے

نہی..." نفی میں گردن ہلاتے دانین کے آنسو نکلنا شروع ہوے..ایک تو"
...ہر چھوٹی چھوٹی بات پہ اس کی آنکھیں بہنا شروع کر دیتی تھیں

پھر... کیسے...؟؟"اس کے گالوں میں پہ ہاتھ جماتے وہ اس کے چہرے لو"
... نظروں میں رکھے ہوے تھا

و... وہ مجھے غصہ آگیا تھ تو میں نے خود.. "گلا تر کرتے آنکھیں بند کیں..."
... وہ اس کے چہرے کے رنگوں کو نہی دیکھ سکتی تھی

کس بات پہ غصہ تھا... "درید نے اسے چھوڑ دیا.... وہ اس سے ڈر رہی"
تھی

آ..آپ نے بالوں کو کھینچا تھا تو... "وہ منہ ہاتھوں مین چھاپتے پھوٹ"
... پھوٹ کے رو دی
تو... اس سے آپ نے ان کو ہی کاٹ دیا.. "اسے اپنے ساتھ لگایا.... جو"
..اب ہچکیاں بھر رہی تھی.... شرارتی سی دانین کیا سے کیا ہو گی ُ تھی
"...ن.. نہیں..و..آپ کی کزن... کہ رہی تھی"

میری کوی کزن نہیں ہے دانین...آپ خود کو کیوں تکلیف دیتی ہیں..."
آپ سے کوئی بھی آے کے کہے اس کا میرے ساتھ ریلیشن ہے اپ مان لیں
گی...اپ کو اتنا ہی عتبار ہے.."اس کے انسو صاف کرتے سامنے کیا

آپ مجھے مارتے ہیں درید.. میں کیا کروں...آپ کا رویہ ایسا ہی ہے جیسے"
آپ کسی مجبوری کے تحت میرے ساتھ ہیں بس..."انکھیں رگڑتے اسے
...دیکھا جو ساکت تھا.. جیسے اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا

...یں جانتا ہوں آپ نے یہ بس مجھے تکلیف".. کتنی دیر بعد وہ بولا"
ن.. نہیں ہرگز نہیں درید...سچ میں ایسا کچھ نہیں ہے.اس وقت میں اتنا"
"..ٹینس تھی بلکل سمجھ نہیں آئ کیا کروں..اوپر سے
اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی درید کے فون پہ رینگ ٹون ہوئ

بولو... شاہد کی کال تھی.... "وہ بدمزاہ ہوا"

اوکے... آتا ہوں.. "دومنٹ اس کی بات سنے کے بعد فون بند کر دیا"

چلیں ہم لاہور جارہے ہیں.. "اس کی اگلی بات سنے بنا کہا... آج ہی وہ اسے اپنے ساتھ لے کے جاے گا... ساری غلطی اسی کہ تھی جو اس گھر میں اسے اکیلے چھوڑ کے چلا جاتا تھا وہ.... حالانکہ اسے اس کے ساتھ کی ضرورت تھی.. اور دشمن کو اس کی تنہای کی....
اب اس کے دشمن کوئی بھی چال نہیں چل سکیں گے.... پہلے افگن کو وہ قید کر چکا تھا.. اب پلوشہ مہارانی پتا نہیں کہاں سے ٹپک پڑی تھی...

آپ پلیز پریشان نا ہوں.. میں شمپو کروں گی روز یہ جلدی بڑے ہو جائیں گے... "وہ خود بھی اپنے بالوں کے لیے افسردہ تھی...

تیاری کریں..."اپنی شرٹ کو سہی کرتے اسنے گہرا سانس لیا ساری"
کوتاہیاں اسی کی تھیں...دانین کو وہ اپنے لیے لے کے آیا تھا اسے ساتھ
...رکھنا چاہیے تھا

دریداب تو بھائی کی شادی..."وہ ابھی اس کے ساتھ نہیں جانا چاہ رہی.."
اب تو اصل مزاہ آنا تھا

ہو جاے گی آپ کے بنا..."اس کا ہاتھ پکڑتے باہر نکل ایا"
آپ پھر زیادتی کر رہے ہیں..وہ منمنای

فلحال تو چلیں نانا یار جب شادی ہو گی آجانا..."پھر وہ ماما کو بتا کے لاہور"
کے لیے شام کی فلائٹ سے نکل آے تھے

....

....

وہ ابھی آ کے بیٹھا ہی تھا جب اسی ریڈیو کے ساتھ ملنے والے موبائل پہ کال ائ

"دیکھو اب تم یہ اٹھا تو لائے ہو... لیکن اگر تم نے یہ رابیل کو بتانے کی کوشش کی.. تو مجھ سے برا کوی نہیں ہو گا.." یہ وہی آواز تھی جو اس دن رابیل کے گھر میٹنگ کے دوران باس کی تھی.. مطلب شاہد سے باس نے رابطہ کیا تھا

"ہونہہ میں تم سے ڈرتا نہیں ہوں... اور رابیل کو بھی تم نے اندھیرے میں رکھا ہوا جانے کون سا کانڈ کرنے والے ہو... میں اسے بھی سب بتاوں گا اور اپنے افیسرز کو بھی... تمہارا تو بھرتا مل کے بنائیں گے..."

اسے جانے کیوں خوشی ہو رہی تھی کم سے کم رابیل اس کیس میں اتنا زیادہ انوالو نہیں تھی اگر تھی بھی تو اسے استعمال کیا جا رہا تھا..

"زیادہ پھیلو مت شاہد بیٹا..... بتانے سے پہلے سوچ لینا تمہارا وہ ایم ایم ایس میرے پاس رکھا ہے بس ایک کلک کی دیر ہے تمہارا سارا کچھ گیا..."
وہ اسے اس رابیل والی ویڈیو کی دھمکی دے رہا تھا..
کہہ کے اس نے فون بند کر دیا.

"تیری تو.... کیا بتمیزی ہے"
اوففف شاہد توں کیسے بہک گیا خود کو کوستے سر پکڑ لیا.. پتا نہیں کب تک وہ اس دھمکی کی وجہ سے چپ رہتا..

اور پھر آج کی ہی رات پورے ملک سے 29 ہزار لوگ غایب ہوے تھے سوے ہوئے جاگتے کام کرتے کہیں بھی کوی بھی ملا اس گینگ کے اٹھالیا... صبح ہوتے ہی افرا تفری مچ گی تھی... درید بھی آچکا تھا لیکن اس کے ساتھ دانین بھی تھی جیسے افس میں ہی ساتھ لے ایا تھا.. آئ ایس آئ.. ایجنسیاں پولیس ارمی سب کیڈ نیپنگ اور کیڈ نیپر کو ڈھونڈھ رہے تھے.. سب سے زیادہ زور ان لوگوں پہ تھا کہ یہ کیس ان کے ہاتھ میں تھا اور وہ لوگ سستی سے کام کر رہے تھے... شاہد بتا بھی نہیں سکتا تھا... اتنا تو سب کو پتا چل گیا تھا اس شخص کا اصل مقصد کچھ اور ہی تھا... وہ جو دیکھا رہا ہے ویسا نہیں تھا....

....

"..یہاں سامنے ہی رہنا"

درید اسے تاکید کرتے آفس میں چلا گیا..ایک دم سے سارا برڈن ان پہ آیا تھا...ایمرجنسی نافذ کردی گی تھی تمام سگنلز پر چیکینگ ہو رہی تھی...ہر طرف رینجرز نظر آرہے تھے...

سر کال آرہی ہے.."اس کا سیکٹری اس کے پاس آیا"...

کون ہے؟؟"مصروف سے انداز میں اسے دیکھا اندر سینئر افیسرز بھی" تھے..

"سر پتا نہیں لیکن اپ سے بات کرنے کا کہہ رہا تھا..."

اوکے دو..."لیپ ٹاپ دوسرے بندے کی طرف گھماتے اسے چیک" کرنے کا اشارہ کرتے موبائل لیا..

"...ہیلو...جی کہیے"

ایک نظر گلاس ڈور سے دانین کو دیکھا جو سامنے ہی کھڑی لڑکی سے باتیں کر رہی تھی..

کیوں فضول میں وقت ضایع کر رہے ہو ڈی ڈی... تم نا اپنی پیاری سی بیوی"

"...پر توجہ دو...اس سب جھمیلے سے جان چھڑوا

شٹ اپ... "تم جو بھی ہو.. بہت جلد ہم تم تک پہنچ جائیں گے...""

سخت لہجے سے کہتے اس کی آنکھوں کی ڈوریں سرخ ہوئیں

دانین جو باہر گھومتے گھماتے افس کی بیک سائیڈ پہ پہنچ گی تھی... کسی کی اواز پے زارا سا اگے ائ... دیوار کے ساتھ کوی دوسری طرف رخ کیے لڑکی

کھڑی تھی.. وہ لڑکی تھی لیکن اس کی آواز مردانہ کیوں... بلکہ وہ ابھی ہی تو ...اس سے مل کے آئ تھی... یہ تو رابیل تھی

... کس سے بات کر رہی ہو... ؟؟"اس کے قریب آتے کہا"

""""آآآ.. درید

اس لڑکی نے ایک دم سے مڑ کے دیکھا.. بھیانک شکل والی وہ لڑکی... انسان نہیں تھی.. رات کے اندھیرے مین اس کی انکھیں جل رہی تھین سرخ ..انگارا

دانین پیچھے بھاگی.. لیکن اس کی چیخ پہ درید کو اتے دیکھ کے رکی... پھر پیچھے مڑ کے دیکھا وہ لڑکی اب وہاں نہیں تھی.. وہ حواس باختہ سی درید کی طرف مڑی درید بھی وہاں نہیں تھا... دانین ایک دم زمین بوس ہوی

....

"تمہاری دشمنی مجھ سے ہے... پھر تم ان معصوم لوگوں کو کیوں...؟؟"

وہ ایک تنگ و تاریک کمرے میں موجود تھے.. درمیان میں اگ کا الاو دھک رہا تھا...

افگن... جو انسانی روپ میں رابیل کا باس بنا ہوا تھا.... آخر کیوں...؟؟ وہ ان معصوم و بے قصور لوگوں سے کیا چاہتا تھا

!...!...!...!....

اس تنگ وتاریک کمرے میں ایک الاؤ جل رہا تھا جس کی دوسری طرف پلوشہ کھڑی اسے بہکا رہی تھی تاکہ اس کا دھیان افگن کی طرف نا جائے اور وہ لوگ آسانی سے اپنا کام نبٹالیں۔۔۔
اس کمرے سے کوسوں دور ایک اور الاو تھا جو اس سے کئی گنا بڑا تھا۔۔

کہاں چھپا بیٹھا ہے تمہارا بھائی۔۔" فہام اس وقت ابنی اصلی شکل میں تھا جو" کہ کافی خوفناکک اور ڈراونی تھی۔۔

"جاو یہاں سے۔۔۔افگن بابا کے پاس چلا گیا ہے۔۔۔"
گھبراتے ہوئے کہا۔۔اسے ڈر تھا کہ کہیں فہام کو ان کی حقیقت نا پتہ چل جائے۔۔اگر ایسا ہو جاتا تو ان کی اتنے دنوں کی محنت غارت جاتی

ٹھیک ہے جا رہا ہوں" کندھے اچکاتے وہ اگلے ہی لمحے وہاں سے غایب "ہوا۔ وہ اس کے انداز سے جان گیا تھا کہ اس سے کچھ چھپا ہوا ہے ....

افگن کو ڈھونڈتے وہ اس کے ٹھکانے تک پہنچ ہی گیا... اسی قبرستان جس میں دریدپیدا ہوا تھا... دانش مرا تھا اور فہام ہمشہ کے لیے اس جسم میں قید ہو گیا تھا... اس کے ساتھ والے جنگل میں آسمانوں کو چھوتی آگ جل رہی تھی... اور اس اگ سے سے میلوں اوپر وہی انسان جھول رہے تھے جو وہ انسانی دنیاں سے پکڑ کے لایا تھا.. وہ سو کے قریب لوگ تھے ان لے سر کٹے ہوے تھے... گردن سے خون کی پھوار نکل رہی تھی جو اس سے چند فٹ کے فاصلے پہ رکھے ایک چھلنی دار برتن میں گرتی.. پھر وہاں سے قطرہ قطرہ کر کے نیچے رکھے ایک اور برتن میں وہ خون گرتا تھا.... وہ ریڈ وائین تیار کر رہا تھا... ان سب انسانوں کا خون وہ اتنی مقدار میں اکٹھا کرنا چاہتا تھا کہ کبھی بھی اگر اسے ضرورت پڑے تو اس کے پاس موجود ہو... اس سب کو پکانے

کے بعد اس میں وہی سیال مادہ جانا جو آج بھی اس قبر میں بند اس چھوٹے سے بچے کے منہ میں جاتا تھا... اس کے مکس ہوتے ہی افگن نے وہ محلول تیار کر لینا تھا جو درید کو بد عا کے طور پہ ملا تھا لیکن اس کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوا تھا...

وہ وہاں پہنچا تو افگن اس قبر کی کے پاس کھڑا تھا... فہام اسے پکڑ کے دور لے آیا.. اتے اتے وہ پھونک مار کے اگ بجھانا نہی بھولا تھا.. اگر وہ ایک بار یہ تیار کر لیتا تو اسے قابو کرنا بہت مشکل تھا شکر ہے کہ وہ وقت پر پہنچ گیا.. اب وہ دونوں ہواوں میں اڑتے ہوے سنسان علاقے کی طرف جا رہے تھے...
فہام نے ایک ہاتھ لمبا کر لے اس کی گردن کو دبوچا... لیکن وہ اپنے آپ کو چھڑوا کے نکل گیا

"ہاہایا۔۔ تم مجھے کبھی نہیں پکڑ سکتے فہام۔۔۔"

افگن نے ہنستے ہوئے اپنی رفار بڑھائی۔۔۔"اس دفعہ بھی میں ہی جیتوں گا۔۔۔" وہ ایک دم سے نظروں سے اجھل ہوا۔۔

یہ تو وقت بتائے گا کہ اس بار جیت کس کی ہوتی ہے۔۔۔یوں بزدلوں کی طرح چھپ کے تمہیں کیا لگتا ہے خود کو مجھ سے بچالو گے۔۔" وہ اس وقت شدید اشتعال میں تھا

پھر آنکھیں بند کرتے کچھ پڑھا اور ہوا میں پھونکا۔۔۔افگن اسے دوسری سمت اپنے پیچھے نظر آیا تو اس نے اپنا رخ بدلا اور چھپٹ کے اسے پکڑا۔۔۔۔ اب کی بار وہ خود کو نہی بچا پایا تھا.. فہام نے اسے پکڑ کے پوری قوت سے ہوا میں اچھا...اس کے قریب جا کے اپنے ہاتھ کو ہوا میں پھیلایا تو ایک گول برتن آگیا جو خون سے بھرا ہوا تھا...اس پہ. منتر پڑھ کے پھونکا اور افگن کے سنبھلنے سے پہلے پی اس پہ چھڑک دیا ...

افگن تڑپ ہی تو اٹھا... خود کو بچانے کے لیے بھاگا... لیکن فہام کے پہ در پہ ریڈ وائین کے وار اسے بے بس کرتے ہوئے چھوٹے سے چھوٹا کرتے چلے گے.. یہاں تک کے وہ خاک بن کے ہواوں میں پھیل گیا...اس کے بھسم ہوتے ہی ساری فضا میں ایک عجیب گندی سی بو پھیلی تھی۔۔

... برائی کبھی نہیں جیت سکتی۔۔ پھر چاہے وہ انساوں کی ہو یا جنات کی۔۔

. فہام اسے اس کے انجام تک پہنچا چکا تھا

...اب اسے ان باقی سب لوگوں کو ان کے گھروں تک پہنچانا تھا

وہ تیزی سے وہاں سے مڑا اور اس جگہ پہ آیا جہان سب انسانی دنیاں کے لوگ خوف حراس سے مفلوک حال نظر آتے تھے... اپنے ہاتھ سے چٹکی بجاتے ہی اس نے ان سب کو واپس اسی مقام پہ پہنچایا جہاں سے وہ غایب ہوے تھے...

جن کو وہ مار چکا تھا... ان کو تو واپس زندہ نہیں کر سکتا تھا لیکن ان کے خاندانوں کو بتانا تھا تسلی دینی تھی... واپس اس الاو پہ آیا تو وہ کچھ لوگ ویسے

ہی لٹکے ہوئے تھے جن کو زمین پہ اتار کے ان کے سروں کو واپس ان کی گردن سے جوڑا.... اور کپڑے میں لپیٹ کے شہر کے ہوسپٹل کے سامنے رکھ دیا.. پھر خود ہی روپ بدل کے اندر ڈاکٹرز کو اطلاع کر دی کہ یہاں کچھ لاشیں پڑی ہیں.. ان کو انجام لگاتے لگاتے اگلے دن کی رات شروع ہو چکی تھی۔۔۔

دانین کو ابھی تک ہوش نہی آیا تھا۔۔۔ چاچو کے گھر بیڈ پہ لیٹی دنیا مافیا سے بے خبر۔۔۔

درید کے جانے کے بعد شاہد نے اس کے چچا کو اطلاع دی تھی۔۔۔ ڈی ڈی کی وجہ سے وہ ان کو جانتا تھا۔۔۔

پھر وہ اسے اپنے گھر لے آئے تھے ڈاکٹر بھی چیک کر کے چلا گیا تھا.. رانیہ اس کے پاس بیٹھی تھی چوبیس گھنٹے ہونے والے تھے لیکن دانین ابھی تک اسی حالت میں تھی..

لگتا ہے آپی بھائی کے آنے پہ ہی آنکھیں کھولیں گیں... اس کے قریب ہوتے کان میں ہولے سے کہا.... لیکن وہ ہوش میں ہوتی تو سنتی نا

"... اسلام علیکم سر"

سب اسے آج دو دن بعد دیکھ کے اپنی جگہ سے اٹھ کے سلام کر رہے تھے ... گردن ہلا کے وہ تیزی سے کوروِیڈ سے ہوتا اپنے آفس میں آیا

کانگریچولیشن برو.... تم نے کر دیکھا.. "سامنے سے اتے شاہد نے کہا..." پھر اس کے پیچھے اندر داخل ہوا

"... تم نے نہی ہم نے"

سپاٹ انداز میں کہتے وہ اپنی چیئر پہ براجمان ہوا پھر ٹیبل ڈرار سے کچھ تلاش کرنے لگا...

شاہد وہ ریڈیو جو تمہیں ملا تھا دیکھاو مجھے ..."پھر اس کی طرف دیکھا جو اسے مسکرا کے دیکھ رہا تھا...

ہاں میں لاتا ہوں.."ٹیبل پہ ہلکہ سا ہاتھ مارتے اٹھ گیا"..
اس کے جاتے ہی درید نے ایک ہی نظر میں سارا کمرا چیک کیا پھر اٹھ کے ہائیڈن روم (خفیہ کمراہ) میں آیا... کبڈ سے اپنا موبایل اٹھایا...
اتنے میں شاہد ریڈیو لے کے آگیا تھا..اسے دیکھ جھٹکا لگا..یہ تو ان کا خاندانی ریڈیو تھا..پہلے پڑ دادا پھر دادا اور آخر پہ چاچو....اس کے ابا کو ان چیزوں کا اتنا شوق نہیں تھا..
کیا ہوا...؟؟"کہیں ڈر ور تو...؟؟"شاہد ہنستے اس کے سامنے چٹکی بجای"..
نہی یہ مجھے دو..."پھر اس سے لے کے ڈرار میں رکھ دیا چاچو کو واپس " کرنا تھا..

تمہیں کوی کام نہیں ہے..."ای برواٹھا کے شاہد کو دیکھا جو اسے دیکھنے "
...میں مگن تھا جیسے پہلی بار دیکھ رہا ہو

نہیں آج تو ویلا ہوں... کوی ٹینشن نہی۔۔ نا ہی کوی سیپا نا کسی کیس کا پنگا"
"...۔۔۔۔
...ریلیکس ہوتے چیئر سے ٹیک لگاتے بازو ہوا میں اکٹاتے کہا

"...تو گھر چلے جاو"

"...گھر کون سا بیوی ہے جو منہ اٹھا کے چلا جاوں"

تو اور کوی نہیں ہے کیا ماں جی بہن بھائی وہ سب کسی کھاتے میں نہیں "
...آتے..."درید کو اس پہ تپ چڑھ رہی تھی جو چپک گیا تھا

"...ہاں ہمن تو ہے.. لیکن"

"... لیکن ویلکن کچھ نہیں یہاں سے کھیسکو مجھے گھر کال کرنی ہے"

"...اووہ ائ سی... ایسے کہونا.... بھابھی جی سے"

... جاتے ہو یا سکیورٹی کو بلواوں... "موبایل اٹھاتے دھمکایا"

"... کرو بھای کرو"

... کاش ہماری بھی بیوی ہوتی... "آخر میں اداسی سے کہتے باہر نکل گیا"

...اس کے جاتے ہی درید نے دانین کا نمبر ڈائل کیا

دوسری طرف دانین کا سیل رانیہ کے پاس تھا... تھیف کا نام دیکھ کے ہچکچاتے کال پک.. اللہ جانے کون سا چور ہے جس پہ دانین نے تھیف لکھا تھا...

"......اسلام علیکم"

"ک.. کون...؟

بھاری مردانی آواز سن کے رانیہ گھبرائی۔۔"

"دانین کہاں ہے۔۔؟"

درید کو اس پہ غصہ آیا جو اپنا موبائل کسی اور کے حوالے کیے ہوئے تھی۔۔
"آپی کی طبعت ٹھیک نہیں ہے۔۔"
بات کروائیں ان سے۔۔"اسے الجھن ہونے لگی تھی۔۔"
وہ بے حوش ہیں۔۔"رانیہ نے بتاتے دانین کی طرف دیکھا جو ابھی تک "
ہوش میں نہیں آئی تھی۔۔۔
"کیا؟؟ میں آتا ہوں۔۔۔
جلدی سے اٹھا۔۔۔رابطہ منقطع کرتے باہر آیا اگر دنیاں والوں کا خیال نا ہوتا
تو وہ پلک چھپکتے ہی دانین کے پاس ہوتا۔۔۔پر ہاے یہ لوگ۔۔۔

" ..اسلام علیکم "

کال رسیو ہوتے ہی یمنٰی نے پہل کی.. کب سے نمبر لکھتی اور پھر ڈلیٹ کر دیتی... اسی چکر میں وہ ادھا گھنٹہ ضائع کر چکی تھی...

"جی کون... ؟"

وہ جو ابھی ارام دہ سوٹ زیب تن کر کے ڈریسنگ کے سامنے بال سیٹ کر رہا تھا مردانہ وجاہت کا شاہکار.. خوبصورت نسوانی آواز سن کے اس کے آبرو تنی

جج..جی..و..وہ میں یمنی.. "آ... آپ سے شادی ہونی... میرا مطلب بابا" "...لوگوں نے رشتہ فکس کیا نا ہمارا

گھبراہٹ میں جو بھی آیا بول دیا... جانے کیا سوچتے ہونگے میرے بارے میں

...جی کہیے.. "ناگواری سے کہتے پرفیوم اٹھا کے جود پہ ہلکا سا سپرے کیا"

"و..وہ..وہ"
کہتے ہوئے ہچکچا رہی تھی جانے اس کا کیا ری ایکشن ہوتا.. اپنے ناخنوں کو چباتے وہ "وہ" پہ ہی اٹک گئی..

".. جلدی کہیں جو کہنا ہے میرے پاس فضول وقت نہیں ہے"
اس نے اپنے لہجے کو حتہ القدور نرم رکھنا چاہا ورنہ دل تو کر رہا تھا اس لڑکی کو ایک جا کے لگا ہی آتا جو یوں منہ اٹھا کے کال کر دی تھی..

"م.. میری شادی ہو چکی ہے.. مطلب میں نے کوٹ"

واٹ ربیش..."اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ سمجھ گیا کہ کیا کہنے والی ہے

"اریوان یور سینسیز

اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا..."کیا فضول گوئی کر رہی ہیں محترمہ.. آپ جانتی بھی ہیں کیا کہہ رہی ہیں.. "

چند دنوں میں ان کی شادی ہونے والی تھی اور وہ ایسے بتا رہی تھی جیسے بہت بڑا احسان کر رہی ہو اس پہ

ج..جی... پلیز.. آپ شادی سے انکار.. کر دیں.... میں... نکاح شدہ... "
".. سوری مطلب شادی شدہ ہوں
... جلدی سے کہہ کے فون بند کر دیا

اللہ جی... بچالے پلیز اس آدمی سے.. ورنہ مجھے کچا ہی چبا جائے گا... تیزی
.. سے چکر کاٹتے متوقع بے ستی کا سوچنے لگی
ربیحہ کے ساتھ مجھے لازمی لٹکانا تھا... جھوٹ تو بول دیا ہے اب پتا نہیں وہ سڑیل انسان کیا کرے گا.... بڑبڑاتے مسلسل کمرے کے چکر کاٹ رہی تھی ساتھ بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی کا ناخن اس کے دانتوں تلے شہید ہو رہا تھا

"کیا ہوا ایمی آپی۔۔۔؟"

ربیحہ چائے کے مگ ہاتھ میں لیے اندر داخل ہوئی تو یمنی کے پریشان چہرے کو دیکھ کے پوچھا۔۔۔

عمر میں یمنی ربیحہ سے ایک سال بڑی تھی لیکن حرکتیں ساری بچوں والی اس کی بانسبت ربیحہ۔۔ سمجھدار اور میچور تھی۔۔ وہ دو ہی بہنیں تھیں اوپر تلے کیں۔۔۔ ان کے والدین زندگی میں مصروف ان کو وہ توجہ نہیں دے سکے تھے جو ان کو چاہیے تھی خاص طور پہ بیٹیوں کو تو ماں باپ کی زیادہ سپورٹ چاہیے ہوتی ہے لیکن ان کی مدر سوشل وہ ومین تھی اور والد صاحب بزنس کے سلسلے میں کبھی یہاں تو کبھی وہاں۔۔ جب تک دادی حیات تھیں یمنی بڑے ہونے کا خوب روعب جماتی ربیحہ پہ۔۔ ربیحہ کچھ اس وجہ سے بھی تھوڑی سادی تھی۔۔۔ پھر دادی کی وفات کے بعد یمنی کا برا وقت شروع ہوا دادی کی زندگی میں اس پہ کوئی روک ٹوک نہیں تھی اب اس کی ہر کام اپنی مرضی سے کرنے کی اتنی عادت بن چکی تھی کہ کوئی روکتا تو اسے چڑ ہوتی پھر آہستہ آہستہ وہ خود سر ہوتی گئی،، کچھ ماں باپ کی بے جا روک ٹوک

ہ ان سے دور ہوتی چلی گئی۔۔ابھی وا ور کچھ ان کی پر اپر توجہ نا ملنے کی وجہ سے وہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن مما باب کے سامنے اس معاملے میں وہ خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔اوپر سے جس کے ساتھ اس کی شادی ہونے والی تھی وہ بھی کھڑوس۔۔۔وہ بھی اسے کھل کے سانس نا لینے دیتا۔۔۔اب یہی بات اسے پریشان کر رہی تھی چلو یہاں سے تو وہ چلی ہی جاتی لیکن آگے سے ہزبینڈ جی بھی ویسے ہی سڑے ہوے ملتے تو اس کی تو زندگی کا ستیاناس ہو جانا تھا۔ سو بہت سوچ بچار کے بعد یہ ہی طریقہ ذہن میں آیا کے وہ اسے کہے کہ وہ پہلے سے شادی شدہ ہے اور اس کی بچت ہو جاے۔۔

کچھ نہیں یار۔۔"اس کے ہاتھ سے مگ لیا۔۔"

"پھر چہرے پہ بارا کیوں بج رہے ہیں۔۔۔"

"ویسے ہی۔۔۔"

"پھر بھی۔۔۔ کیا پروبلم ہے آپی۔۔۔مجھے بتائیں کیا پتہ میں سولو کر لوں۔۔۔"بیڈ پہ بیٹھتے یمنی کو دیکھا جو ایک ہاتھ میں مگ اور دوسرے ہاتھ کے ناخن چبا رہی تھی۔۔

"مجھے اس سے شادی نہیں کرنی یار۔۔۔وہ بہت روڈ بندہ ہے ناہنستا ہے خود اور نا مجھے ہنسنے دے گا۔۔۔"وہ بھی اس کے ساتھ بیڈ پہ آبیٹھی۔۔

"آپی شادی کے بعد ٹھیک ہو جائیں گے نا۔۔اور آپ کو کیا پتا کہ وہ ایسے ہیں۔۔آپ نے کون سا ان کو زیداہ دیکھا یا اپ جانتی ہیں۔۔۔"

"لیکن تم نے دیکھا تھا نا اس دن کیسے اکڑ کے بیٹھا تھا اور پھر ابھی جب میں نے بات کی کال پہ تب۔۔۔"زبان دانتوں تلے دبائی۔۔اسے نہیں بتانا کہ وہ کیا کارنامہ سرانجام دے چکی ہے۔۔۔

کیا مطلب آپی۔۔؟؟" ربیحہ نے مگ سائڈ ٹیبل پہ رکھا اور اس کو گھورا۔۔"

کچھ نہیں۔۔وہ تو بس ایسے ہی۔۔" بال کھجاتے دائیں بائیں دیکھا۔۔"

"آپی سچ سچ بتائیں کیا کیا ہے ورنہ ماما کو بتا دوں گی۔۔۔"

کیا ہے۔۔۔" رکو نا یار بتاتی ہوں۔۔" وہ جو اٹھنے لگی تھی پکڑ کے واپس"

بیٹھایا۔۔۔

پھر اسے ساری بات بتائی۔۔

کر دیا نا پنگا پھر اب کیا ہو گا اگر انہوں نے بتا دیا ماما با کو تو۔۔

چپ کرو۔۔۔اب ڈراو نہیں۔۔

انگلیاں مروڑتے اس نے ربیحہ کو گھورا

دشمن جان کو سامنے بیٹھا دیکھ کے جلدی سے دوبارہ آنکھیں بند کیں..

لیکن درید نے اس کی آنکھوں کی جنبش کو بھی محسوس کر گیا تھا

"جی....."

وہ چاچو سے باتیں کرنے میں مشغول تھا.. وہ بھی دانین کے متعلق ہی پوچھ رہے تھے...

"لڑکیوں کو سنبھالنا بہت مشکل ہوتا ہے برخوردار.."

کسی بات پہ مسکرا کے جواب دیتے درید کو سمجھایا...

جی چاچو... لیکن دانین کچھ الگ قسم کی ہے" اپنی مسکراہٹ کو دباتے کن اکھیوں سے اس بے حوشگی کا ناٹک کرتی دانین کو دیکھا..

"مطلب...؟

"کہیں سدھر تو نہی گی..؟

چائے کی چسکی لیتے انہوں نے بھی دانین کو دیکھا... رانیہ اس کے سرہانے بیٹھے اسی کا موبائل یوز کر رہی تھی...

"..جی نہیں.. بہت سر پھری ہیں"

"... ک کوی کام بولوا سے کرنے کی بجاے بگاڑ دیتی ہیں

اوپر سے اپنے آپ کو پتا نہیں کیا سمجھتی ہیں جیسے کسی فلم کی کوئی ہیروین"

ہوں۔۔۔"اس کے لفظ لفظ پہ دانین کے چہرے کے زاویے بدل رہے تھے

اچھا۔۔میری رانیہ تو بہت سمجھدار ہے۔۔۔"جانے کیا سوچ کے چاچو نے"

کہا پھر کچھ یاد آنے پہ خاموشی سے اٹھ کے چلے گے۔۔ان کے پیچھے رانیہ بھی

..چاچی کے پاس چلی گی۔

ہونہہ بہت ہی سمجھ دار ہے۔۔دل ہی دل میں سوچتے دانین نے بمشکل خود

کو کنٹرول کیا ہوا تھا۔۔

جی جی ماشاءاللہ۔۔۔کاش میری ملاقات رانیہ سے پہلے ہو جاتی اور دانین "

"کی جگہ۔۔۔

ان دونوں کے جانے کے بعد وہ اٹھ کے اس کے قریب چلا ایا۔۔۔

"تھیف۔۔"میں سن رہی ہوں۔۔۔

اس سے پہلے وہ بات پوری کرتا دانین نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔اس نے آواز کا قریب سے آنا بھی نوٹ نہیں کیا تھا۔۔۔آنکھیں کھلتے ہی اپنے اوپر جھکتے درید کو دیکھ کے دوبارا آنکھیں بند کیں۔۔۔

درید چاچو بیٹھے ہیں۔۔"سلو آواز میں کہتے اسے بتایا۔۔اسے نہیں پتا تھا" چاچو بھی چلے گے ہیں رانیہ کا جانا تو وہ محسوس کر گئ تھی۔۔۔

"نہیں ہیں۔۔

پیچھے ہوا دانین پ انکھیں کھولیں۔۔اس کے گال کو انگوٹھے سے مس کرتے گھبیر لہجے میں کہتا وہ اس کے اوسان خطا کر گیا۔۔۔جلدی اٹھیں ۔۔میں آپ کو لینے آیا ہوں۔۔

پھر وہ اٹھی۔۔

"کیسا فیل کر رہی ہیں۔۔؟

"آپ کو پتا درید وہ لڑکی تھی جو اس دن۔۔

اسے وہ رات یاد آئی جب اس نے رابیل کو دیکھا تھا کال کرتے۔۔

اس کی انکھیں جل رہی تھیں۔۔

نہیں۔۔" وہ اس نے ماسک لگایا ہوا تھا جیسے موویز میں لگائے ہوئے ہوتے ہیں۔۔اسے بہلایا

"سچ میں

مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"جی ہاں سچ میں۔۔

"فریش ہوں پھر ہم اپنے گھر چلتے ہیں۔۔۔

اس نے پچھلے دو ہفتے جو دانین سے دور گزارے تھے اس میں گھر کی سیٹینگ کروائی تھی جو اس کے سوتیلے ماں باپ کا تھا۔۔ بابا کی ڈیتھ برین ٹیومر کی وجہ سے ہوئی اور پھر ماں ان کا غم برداشت نہیں کر پائیں اور اس سال میں ہی ان کے پاس چلی گئیں۔۔۔ اس کے بعد سے یہ گھر بند پڑا تھا اس کی ریپیرینگ کروا کے اسے رہنے کے قابل بنوایا تھا۔۔۔

پر کھانا کا کے وہ لوگ جن میں رانیہ چاچو دانین اور وہ شامل تھے اس گھر کی طرف اپنا سفر شروع کیا۔۔

وہ والا گھر ہے۔۔ وہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ تھی چاچو اور رانیہ پیچھے بیٹھے تھے جب دور سے سفید ہلکی ڈھلوانی چھت والے گھر کی طرف اشارہ کرتے دانین نے کہا۔۔۔

"جی۔۔۔

گاڑی کو موڑتے اس گھر کی طرف جاتی سڑک پہ گھمائی۔۔۔

پانچ منٹ میں وہ اس گھر کے سامنے تھے۔۔

"میں کھولوں گی۔۔۔

درید کے ہاتھ سے چابیاں لیتے لاک کھولا۔۔۔

سامنے راہداری تھی جس کے دائیں اور بائیں طرف لان تھا۔۔لان میں کچھ پودے بھی لگے تھے لیکن چھوٹے چھوٹے۔۔

لیونگ روم کا دروازہ درید نے ہی کھولا تھا۔۔

یہ تو ابھی سیٹینگ کرنے والی ہے۔۔۔ہر چیز کو دیکھ کے دانین درید کو دیکھا۔۔۔۔ہر چیز بکھری ہوئی تھی

"ہاں جی بس اپنا کمراہ سیت کروایا ہے۔۔ باقی خود کریں گے۔۔۔"

"ہاں ہاں۔۔

یہ رانیہ بھی ہیلپ کروائے گی چاچو کہتے ایک طرف بیٹھ گے درید بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا پھر وہ اور رانیہ پورے گھر کا راونڈ لے کے ای تھیں۔۔

۔۔

....چھ کمرے تھے دونوں پورشنز کے ملا کے

چھوٹا سا گھر تھا ان میں ایک ڈرائینگ روم اور ایک اوپن کچن۔۔۔۔کچن میں ایک ونڈو تھی جو لان کی طرف کھلتی تھی۔۔ان کا کمرا اوپر تھا جس کے ٹیرس سے گھر کا پچھلا حصہ نظر آتا تھا۔۔پہلے کچن کی سیٹینگ کی پھر گروسری کا سامان کھولا اور چاے بنائی۔۔۔چاچو چلے گے تو درید بھی اٹھ کے اپر کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

....!....!....!.

"اب اپ بھی خود کو پولیس کسٹڈی میں دے دیں"

وہ جو دروازہ کھول کے کمرے میں داخل ہو رہی تھی اس کے واٹس اپ پہ شاہد عباسی کا میسج موصول ہوا.. اگنور کرتے موبائل کو بیڈ پہ اچھالا.. پھر کپڑے لے کے واش روم چلی گئی...

واپس آ کے دوبارا چیک کیا تو وہی میسج دوبار آیا ہوا تھا...

"میں کیوں دوں...."

اس نے ریپلاے کرنے کی بجاے کال کر دی...

"ہمم وہ اس لیے کہ آپ بھی اس جرم میں برابر کی شریک تھیں...."

اس کی کال پہ تو شاہد کی جیسے کوئی مراد بر آئی ہو

"اپ کے پاس کوی ثبوت...؟؟"
ٹاول کو سر سے اتارتے خود کو آئینے میں دیکھتے کہا...اس وقت وہ ایزی
...شرٹ اور ٹراوزر میں تھی

"...جی اپ کے گھر...اووہ شٹ"
کچھ یاد آنے پہ خود ہی ماتھے پہ ہاتھ مارا... ثبوت تو خود ہی صاف کر چکا تھا وہ
بھی ڈی ڈی کے کہنے پہ اس نے رابیل کے بیسمنٹ میں موجود لوگوں کو
بازیاب کروا کے گھر پہنچا دیا تھا۔۔رابیل کو تو خود بے وقوف بنایا گیا تھا
"...جی جی...اب اپ کے پاس کوی ثبوت نہی ہے

"...لیکن پھر بھی میں اپ کے خلاف رپورٹ

"...ایسا کچھ کرنے سے پہلے سوچ لینا کہ اپ کی وہ رومینٹک ویڈو

... بات ادھوری چھوڑتے وہ بیڈ پہ نیم دراز ہوی

"... میں اپنے دل کی کسٹڈی کا کہہ رہا ہوں

.... شاہد نے فورا پینترا بدلا تھا

"مطلب...؟؟

"مطلب کہ آپ مجھ سے شادی کریں گی مس رابیل لاشاری...؟؟؟

"جی...؟؟

وہ حیران ہی تو رہ گی تھی.. وہ شخص اس کے بارے میں سب جانتے ہوے بھی پرپوز کر رہا تھا ...

"... اوہ شکر ہے مان گی

... شاہد کچھ اور ہی سمجھا تھا

"...جی نہی

"...میرا مطلب ہے

بارے...وہ بری طرح پزل ہوی تھی..اج تک وہ خود مردوں کے گلے کا ہار بنتی آیٔ تھی...اسے یہ سب اپنے لیے سن کے عجیب لگ رہا تھا پتا نہی خوشی ہوی تھی یا...وہ سمجھ نہی پا رہی تھی خود کو

جو بھی تھا وہ اس کے قابل نہیں تھی۔۔

وہ بھول رہی تھی کہ شاہد بھی کوئی دودھ کا دھلا نہیں تھا۔ کہیں نا کہیں دونوں ایک جیسے تھے

اس کائنات کی تخلیق کے بعد

اسے پر کشش اور حسین بنانے کے لئے

خدا نے سب سے پہلے جو چیز بنائی ہے وہ آپ کی ہنسی ہے.. وہ چہرا بند مٹھیوں پہ ٹکائے بغور اسے دیکھ رہا تھا جو کسی بات پہ مسکرا رہی تھی

اور اپ کا قہقہہ وہ ساز ہے
جس نے موسیقی کو جنم دیا بے خودی میں ہنستے وہ درید کی دھڑکنیں چھیڑ رہی تھی جب رانیہ نے آنکھوں سے درید کی طرف اشارہ. کرتے بتایا کے وہ اپ کو دیکھ رہے ہیں.. وہ دونوں گھر کی سیٹینگ کرتے ہوے خوش گپیوں میں مصروف تھیں درید ابھی کمرے سے ایا تھا کہ دیکھے وہ لوگ کیا کر رہی ہیں.۔ان کو یوں کاموں میں لگا دیکھ لے پر سکون ہوا... دانین کے چہرے سے ہی اس کی خوشی ظاہر ہو رہی تھی ..

"...اپ کو کچھ چاہیے
اپنی قمیص سہی کرتے وہ اس کے پاس آئ جو اسے نظروں کے حصار میں رکھے ہوے تھا

" ... کچھ نہیں چاہیے اب

اس کے مسکراتے چہرے پہ اس کی نظریں پھسل پھسل جا رہی تھیں.. یہ اگر رانیہ یہاں نا ہوتی تو اب تک وہ...

" ... کیا سوچ رہے ہیں

چٹکی بجاتے دانین نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا

میں سوچ رہا ہوں کے... چاچو سے کہوں کہ وہ آ کے اپنی رانیہ کو لے جائیں..."

".. کیا مطلب لے جائیں... وہ آج ہمارے پاس ہی رکے گی

ہاتھ جھلاتے اپنی جھنجھلاہٹ پہ قابو پایا جو اسے درید کی بات سن کے ہوئی تھی...

"وجہ

وجہ یہ ہے کہ اس نے اتنی ہلپ کروای ہے دعوت تو بنتی ہے نا..."لیونگ روم کی طرف اشارہ کرتے سمجھایا جواب اچھی حالت میں تھا...

ہمم...درید نے سر ہلاتے اجازت دی..

آج بھی اکیلے ہی سونا ہے...زو معنی انداز میں کہتے واپس چلا گیا

ہاں پہلے تو میری گود میں سر رکھ کے سوتے ہیں..دانین بھی بڑ بڑای تھی

"ربحیہ بیٹے بات سنیں

وہ بالوں پہ کلر لر رول لگاے ان کے کمرے میں داخل ہوئیں..ان کے ہاتھ میں کریڈٹ کارڈ بھی تھا...

"....جی ماما

ٹی وی کا والیوم کم کرتے ان کی طرف دیکھا.. جبکہ یمنی موبائل پہ لگی تھی

"... یہ کارڈ لیں اور اپنے لیے شاپنگ کر لینا آپ دونوں

ساتھ ایک ناگوار نظر اپنی دوسری بیٹی پہ ڈالی جو بے حسی کا چولا پہنے ان سے

بے نیاز بیٹھی تھی

" ...اوکے

...ربیحہ نے خاموشی سے کارڈ پکڑ لیا

"...وجہ شاپنک کرنے کی

اس سے پہلے کہ وہ باہر جاتیں یمنی کی آواز نے ان کے قدم جکڑے

"...اپ کی شادی ہے کچھ دنوں میں اور اپ لوگوں

ہم لوگ کریں گے خود اپنی شاپنگ...؟؟" کمال ہے ماما...." اسے حیرت

...کے ساتھ افسوس بھی ہوا

"کیوں کیاپرو بلم ہے..؟

"...آج کل توسب لڑکیاں خود کرتی ہیں

"...جی بلکل لیکن ان کی فیلنگز اور ایموشنز کچھ اور ہوتے ہیں

دوبدو بولی

"فار اگزیمپل۔۔۔؟

ان کے پیرنٹس کی محبت سپورٹ اور وقت جو اپ کے پاس نہیں ہے ہمیں

"دینے کے لیے۔۔۔

فضول کی بحث کے لیے وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔وہ پھر مڑیں۔۔۔

ہو نہہ آپ نے پہلے کون سا ہماری کبھی بات سنی ہے جواب۔۔"اس کے لہجا

تلخ تھا

"...آپ یہ بتایں آپ کیا چاہتی ہیں

"میں ابھی شادی نہی کرنا چاہتی۔۔۔۔

"اور لو و میر تج کروں گی اپ کے اشاروں پہ نہیں ناچو نا مجھے۔۔۔۔

..منہ پھاڑ کے بول دیا۔۔۔

"واٹ....؟" کیوں نہی کریں گی۔۔۔؟

..وہ واپس مڑ کے اس کے پاس ائیں

"..اس لیے کہ وہ لڑکا میچ نہیں کرتا مجھ سے

"...ہاں یہ تو ہے..وہ میچور ویل ایجوکیٹیڈ...اور اپ

غصے بھرے لہجے میں کہتے وہ اپنی بیٹی کو ہی لوز کر رہی تھیں

جی یہ ہی بات...مجھے نہی کرنی..." اپنے اندر اٹھتی نفرت کی لہر کو دباتے

...ہونٹ بھینچے

"...بابا سے جا کے کہو...میں اس معاملے میں آپ کی کوئی مدد نہی کر سکتی

ربیحہ بیٹے اگر بہن نا جاے تو آپ چلے جانا گلزار بی کے ساتھ آخر میں اسے تاکید کرتے کمرے سے باہر چلی گیں۔۔

یہ مجھے دو۔۔ان کے جاتے ہی کارڈ اس کے ہاتھ سے چھینا۔۔۔

شاپنگ تو کروں گی شادی کا سوچیں گے۔۔

آپپپپپپپپپپیییی آپ جان بوجھ کے ماما کے ساتھ ایسا کرتی ہیں نا کہ ان کو احساس ہو جائے۔۔

لیکن ان کو احساس نہیں ہو گا۔۔ربیحہ نے اگے ہو کے اپنی پیاری بہن کو گلے لگایا تھا

وہ کافی کا مگ اٹھائے کمرے میں آئی تو درید سائڈ ٹیبل کے دراز سے کچھ نکال رہا تھا۔۔

یہ لیں۔۔۔مگ اسے پکڑایا۔۔۔

ویسے تھیف اپ نے یہ کیا سوچ کے کلر سلیکٹ کیے تھے۔۔۔

ہر طرف سرخ اور بلیک کمبینیشن دیکھ کے دانین نے کہا۔۔
کیوں کیا ہوا ہے

بہت ہور رہے۔۔۔

کرٹنز بیڈ سیٹ صوفہ اور قالین سب کچھ سرخ رنگ کے تھے ان کے اندر بلیک کلر کے پھول بنے خوبصورت لک دیتے۔۔فرنیچر کا کلر بلیک تھا حتہ کے اوپر لٹکے جھومر کے اندر بلیک اور سرخ رنگ کی تتلیاں اور سٹار تھے

۔۔۔

جہازی سائیز بیڈ کے کے اوپر مسہری بنائے چاند اور ستارے لٹکتے کمرے کو اور بھی حسین بناتے سب سے مزے کی بات رات کو یہ چاند اور ستارے جگ مگ کرتے روشنی بکھیرتے تھے۔۔۔واقع جس ڈیزائیز نے یہ تھیم سیٹ کیا تھا کمال تھا۔۔۔

درید مگ لیے سٹڈی میں جا چکا تھا۔۔دانین نے بیڈ پہ بیٹھتے پہلے ٹی وی چلایا کچھ خاص نہیں لگا ہوا تھا بند کر کے موبایل اٹھا کے کمفرٹر میں منہ دے کے لیٹ گئی۔۔پھر ہینڈ فری ٹھونس کے کچھ دیکھنے لگی

"..دانین"

اس نے کوئی پانچویں دفعہ اسے آواز دی.. لیکن وہ کمفرٹر منہ تک تانے پتا نہیں کون سے جہاں میں پہنچی ہوی تھی

"...دانین"

...اب کی بار وہ کبڈ بند کر کے اس کے قریب آیا

"سن رہی ہیں؟

پاس آکے دوبارہ آواز دی... پھر بھی اس نے کوی حرکت نا کی تو اسے ... تشویش لاحق ہوی.. آگے ہو کے کمفرٹر اس کے چہرے سے ہٹایا

...واہ

دانین کانوں میں ہینڈ فیری ٹھونسے موبائل پہ کچھ دیکھ رہی تھی... سکاف سر کے ادھے سر پہ پہنچا ہوا تھا چھوٹے چھوٹے بال... وہ ہونٹ چباتے آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی.. نا محسوس طریقے سے موبائل تکیے کے نیچے ... چھپایا

کیا دیکھ رہی ہیں... کب سے بلا رہا ہوں.. نیچے ہو کے موبایل اٹھانا چاہا

ک.. چھ.. کچھ نہی... آپ کے دیکھنے کی چیز نہیں ہے... چیل کی سی تیزی

...سے اس نے موبایل واپس اپنے ہاتھ میں پکڑا اور اٹھتے دور جا کھڑی ہوئی

اچھا... اگر میرے دیکھنے والا نہیں ہے تو اپ کا بھی نہیں ہو گا... بیڈ پہ پیچھے

کو سرکتی دانین کا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچا.. لیکن مخالف سمت کا زور

...زیادہ تھا

..... گر جائیں گی نیچے تو اتریں

" ... نہیں پہلے واعدہ کریں نہیں دیکھیں گے "

".... اوکے ٹھیک ہے "

... پھر وہ نیچے اتری

... کیا کام تھا جو بلا رہے تھے... "خشمگین نظروں سے دیکھا"

" چائے بنا کے دیں"

پیچھے تو ہوں... یہ پہنے ہیں... "آنکھوں سے جوتوں کی طرف اشارہ"

... کرتے کہا

وہ پیچھے ہٹ گیا.... پھر سوفٹیز پاوں میں اڑیستی ایک ہاتھ میں موبائل اور دوسرے سے زمیں پہ گھسیٹتی ہینڈ فری سمیٹیں.. سکاف گردن میں جھول

... رہا تھا

.. درید اس کے باہر جانے تک اسے دیکھتا رہا

"مُحبتم, عِشقم, رُوحم "

" أنتَ فقط حُب, وأنا معجَب بک
پھر ہلکا سا گنگنایا

"کیا کچھ کہا...؟؟
...دروازاہ بند کرتے کرتے دوبارہ اندر جھانکا

"... ہاں ادھر آییں

..ایک منٹ...."موبائل ڈرار میں رکھ کے اس کے پاس آئی"
..جی...؟"آنکھیں آرام آرام سے بند کرتے مسکائ

کہیں اب..."اسے خاموش دیکھ کے ابرو کو زرا سا ہلا لے شوخی سے "
..پوچھا...اس گھر میں شفٹ ہو کے وہ کچھ زیادہ ہی خوش تھی

"مُحبتم ..

کمر سے کھینچتے اپنے قریب کیا.. اواز میں ایک دم محبت کا خمار در آیا

"عشقم روحم ...

اس کے کان کے قریب ہوا

اسے سمجھ تو نہیں آ رہی تھی لیکن اس کی جزبات سے بھرپور آنکھوں کو دیکھ کے اندازہ لگا سکتی تھی کہ کوی رومینٹک سی بات ہے... سرخ لالی نے فورا اس کی گالوں کو گھیرا تھا.. دل نئ لے پہ دھڑکا

"وأنتَ فقَط حُب

...کان کی لووں کو چھوتے بہکتے ہونٹ گنگنائے تھے

دانین نے زور سے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچا لمحے جیسے تھم سے گئے ہوں... دل کی دھڑکنیں سپیڈ پکڑتے کنڑول سے باہر ہونے لگی تھیں ....

"وأنا معجَب بکَ

گرم سانسیں گردن کو جلسا رہی تھیں... وہ آنکھیں زور سے میچے درید کے سہارے کھڑی تھی... ایک لفظ کی بھی سمجھ نہیں آئی لیکن پر فسوں ماحول اس پہ حاوی ہونے لگا تھا.... حلانکہ درید پہلے بھی اس کے قریب آتا لیکن وہ ...ان لمحوں کو دل سے محسوس نہیں پائی تھی جیسے اب دل دھڑ دھڑا رہا تھا

"کچھ سمجھ آیا..؟

...درید اس کے مرنے والی حالت دیکھ کے مسکرایا

...دانین نے گردن کو ہلکی سی نا میں جنبش دی

"...پھر اتنا سمٹ کیوں رہی ہیں

..وہ اس کی حالت سے لطف اٹھا رہا تھا

"...پتا نہیں

وہ اس کے اندر چھپ سی گی تھی.. ہلکی کولون کی مہک دلفریب سا احساس
....پیدا کرتی دانین کو مسحور کر رہی تھی

"...اس کا مطلب ہے
اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیتے سامنے کیا
تم فقط محبت ہو.. " ٹھہر ٹھہر کے کہتے وہ اس کے چہرے کو نظروں کے حصار
میں رکھے ہوئے تھا...دانین کی آنکھیں ابھی بھی بند تھیں اور ہونٹ سختی

سے دبائے ہوئے تھے
اور میں تمہارا شیدائی ہوں... " جھکتے اس کے گال کو ہلکا سا ہونٹوں سے مس
کیا...اس کی پلکیں لرز گئیں

".. چ.. چائے
پھڑ پھڑاتے ہونٹوں سے کہتے خود کو اس لمحے سے آزاد کرنا چاہا.. لیکن اب
چائے کی پرواہ کیسے تھی..

چائے بھی بن جاے گی لیکن پہلے اپ کو تو مکمل۔۔اس سے پہلے کہ وہ اس پہ دوبارا اچھلتا

درید آ۔۔۔آپ۔۔۔

جی میں۔۔۔

" پیچھے ہوں بہت چھچھورے لگ رہے ہیں۔۔

ضبط کی انتہا پہ پہنچتے اس نے درید کو پیچھے کیا۔۔۔

میرے پیچھے مت آئے گا۔۔لال بھبھو کا چہرے کے ساتھ انگلی اٹھا کے اسے وارنینگ دیتے باہر نکل گئی۔۔

پتا نہیں کب ملیں گی پوری۔۔۔

سر کھجاتے واش روم میں چلا گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیکھے نک وچ کوکا چنی لئی پٹیالے توں

کرے ترتی گلابی روپ سنبھے نا سنبھالے توں۔۔

آکڑاں دی پٹی کسی

سانب سانب رکھی

کیندے تے کھوندیاں نوں ٹیچ وی نا جانڑ دی۔۔۔

جتی افغان دی چا نجر ملتان دی۔۔

اکھ توں بلوچ جٹی حسن وا ایران دی۔۔۔۔

یہ دیکھ ہاتھ جوڑ رہا ہوں پلیز چپ کر جانا۔ قاسم نے کوئی تیسری دفعہ اسے گانا الاپنے سے منع کیا تھا۔۔۔

گا لینے دے ہیر و کو کیا پتا کوئی جٹی مل ہی جائے اس شودے کو بھی زولقرنین نے اسے گھورتے کہا۔۔

اس وقت وہ پانچوں شاپنگ کی غرض سے بازار آئے تھے سب نے سفید شرٹ کے ساتھ بلو جینز پہن رکھی تھی ہر آنے جانے والا ایک دفعہ تو لازمی مڑ کے ان مسخروں کو دیکھتا جو اپنے ہی جون میں ہنستے کھکھلاتے چلے جا رہے تھے۔۔آگے حازق اور زولقرنین تھے پیچھے طلحہ عاصم اور قاسم۔۔۔

جتی افغان دی۔۔

بس کر دے نا پلیز ز۔۔۔

وہ دیکھو بھابھیاں۔۔۔ قاسم جو مال کے گلاس ڈور سے اندر کی طرف دیکھتے جا رہا تھا رکا۔۔۔

ارے گانے میں گا رہا ہوں اور میری ہونے والی ملی تجھے۔۔۔ شرماتے وہ کسی اور کو دیکھنے لگا۔۔

اوو تمہاری نہیں ہماری بھابھیاں۔۔اس کی عقل پہ ماتم کرتے گردن گھما کے دوسری طرف دیکھا یا جہاں ربیحہ اور یمنی بھی انہیں دیکھ چکی تھیں ۔۔یمنی تو اشاروں سے انہیں انوائیٹ بھی کر چکی تھی وہ بھائیوں کی فوج کندھے اچکاتے ان کے پاس چلے آئے۔۔۔

" کہاں آوارہ گردیاں ہوں رہی ہیں دیوران صاحبان

ربیحہ تو حازق کی وجہ سے جھجھک رہی تھی پر یمنی تو فل موڈ میں تھی

....

....!....!....!.

اپ کی ساس کو گھر قید کر

"...کے خود شاپنگ کرنے آے ہیں

.. قاسم نے معصومیت کے ریکارڈ توڑتے چشمہ سیدھا کیا

"کیا مطلب وہ آنے نہی دے رہی تھیں..؟؟
وہ لوگ اب اگے کی طرف چیزیں دیکھتے چل رہی تھی چاروں طرف کپڑوں کے ریکس تھے

" ...جی کچھ ایسا ہی سمجھ لیں

"کیوں...؟؟

ایکچولی وہ چاہتی ہیں کہ وہ خود شاپنگ کریں ہم لوگ اچھی ڈھنگ کی چیز نہیں لاتے... "

واہ میرے مولا.... "حسرت بھری ایک سانس خارج کرتے یمنی نے ربیحہ

... کو دیکھا جو اس کی اس "اہ" کا مطلب بخوبی جان گی تھی

"کچھ غلط کہا کیا...؟

" ... نہی... نہیں ان کو ساتھ لے آتے تو ملاقات ہو جاتی

"...اگر وہ ہوتیں تو ہر گز نا ہوتی

..زولقرنین نے کہتے ایک شرٹ اٹھا کے اپنے ساتھ لگای

کیوں...؟" ہنستے ہوے اسے دیکھا

کیونکہ ان کو بلکل پسند نا اتا کے ہم لوگ اویں رشتے داری بننے سے پہلے ہی

" ... منہ اٹھا کے ملنا شروع کر دیں

وہ لوگ جینٹس پورشن پہ آۓ تھے۔۔۔

اچھا اور باقی سب ... "پھر سے چلنا شروع ہو گے
باقی سے مراد اگر دانین اور بابا ہیں تو بابا افس دانین لاہور اپنے شوہر نامدار
" ... کے ساتھ

ہمم ... اوور باقی سب ... ؟" جسکے بارے میں وہ پوچھنا چاہ رہی تھی اس کا تو
. .. کوی زکر ہی نہی کر رہا تھا
... باقی کوی بچا ہی نہیں ... " طلحہ نے کان کھجایا
تمہارا بھائی ... پیچھے مڑتے اسے گھوری سے نوازا ... سب کے چہروں پہ
مسکراہٹ پھیلی

اوووہ

" ...اپ کے ہونے والے سیاں جی.. مطلب ہمارے بڑے بھیا جی ہونہہ وہ ہم جیسوں کے ساتھ کہاں اتے ہیں بیٹھے ہوں گے اپنے کسی سڑے ہوے محل میں.. "حازق نے دل کا پھپھولا پھوڑا... کیونکہ انے سے پہلے اسے بجی افر کی تھی جیسے چٹا سفید رد کیا گیا تھا.

مطلب..؟

"مطلب یہ کہ وہ اپنے کام پہ ہی بزی ہونگے نا ہمارے ساتھ کہاں اتے

..اچھا اچھا

جی جی.

جلدی کرو پھر کچھ کھاتے ہیں۔۔۔اب لڑکے آگے اور وہ دونوں پیچھے تھیں۔۔۔

چھی

چھی۔۔

۔وہ لوگ ابھی اندر داخل ہونے ہی لگے تھے جب عاصم نے سامنے سے آتی دو لڑکیوں کو چھیڑا۔۔۔۔

چھیییی۔۔۔

کچھ نہیں اسے چھینک آنے لگے تو ایسا کرتا ہے زولقرنین نے ان کو معزررت کی جو اسے گھور رہی تھی۔۔۔پھر قاصم کو ایک زور کا دھموکا جڑا۔۔

شرم کرلو۔۔۔سب اس کی کا مزاق اڑا رہے تھے۔۔۔

جے مینوں یار نا ملے میں مر جاواں۔۔

روہانسی صورت بنا کے فکرا کسا اور پھر سیدھا ہو کے ان کے ساتھ چلنے لگا۔۔۔

آج پٹا کے ہی گھر قدم رکھوں گا۔۔۔ سوچتے سب کو دیکھا۔۔حازق اور ربیحہ ساتھ ساتھ چل رہے تھے اب یمنی سب سے آگے بڑی بھابھی ہونے کا فرض نبھارہی تھی۔۔اس کے پیچھے قاسم اور طلحی تھے پھر عاصم اور زولقرنین۔۔

سب نے ایک ایک شرٹ لی تھی بس پھر یمنی اور ربیحہ کے میرج ڈریسیز کا اور ڈر دے کے وہ باہر نکل آے۔۔۔

کچھ کھلا ہی دو۔۔ بھوک سے جان نکل رہی ہے قاصم نے دہای دی۔۔۔

آج بھابھیاں کھیلائیں گی۔۔

حلانکہ تم لوگوں کو کھیلانا چاہیے۔۔ یمنی نے گھور کے دیکھا۔۔

اب ان منچلوں کے ساتھ دو خوبصورت لڑکیاں بھی تھیں پاس والے آئس کریم پارلر سے آئسکریم کھاتے ہیں ہیں۔۔بلکہ ایسکریم شیک پیں گے قسم سے بہت ہی مزے کا ہوتا ہے۔۔۔عاصم نے پیٹ پہ ہاتھ پھیرتے کہا۔۔

ندیدے۔۔

بھائی سانپ اپنا سارا اڈرم ادھر دے دیں ہم لوگ ائے ہیں اندر آکے قاصم نے جاکے کاونٹر والے کو کو حکم دیا۔۔جو اس کی بات پہ مسکرایا تھا۔۔

باقی تمام لفگ خالی ٹیبلز پہ بیٹھ گیے۔۔۔دو دو گلاس سب نے پیے۔۔۔

یار وہ دیکھ۔۔ قاصم ابھی کہنے ہی والا تھا جب وہی لڑکی اندر داخل ہوئی جس کو وہ مال میں چھیڑ کے آیا تھا وہ اسے دیکھ کے گھورتی آگے چلی گئ۔۔۔

خیر ہے شروع شروع میں تو مشکلات آتی ہیں۔۔دل ہی دل میں لڈو بھوٹ رہے تھے لیکن وہ بھی کچھ دیر کے لیے ہی..

جونہی قاصم نے سب سے نظر بچا کے ایسے پھر سے چھیڑا تو لڑکی تیش میں آ
اگی...

چھچھورے انسان... گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا ..

.

ہے نا تم آجاو تو ایک بیوی بھی ہو جاے گی.... وہ کسی اور ہی موڈ میں تھا باقی
سب ہونکوں کی طرح منہ کھولے دیکھ رہے بند تب ہوا جب اس نے قاصم
کے منہ پہ چانٹا مارا..

لفنگے.... تم جیسے ہی لڑکیوں کی عزتوں پہ ہاتھ ڈالتے ہیں..

اتی ہے میری جوتی... تن فن کرتی وہ لڑکی ان سب کو ہکا بکا چھوڑ کے چلی
گی... یوں ان کی شاپنگ اختتام کو پہنچی....

....

کہیں دور مغرب کی ازان ہو رہی تھی... وہ خاموشی سے اپنا کام کر رہی تھی... اس کے اندر بدلے کی اگ بڑھ رہی تھی.... سنسان جگہ پہ بس اسی کا راج تھا..... اسمانوں کو چھوتی انچاوئیوں سے ایک سرخ رنگ کی دھار بہتی تھی جو سیدھا زمین پہ کئی فٹ گہرائی میں جا گرتی... زمین کا وہ ٹکڑا رفتہ رفتہ سرخی سے بھر رہا تھا ..

اسے بدلہ لینا تھا... فہام کو زندہ رکھ کے مارنا تھا جیسے وہ اپنے بھائی کے مرنے پہ زندہ تھی جیسے وہ اس کے بچھڑ جانے پہ زندہ تھی... ایسے ہی اسے دانین کے مرنے پہ فہام کو زندہ رکھنا تھا.... ایسے ہی.... جیسے وہ جیتی تھی.... جیسے پلوشہ جی رہی تھی

درید جاتے ہوئے مجھے پارلر چھوڑ دینا.... وہ جلدی سے ناشتہ ٹیبل پہ لگاتی بولی... لاہور انہیں تقریباً ایک ماہ ہو گیا تھا... روز ماما بابا سب سے بات ہو

جاتی ایک دفعہ سب اس سے مل کے بھی گے تھے... درید کے جانے کے بعد یا تو چاچی چاچو آجاتے یا زوہیب اور رانیہ... اور کبھی درید اسے وہاں چھوڑ جاتا تھا

کیوں.. درید ابھی تیار ہو کے کف لنکس بند کرتا نیچے ایا تھا

... کیا مطلب کیوں... ریپیر نگ کروانی ہے.. بے ساختہ منہ سے پھسلا

.. مطلب... حیرانی سے اسے دیکھا دانین کی کون سی ریپیر نگ ہونی تھی

... فیشل کروانا ہے.. اس کے ساتھ بیٹھتے چاے کپ میں ڈالتے گھورا

... میں کردوں گا وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے

درید درانی..اپ جو کام کرتے ہیں نا بس اسی کو سنبھالیں..یہ کام جن کا ہے وہی کرلیں گی.....اپ بس مجھے وہاں چھوڑ دیجیے گا...ایک ایک لفظ پہ زور دیتے مسکرا کے کہا..

اچھا جو حکم سرکار... سرخم کرتے ناشتہ شروع کیا...پھر ناشتہ کر کے وہ اسے اپنے ساتھ لے ایا تھا..دانین اندر چلی گی تو اس نے اونر کو روکا...

سنین...خاص خیال رکھنا ہے ان کا..پارلر اونر کو تاکید کرتے اس کے ہاتھ میں کریڈیٹ کارڈ دیا...

جی سر اپ بے فکر ہو کے جایئے...کارڈ لیتے پیشوارانہ مسکراتے کہا...

وہ چلا گیا تو اونر اندر ائی...

آیئے میم... اندر آ کے اسے رسیو کیا جو پارلر کو طائرانہ نگاہوں سے دیک رہی تھی..

ہم اپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں...

مجھے فشل کروانا ہے.... وہ اس کے پیچھے پیچھے ائی..

جی ہو جاے گا... اپ ادھر ایئے.. اسے اپنے ساتھ ایک الگ روم میں لے ائی...

یہاں بیٹھیں..

مینی کیور اور پیڈی کیور بھی کرنا ہے ...

...بے فکر رہیں سب ہو جاۓ گا

..اور نر نے خود اس کا فیشل کرنا تھا

اپ اپنا سکارف اتار دیں..اس کو دیکھا

... نہیں اس کے ساتھ ہی کریں

...ایسے کیسے ہو گا میم اپ اتار دیں یہاں کوی نہیں آۓ گا

...اسے لگا وہ یہاں ان کنفر ٹیبل ہو رہی ہے

... ٹھیک ہے لیکن اپ ہنسیں گی نہیں

کیوں ہنسنا کیوں ہے... حیرت سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا جو فل اعتماد سے بات کر رہی تھی

میرے بال چھوٹے چھوٹے ہیں بس شولڈرز تک آتے ہیں منہ بناتے کہا.. ...اسے بہت برا لگ رہا تھا سکارف اتارنا

...اوہہ... کیا ہوا بالوں کو.. وہ سکارف اتار چکی تو اس نے افسوس کیا

...کچھ نہیں میں نے غصے میں کاٹ دہے

اتنا خطرناک... وہ حیران ہی رہ گی... یہ کیا بات ہوی کہ اپنے بال ہی کاٹ ...دیں

..ہاں جی

.کس پہ تھا غصہ...اگلا سوال پوچھا...ساتھ اپنا کام بھی شروع کر چکی تھی

...وہ جو باہر اپ نے دیکھے میرے ہز بینڈ ہیں وہ مسکاتے اترا کے بتایا

.اچھا...بہت ہینڈ سم اور کیرینگ ہیں

.

...مجھے ان پہ آیا تھا غصہ

...تو بال پسند نہیں تھے ان کو

نہیں نہیں... ان کو بہت اچھے لگے تھے بال میرے وہ مجھے چھپا کے رکھنے کا کہتے تھے..

...مطلب اپ نے ان کو تکلیف دینے کے لیے خود کو تکلیف دی

جی ایسا ہی ہے کچھ اپ باتیں زیادہ اور کام کم کر رہی ہیں.. اسے ڈانٹتے اپنے ہونٹوں کو بھی بھینچا...

..اپ بہت کیوٹ ہیں

شکریہ... اسے بہت خوشی ہوی تھی

دو گھنٹے بعد جب وہ سب کچھ کروا کے فری ہوی تو چمک رہی تھی

اج تواپ کے ہز بینڈ اپ کو چھوڑیں گے نہیں... معنی خیزی سے کہتے اخری
.. ٹچ دیا

وہ ویسے بھی نہیں چھوڑیں گے... وہ سہی مفہوم کو نہیں سمجھ سکی تھی سو
... نارمل انداز میں کہتے اٹھی
... ایک اور کام بھی ہے

... جی جی کہیں... اونزا اپنی چیزیں واپس سیٹ کر رہی تھی ساتھ ساتھ

اپ کے پاس جے سی (وگ) (نقلی بال) ہے

جی ہیں... میں دیکھا دیتی ہوں... اب کی بار کھل کے ہنسی تھی... پھر وگ
.. لگا کے اس نے خود کو ائنے میں دیکھا

اس نے اپنے بالوں کے کلر سے میچینگ اٹھای تھی جو واقع سیٹ ہو گی تھی
بال کرل ہوے تھے...

اگے سے پف بنے والے الگ چپ تھی جو ماتھے سے کانون تک چپکا ی
جاتی... وہ اس نے نہیں لگای تھی کیونکہ اس کے اپنے بال ہی بہت سوٹ لر
رہے تھے اس کے ساتھ

ایک دفہ لگانا سیکھ کے اس نے اسے پیک کروالیا تھا ابھی وہ نہیں لگا سکتی تھی
یقینا درید غصہ کرتا...
اکو لینے اے ہیں.. گارڈ نے اکے بتایاے وہ باہر ائی..

اسے اتے دیکھ کے وہ مبہوت ہی تو رہ گیا تھا نکھری نکھری شولڈر کٹ بال
بلکل سکول گرل لگ رہی تھی سکارف ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا

...واپسی پہ انہوں نے لنچ ریستوران میں کیا تھا

میں کسی لگ رہی ہوں... سکارف ایک دفعہ پھر اس کی سر کی زینت بن چکا تھا پہلے جیسے ہی... درید نے ایک نگاہ غلط ڈالنے کی بھی کوشش نہیں کی.. کہ وہ ..بہک جاتا

اپ کو اچھا نہیں لگا میرا وہاں جانا..اس کی شکل ہی اتر گی...وہ جو اتنی خوش .. تھی یقینا درید اس کی تعریف کریں گے لیکن

...ایسا کب کہا میں نے

...پھر اپ ایسا کیوں کہا کہ پہلے جیسی ہی

...ابھی یہاں تو نہیں بتا سکتا نا یار م گھر جا کے بتاوں گا

مر رسے باہر دیکھتے وہ اپنے سے پیچھے انے والی بائیک کو دیکھ رہا تھا جس پہ ایک لڑکی عبایا پہنے اپنے بھای یا کسی عزیز کے ساتھ بیٹھی ہنس رہی تھی...

درید نے گاڑی کی سپیڈ بڑھای تو وہ بائیک پیچھے رہ گی...ان کے ساتھ لفٹ سائڈ پہ ایک پیٹرول والا ٹینکر آرہا تھا... وہ لوگ ایک چوک سے گزر رہے تھے درید بار بار پیچھے ان بایک والوں کو دیکھ رہا تھا دانین نے اس کی نظرون کی تقلید میں اپنی طرف سے پیچھے دیکھا....

پتا نہین کہا ہوا تھا..اس بائیک پہ بیٹھی لڑکی پیچھے کو گری تھی اور ٹینکر کے ٹائیر کے نیچے کچلی... دانین دیکھ رہی تھی درید نے گاڑی کی سپیڈ اور بڑھای ..

درید روکیں وہ دیکھیں... دانین ابھی بھی پیچھے ہی دیکھ رہی تھی....

...کچھ نہین ہوا ٹھیک ہے وہ....وہ نہین چاہتا تھا دانین سب دیکھے

...درید...رکیں یار وہ...ان کو ہیلپ

....اور لوگ کر دیں گے....اس کے اواز تیز ہوی

....اپ کو کیا ہو گیا ہے...رک

چپ کر کے بیٹھی جایں....درید نے اسے بازو سے پکڑ کے سیدھا کیا جو مسلسل پیچھے دیکھ رہی تھی
..

...پانچ منٹ میں وہ اسے گھر چھوڑ کے واپس اس جگہ پہ ایا

حشر برپا تھا وہاں....ہر طرف کوہرام مچا ہوا تھا جیسے...لوگ بھاگم بھاگ ادھر جا رہے تھے راستہ بناتے وہاں تک آیا...لڑکی کے اوپر کپڑا دیا ہوا تھا موقع پہ ہی جان بحق ہو چکی تھی...درید نے زولقرنین کو میسج کر کے دانین سے کنٹیک کرنے کا کہا تھا کہ اس کا دھیان بٹا رہے...

پولیس بھی آچکی تھی تمام ٹریفک جام تھی...اس لڑکی کا بھای..ایک طرف .....بیٹھا رو رہا تھا... حیرت سد حیرت کہ وہ لڑکا بلکل ٹھیک تھا لیکن لڑکی...افففف

....!..

م۔ح۔ب۔ت۔ محبت م سے شروع ت پر ختم۔

میں سے لیکر تم تک کا سفر اور تو سے آگے نصیبوں والے جاتے ہیں۔

محبت بت شکن ہوتی ہے اور اس حیرت کدے میں قدم رکھتے ہی سب سے پہلا بت اپنا توڑنا پڑتا ہے۔

یہ ابتدا ہے، پہلا اصول ہے، بڑا کھٹن ہوتا ہے اس پہلی سرحد کو عبور کرنا۔

اس پہلی رکاوٹ کو پھلانگنا، فاصلوں پر کھڑے ہو کر محبت کی خوش نمائی کا منظر دیکھنے والے بہت سے انجان، جب اس سے متاثر ہو کر اس کی جانب

بڑھتے ہیں تو نہیں جانتے کہ قدم اٹھنے پر نیچے زمین نہیں ان کی اپنی ذات ہوتی ہے۔

بہت سے لوگ اس جذبے کے زیر اثر قدم اٹھا لیتے ہیں مگر رکھ نہیں پاتے۔ چیختے چلاتے خوف کھاتے واپس پلٹ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ محبت کے سامنے ناممکن و محال کچھ نہیں، وہ گزر جاتے ہیں۔

خود سے آگے بڑھتے ہیں تو تم کا سفر شروع ہوتا ہے اور محنت کی ت تو ایک گرداب ہے دلدل ہے۔اس سے گزرنا ممکن ہے اور نہ ہی کوئی اس سے گزرنا چاہتا ہے جب ''میں '' تم''میں دکھائی دینا شروع ہو جائے تو بھلا کوئی کیسے آگے جائے۔

اس کے لیے کوئی ہاتھ چاہیئے، کوئی دست غیب تم کو چھوڑو کیا می۔میں سے آگے گزر پائی ہو؟

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرایا، دلفریب مسکراہٹ ایک پل کے لیے وہ اپنی تمام تمام اذیت، وحشت کو فراموش کر بیٹھی۔ اسکی روح کے بے آب و گیاہ صحرا میں کن من ہوتی اور آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔

اسکی مسکراہٹ تو گویا بھنور کی آنکھ تھی جس کے گرد جم کر کھڑا ہونا ناممکن تھا۔ آنکھوں کے پانی کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں تھی، وہ پھر اندر ہی کہیں لوٹ گیا۔

اب کے اسکی نگاہوں میں بے شمار شکوے در آئے، آج کتنے دنوں بعد اسے یہ چند گھڑیاں نصیب ہوئی تھیں۔ اتنی بے اتفاقی، اتنی بے مہری، پلٹ کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا ہے میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے کس گناہ کی سزا میں یہ قیامت میرے سر پر ٹوٹی ہے؟ میں نے تو کبھی یوں نہیں چاہا

سب گلے دل میں مچل رہے تھے، آنکھوں سے عیاں ہو رہے تھے۔ مگر انھیں نوک زبان پر لانا محال تھا، مقابل بھی کائیاں تھا، جیسے اس کا مزاج سب موسموں کا ساتھی ہو۔ جانتا تھا پر مانتا نہیں تھا، ماننے کے لیے شرائط

رکھ دیتا تھائی۔اس کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئ، مریم کی بے بسی اس کے دل کی دیواروں سر پٹک پٹک کے بین کرنے لگی۔درد نوحہ کناں ہوا تو اس کی سلونی رنگت سفید لٹھے کی طرح لگنے لگی۔

وہ پھر سنجیدہ ہو گیا کہ اس کی مسکراہٹ نیم قاتل ہے اور مقابل گھائل۔

تمہیں میں سے آگے بڑھنا ہو گا وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا۔جیسے کسی بچے کا بھولا ہوا سبق یاد کروایا جاتا ہے۔ورنہ ورنہ میں چھپا کوڑا اس کی روح پر لگا۔وہ تڑپ اٹھی،اس کا تن من الگ اٹھا ورنہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا تھا۔اس کے بعد کا مدعا وہ سمجھ گئی ورنہ دعوا محبت سے پیچھے ہٹنا ہو گا۔

نووار دان مدرسہ عشق کے لیے درس وفا کا قاعدہ آسان تصور ہو گا۔۔۔

پولشہ شکستہ حال مسکرائ تھی...

.......!..................

جب وہان پہنچا تو کہرام برپا

تھا... لڑکی کے مردہ جسم پہ چادر ڈلی جاچکی تھی... زمین پہ اس کے دماغ کا سفید حصہ گھسیٹتے ٹینکر کے ٹائر تک نشان بنائے ہوئے دیکھنے والے پہ لرزہ ساطری کر دیتا تھا

سر کے پرخچے آڑے ہوئے تھے.. ایک ادمی نے آگے بڑھ کے لاش کو اٹھا کے چارپای پہ ڈالا... سر والے حصے کا گوشت سڑک پہ ہی رہ گیا تھا جس مین سے ایک اور ادمی نے اگے ہو کے عینک کو جھاڑ کے نکالا عبرت ہی عبرت کوی کمزور دل انسان دیکھ لے تو ہوش وحواس کھودے... پولیس نے ٹینکر ڈرائیور کو حراست میں لے لیا تھا لیکن اس کا کوی قصور نہی تھا۔۔ بلکہ یہ. تو کسی اور کا انتقام شروع ہو چکا تھا... اس نے نیا طریقہ اپنایا تھا جو بھای کے طریقے یکسر مختلف ...

کچھ دیر میں جب اس سانسوں سے خالی وجود کو لے جایا گیا تو پولیس نے تفشیش شروع کی... وہ لڑکی بھای کے ساتھ اپنا کوی سرٹیفیکیٹ لینے جا رہی تھی بی ایس سی کی سٹوڈینٹ تھی جانے کتنے خواب ہونگے... دیکھنے والا سننے

والاد نگ رہ جاتا جوان موت اس بھای کا کیا حال ہو گا جس کی انکھوں کے

سامنے سب ہوا تھا...

ہجوم چھٹنے لگا وہ گھر جانے کی بجاے افس ایا تھا... شکن زدہ کپڑے.. ان کی پوری ٹیم وہاں پہنچی تھی جتنا ہو سکتا تھا مدد کی لیکن اسے زندہ نہیں کر سکتے

تھے...

چئر پہ بیٹھتے دانین کو کال کی وہ دوسری طرف مصروف پا کے رکھ دیا یقینا

زولقرنین ابھی تک اس سے بات کر رہا ہو گا

شام کو جب وہ گھر آیا تو دانین سو رہی تھی پاس پڑے موبائل کی اسکرین روشن تھی مطلب وہ کچھ دیکھتے دیکھتے سو گئ تھی۔۔ بال ماتھے پہ بکھرے

تھے۔۔ سکارف ایک سائڈ پہ رکھا تھا

اسے جگانے کی بجاے کپڑے لے کے باتھ روم چلا گیا واپس آیا تو وہ کروٹ کے بل لیٹی تھی۔۔۔

دانین۔۔ کھانا دیں۔۔۔ وہ اب سوئی تھی ساری رات جاگ کے اسے نہیں سونے دینا تھا اس نے سوا سے جگانا بہتر تھا ..

خود کھالیں رکھا ہوا ہے کچن میں۔۔۔۔

جاگ رہی ہیں۔۔۔ وہ حیران ہوا مطلب جتنا سکون اس کے چہرے پہ بکھرا تھا ایسا تو کسی سوئے ہوئے انسان کے چہرے پہ ہو۔۔
ابھی جب اپ نے بلایا تب جاگی۔۔ انکھیں کھولتے اسے دیکھا جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا۔۔
چلیں پھر اٹھیں مل کے کھانا کھاتے ہیں۔۔۔
نہیں مجھے بھوک نہیں ہے ویسے آپ کے ساتھ کھالوں گی۔۔ اٹھ کے بیٹھی پھر سلیپرز پہنے۔۔ ڈارک بلو کلر کی شرٹ کے ساتھ وائٹ ٹراوزر میں کندھوں تک اتے بالوں کے ساتھ بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔ نظریں

چراتے درید نے اس کے سراپے کو دیکھا جو دھمک رہا تھا اس کی انکھوں میں

--

پھر ان لوگوں نے کھانا کھایا

!......!..........!..........!............

ماہرانہ اندازمین اپنے چہرے کے نقوش نکھارتی وہ مگن سی تھی... پندرہ منٹ میں میک اپ کر لینے کے بعد لباس تبدیل کرنے کی غرض سے ڈریسنگ روم میں چلی گی.. اگرچہ وہ کل ہی ٹور سے لوٹے تھے لیکن اس کے ایک بار کہنے پہ ہی وہ مان گی تھی اج کوی سپیشل ڈنر تھا جس کے لیے وہ دل لگا کے تیار ہورہی تھی...

اگلے تیس منٹ میں وہ اپنی تیاری مکمل کرتی قد آور آئینے میں اپنے اپ کو دیکھنے لگی. اس نے گہرے سیاہ رنگ کا پیپلم پہن رکھا تھا جس پہ سلور ریشم اور نگوں کا کام تھا ساتھ میں سیاہ اسٹریٹ ٹراوزر تھا.. دوپٹہ بڑے اسٹائل سے کہنیوں پر رکھا ہوا تھا. بالوں کو سلیقے سے جوڑے میں باندھ رکھا. اس

کی دودھیار نگت پہ سیاہ رنگ گویا لشکارے مار رہا تھا ساتھ پہنی ڈائمنڈ کی
جیولری نے چار چاند لگا دیے
کمرے کی ہر شے جیسے اس کے روشنیاں بکھیرتے روپ کو سراہ رہی
تھی۔۔۔
باہر سے آتی گاڑی کے ہارن کی آواز پہ اس کے لبوں پہ دل آویز مسکراہٹ
پھیل گئی۔۔۔
موسم سرما کی آوائل راتیں اور ساتھ میں چلتی ٹھنڈی ہوائیں۔رات کے اس
پہر لاہور کی سڑکوں پہ پھرنا کسی امتحان سے کم نہیں تھا۔۔۔
تھیف بتادیں نا کس کی طرف سے ڈنر ہے ؟
اس کی جانب رخ معڑے بیٹھی اسے گار چلاتے دیکھ رہی تھی جو سیاہ رنگ
کے سوٹ میں بہت شاندار لگ رہا تھا
گاڑی کے ہیٹینگ سسٹم نے باہر کے خنکی کے احساس کو کم کر دیا تھا۔۔اس
کے دمکتے چہرے پہ نگاہ ڈالتے وہ مسکرایا۔۔

شاہد نے ڈنر دیا ہے سرپرائز ہے جا کر ہی معلوم ہو گا۔۔۔

ہوں انہوں نے تو پھر کوئی بہت بڑا محاز فتح کیا ہو گا
اگلے ادھے گھنٹے میں ہوٹل کی پارکینگ میں پہنچ چکے تھے۔۔پہلے ڈی ڈی اترا تھا پھر اس کی طرف کا دروازاہ کھول کے اس کا ہاتھ تھامتے اس کو ہم قدم کیا۔۔ہال کی آرائیش منفرد اور خوبصورت تھی دانین کے لبوں پہ بے ساختہ توصیفی جملے آ گئے۔۔

واو وکتنا امپریسیو ہے۔۔۔۔درد محض مسکرا دیا۔۔پورا حال ان کے دوستوں اور جانے والوں سے بھرا ہوا تھا۔۔اس سے پہلے کہ وہ کسی سے ملتے سامنے سے شاہد اور رابیل مسکراتے ہوے ائے جو پچھلے ماہ ہی شادی کے بندھن میں بندھ چکے تھے۔۔
ویلکم پارٹی کی شیف گیسٹ تو اب آ ہی یئں۔۔

آج کی پارٹی کچھ زیادہ ہی اسپیشل لگ رہی ہے اریںجمنٹ بہت یونیک ہے

۔۔دانین نے تعریف کی

ہاہا یعنی ڈی ڈی پاس ہوگیا۔۔شاہد کے بولنے پہ اس نے ناسمجھی سے درید کو

دیکھا۔۔۔

درید۔۔جواباوہ اس کا ہاتھ تھامے ٹیبل تک لے ایا جس پہ بے شمار موم بتیاں

جل رہی تھیں۔۔اوران کے بیچ ایک بڑا سا کیک ان کا منتظر تھا۔۔

ہیپی برتھ ڈے ٹویو۔۔وہ اس کے کان کے پاس گنگنایا جو حیرت اور خوشی

کے ملے جلے تاثرات لیے کھڑی تھی۔۔۔۔

ہیپی برتھ دے ٹویو۔۔۔پھر ایک دم سے پتا نہیں کہاں سے ماما باباچاچو چاچی

رانیہ اوراس کے تمام بھائیوں کی فوج گنگناتی برآمد ہوئی۔۔سب اسے وش

کرتے ملے تھے خوشی جیسے دانین کے انگ انگ سے پھوٹی پڑ رہی تھی

۔۔لاہوراس کے لیے بہت لکی ثابت ہورا تھا۔۔اسی وقت ڈی ڈی نے

ایک ٹیبل پر سے گلاس اٹھایا اس پر چمچ سے آواز پیدا کرتے سب کو متوجہ کیا۔۔

لیڈیز اینڈ جینٹل مینز.... آج کی پارٹی. میری میسز کی برتھ ڈے کی خوشی میں دی گی ہے.. اپ کا بہت شکریہ جو اج کی رات کو خوشگوار بنانے کے لیے اس پارٹی میں شریکت کی.. اونچی اواز میں بولتا وہ مسکرا کے اس کی جانب دیکھنے لگا

یہ داعوت اور جو کچھ میری زندگی میں ہے سب کچھ میری بیوی میری محبت میری دانین کے للیے ہے۔۔۔ اپنا بازو اس کے گرد پھیلاتے قریب کیا۔۔ تالیوں کی گھونج پہ اس کی پلکیں لزرا اٹھیں۔۔ یوں سب کے سامنے اظہار پہ جھمپ سی گئ تھی

کیسا لگا سرپرائز؟ اس کی کیفیت سے محفوظ ہوتے کہا۔۔۔

بہت اچھا۔۔ سب سے زیادی خوشی اپنے گھر والوں کو دیکھ کے ہوئی تھی۔۔

اوراپ کا گفٹ رات کو۔۔ وہ اس کی طرف جھکا تو وہ خائف سی پیچھے ہوئی۔۔

تھیف پلیز۔۔ سرخ چہرے سے اسے دیکھا۔۔ سب دیکھ رہے ہیں۔۔

اوکے۔۔ڈی ڈی مبہم سا مسکراتا پیچھے ہوا۔۔۔ پھر سب کی موجودگی میں

کیک کاٹا۔۔ سب نے گفٹس دیے۔۔ رات گئے تک انہوں نے انجوائے کیا

تھا۔۔ وہ رات زندگی کی بہترین راتوں میں سے ایک تھی اس کے اپنے

سب ساتھ تھے اس کے لیے سب سے بڑھ کے درید درانی کا ساتھ تھا

چھ ماہ بعد

او میری پیاری امی جان

.. اباجی کا ہے فرمان ناشتہ سرو کر دیں... عاصم نے کچن مین جھانکا

میرے پیارے بیٹا جان جا کے اباجی سے کہہ دیں میں انسان ہون کوی مشین

نہیں ...

ماما میں بابا کو جا کے کہہ دیتا ہوں اپ کی زوجہ محترمہ فل غصے میں ہیں ان کو ..بہولادیں...پیار سے ان کے کندھے سے جھولا

...دفعہ ہو جاو یہاں سے.... بیلن اس کے ہاتھ پہ مارتے دور بھگیا یا ظالم حسینہ..دہائیاں دیتے وہ باہر چلا گیا

پانچ منٹ بعد پھر واپس آیا۔۔

میں نے بابا کو کہا ہے وہ کہہ رہے افس جانا ہے جلدی ناشتہ دیں۔۔۔

لا رہی ہوں جلدی جلدی مچا کے میرے ہاتھ پیر نا پھلایا کرو۔جواب دیتی وہ تیزی سے ہاتھ چلا رہی تھیں پانچ منٹ بعد ان کے پسندیدہ آلو کے پراٹھے لا

کے رکھے۔۔ ساتھ آملیٹ اور بھاپ اڑاتے چائے کے مگ۔۔ان کی بھوک چمک اٹھی.. چاچو چاچی اور بابا نے باشتہ کیا..

پھر باقی سب کے لیے سادہ پراٹھے بنائے جو جو ناشتہ کرتا جاتا اٹھتا جاتا... ماما میرے کپڑے... ابھی زولقرنین اور طلحہ ناشتہ کر رہے تھے جب دانین کندھو پہ دوپٹہ پھیلائے ٹیل پونی جھلاتی ان کے پاس آ کے بیٹھی...

کہاتو ہے لے انا... انہوں نے روز کی طرح اج پھر بات کو ٹالا تھا ایکچولی درید نے ان سے کہا تھا ایسا کرنے کو... اس نے جو داس کے کپڑوں کی سلیکشن کر لی تھی لیکن اسے سرپرائز کرنا تھا جن میں اس کا ساتھ اس کی ساس یعنی دانین کی ماما امبرین عثمان دے رہی تھیں..

انجھے سید ھا سید ھا بتادیں... مجھے لے کے دینے ہین یا مین درید کو کہوں..

ہاں بہت اچھی بات ہے اسی کو کہہ دو... مزے سے ناشتہ کرتے زولقرنین نے ٹکڑا لگایا..

یاں اپ لوگوں نے تو سارا اخرچہ پانی ہی بند کر دیا ہے میرا اس گھر سے...روہانسی صورت بنای..

اچھانا.... شام کو چلیں گے واپسی پہ... آج وہ لوگ دن رکھنے جانے والے تھے...اس کے بعد ڈھولکی سٹارٹ ہو جانی... درید نے بھی آج آجانا تھا شام تک دانین ہفتہ پہلے ہی چچا کی فیملی لے ساتھ آیٔ تھی... رانیہ ابھی سو رہی تھی اور زوہیب بھی یقیناً سویا ہوا تھا...

ٹھیک ہے... وہ اسانی سے مان گیٔ

چلو اب ناشتہ کر لو...ماما ناشتہ کر چکیں تو اسے کہا...

نہی ماما مین رانیہ کے ساتھ کروں گی... انکار کرتے واپس چلی گی...

مرضی ہے بھیٔ.. کندھے اچکاتے وہ بھی اٹھ گیئں

!.........!.........!...............

!...!...!...!....

...درید میں کیسی لگ رہی ہوں

وہ اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی جب درید کمرے میں داخل ہوا...

اسے دیکھ کے ایک لمحے کے لیے ٹھٹھکا.... پھر قریب آیا... وہ خود ابھی تیار

.. نہیں ہوا تھا

ہاف وائٹ کرتی کے ساتھ پنک کلر کا شرارہ پہنے بالوں کا جوڑا بنائے وہ سیدھا

اس کے دل میں اتر رہی تھی.. اب وہ بال کم ہی کھولتی تھی کلائیوں میں نیلے

رنگ کی چوڑیاں چھنچھنا رہی تھیں.... میک اپ کے نام پہ بس ہلکی گلابی

... لپسٹک.. اور خوبصورت اویزے کانوں کی زینت بنے تھے وہ مکمل تھی

... بتادوں... اس کی کمر پہ ہاتھ رکھتے شوخ نظروں سے دیکھتے اپنی اور کھینچا

ہوں... وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی بلکہ اپنی چوڑیاں سیٹ کرنے

... میں مصروف تھی

درید نے جھکتے اس کے گال پہ ہونٹ رکھے.. وہ پھر پلکوں کی چادر اٹھی تھی درید کے ہونٹ اس کی گال پہ ہی ٹکے تھے... اندر تک سرخ ہوتے اس نے کانپتے ہاتھ اس کے سینے پہ ٹکائے ہی تھے کہ

ٹھک ٹھک ٹھک...

اپنے گھر میں نہیں ہو سکا تو یہاں خاک ہو گا...

بدمزاہ ہوتے گہری سانس لیتے پیچھے ہوا... جبکہ دانین نے شکر کا کلمہ پڑتے رخ پھیرا...

میں چینج کر کے اتا ہوں... کپڑے لے کے باتھ روم چلا گیا

اپی کتنی دیر لگائیں گی... وہ بولتے بولتے اندر آئی...

اے ہاے... اج تو اپ ہی محفل لوٹ لیں گی... گلے میں باہیں ڈال کے گال پہ پیار کرنا چاہا..

اے ے ے....اس سے پہلے کہ وہ وہاں ہونٹ رکھتی جہاں کچھ دیر پہلے ..درید نے اپنا لمس چھوڑا تھا پیچھے سر کی

ہوں...اب اپ ہماری محبت کو کہاں وصول کریں گی..منہ بناتے رانیہ نے اسے گھورا

...اچھا باتیں نا بناو... چلو باہر

...پھر وہ دونوں باہر آگیں... نکاح کی رسم شروع ہونے والی تھی

کچھ دیر بعد نکاح ہوا تو سہی معنوں میں رنگ و بو کا سیلاب امڈا تھا..زرتاج ..انچل لہراتے گنگناتے شوخیاں بکھیرنے لگے

کرڑی دا جھمکا نی او دا ٹھمکا۔۔۔

یمنی اور ربیحہ کے کزنز ڈانس کر کے گئے تھے سٹیج بہت پیارا سجایا گیا تھا اور رنج اور ریلو کمبینشن کے ساتھ بلو کلر کے پھولوں والے جھولے تھے جن پہ یمنی اور ربیحہ بیٹھی تھیں دوسرے جھولے پہ سمع اور حازق تھے لیکن سمع وہاں سے اٹھ گیا تھا نکاح کے بعد۔۔یمنی بلو لہنگے کے ساتھ گولڈن چولی پہنے بڑا

سا گولڈن ہی دوبٹا گھو گھنٹ نکالے بیٹھی اندر ہی اندر مسکرا رہی تھی جبکہ ربیحہ اورنج کلر کے لہنگے میں تھی دونوں کے ڈریسز سیم تھے بس کلرز چینگ تھے۔۔دونوں پہ سٹونز کا کام ہوا تھا ربیحہ نروس تھی۔لیکن اب نکاح کے بعد کچھ ریلکس دونوں بہنیں مسکرا رہی تھیں جب ذولقرنین عاصم طلحہ اور قاسم سفید شلوار قمیض کی جیبوں میں اورنج کلر کا رومال لگائے سٹیج پہ تشریف لائے۔۔

بے ڈھنگے طریقے سے ٹھمکے لگانے شروع کیے۔۔۔

سویٹی ہاتھو پہ جب مہندی لگائے

لٹ اٹھا کے بولے دور سے ہائے

ٹیلر سے ٹائیٹ والا سوٹ بنوائے

اسی لیے تو سویٹی نخرے دیکھائے

اتنی توں کیوں نوٹی ہے مجھے یہ بتا

بالوں کو ایسے نا گھما

کرتی ہے ایسے جب چل توں

منڈے تو پھڑ کے بہ گے دل نوں

کڑی دا جھمکانی اودا ٹھمکا۔۔سب ایک ہی طرح ڈانس کر رہے تھے۔۔

دل کڈ داجاوے ے ے نی اودا ٹھمکا

کڑی دا جھمکانی اودا ٹھمکا

دل کڈ داجاوے ے ے

عشقاں توں سونڑھا مکھڑا لکانڑ لئے

سجنڑا نے بوے اوتے چک تانڑ لئ

چک تانڑ لئ چک تانڑ لئ

چک تانڑ لئ

او گورے گورے مکھڑے پہ ہائی لائٹر لگاتی ہے

اچھے خاصے یاروں کو توں کیسے لڑواتی ہے

سونڑی سونڑی سمائیل دے کے پمپل دیکھاتی ہے

قاتل حسینہ بڑی فلم چلاتی ہے

نیزڑادے سٹار تیرے سویٹ اوے۔۔چم چم چمکے وے تیری بیوٹیا وے ے

سویٹ توڈیسکو پہ بھی ٹھمکا لگاے

ہونٹوں میں لے کے انگلی سیٹی بجائے۔۔

سویٹ انکھوں سے جب انکھیں ملاے

پاس بلا کے بولے پھر باے باے ے

کرتی ہے ایسے جب چل توں۔

منڈے تو پھڑ کے بہہ گے دل نوں۔۔وہ لوگ اپس میں ہی ایک دوسرے کو کپل سمجھ کے لگے ہوے تھے سب ان کو دیکھ کے ہنس رہے تھے اچھا ماحول بن گیا تھا۔۔اس کے بعد اگلی پرفامس دانین اور رانیہ کے ساتھ ان کی پھپھو کی بیٹی بھی تھی۔۔۔وہ تینو سٹیج پہ ائیں۔۔۔درید جو سمع اور شاہد کے ساتھ ایک طرف بیٹھا تھا اسے دیکھ کے ٹھٹھکا تھا۔۔اسے تو دانین کے ڈانس کا

نہیں پتا تھا۔۔اس کے ماتھے پہ گہری لکریں نمودار ہوئی۔۔لیکن وہ وہاں جا کے شروع چکی تھیں۔۔

دیساں دا راجہ میرے بابل دا پیارا۔۔

پاوں کے سٹیپس سے سٹارٹ کرتے سمع کو تلاشا۔۔

امبڑی دے دل دا سہارا نی ویر میرا کوڑی چڑیا۔پھر اسے کونے میں بیٹھا دیکھ کے مسکرائی۔۔۔۔

نی سئوں کوڑی چڑیا۔۔

وی حازق کے قریب ائی۔۔

او ایک وار گھوڑی چڑ جاے گا

پھر ویر دیکھنا بڑا پچھتاے گا

رو رو کے چلاے گا مرنے کو میں نہیں تیار۔۔۔اب وہ لوگ اس کے آس پاس گھومتے اسے تنگ کر رہی تھیں جب کے وہ باچھیں کھلاے ہنسی میں مصروف تھا

پیار یار او یار عشق بڑا بے کار

پھر وہ لوگ یمنا کے پاس ایئں۔۔

بلے بلے ٹور پنجابنڑ دی

جتی کھلدی مر وڑا نہی چلدی ٹور پنجابنڑ دی۔۔

شاوا شاوا۔۔بلے بلے

ہوے ے

لپے وپے لارے لپے اوے ے

دو دن کی یہ مہندی شہندی پھر ہو گا دشوار اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔

پیار پیار۔۔یار عسق بڑا بے کار

بنو تیرے ابا کی اونچی حویلی۔۔

اب ربیحہ کو چھیڑا۔۔

پھر ساتھ میں حازق کو گھسیٹا۔۔

بنو میں ڈھونڈتا چلا یا

بنو تیرے جھومر کی لڑیاں جو ٹوٹیں

بنو میں موتی چنتا آیا۔۔اب سب ڈانس کر رہے تھے یمنی بھی اٹھ ائی تھی۔۔

بنا کنڈی راتی کھڑکاے گا

باراتیوں کو بھی لے ائے گا

پھر قید کر لے جاے گا اونچی حویلی کے اس پار۔۔دانین جو مزے سے لگی تھی نظر درید پہ گئی۔۔لڑکھڑاتے سایڈ پہ ہوئی۔۔۔وہ اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔جلدی سے سٹیج سے اتر کے بھاگی تھی۔۔

پیار پیار پیار یار عشق بڑا بیکار سونگ ابھی چل رہا تھا

وہ میرے بھائی کی شادی ہے تو میں ڈانس کروں گی نا۔۔اس کے پاس آتے انگلیاں مروڑیں ڈانس کر کر کے چہرا سرخ ہو رہا تھا۔۔

ہمم۔۔وہ کچھ کہے بنا اسکا ہاتھ پکڑ کے اندر چلا آیا۔۔۔پھر کچھ محسوس کرتے پیچھے مڑ دیکھا کوئی گیٹ سے اندر داخل ہو رہا تھا۔۔کالی چادر میں منہ چھپائے۔۔۔

چار سو ہو کا عالم تھا...اتنی خاموشی کہ اگر پتا درخت سے گرے تو اس کی بھی آواز آئے... گدھ اج بھی اسی طرح اپنی لمبی گردنیں نکال کے دیکھتے تھے..الو کہیں دور پر پھڑ پھڑا کے اوپر سے گزر جاتے
رات کا پہلا پہر شروع ہو چکا..اور وہ اسی قبرستان پہ آئی تھی جہاں آج سے کچھ سال پہلے درید ایا تھا اسی قبر کے قریب...آج بھی اس قبر سے ویسی ہی آوازیں سنائی رہی تھیں...بھیانک اور دل کو دہلا دینے والیں کانوں کو چیرتی ہوئیں..اگر اس کی جگہ کوی انسان ہوتا تو کب کا دنیاں سے کوچ کر چکا ہوتا...

مردے قبروں سے باہر نکل کے اپنی ہی قبر کے اوپر بیٹھے اپنی خالی گول ڈھانچے کی انکھوں سے گھورتے دیکھ رہے تھے کے اس آنے والی کے ساتھ کیا حشر ہونے والا ہے.. جیسے وہاں کھیل ہونے والا ہو اور وہ تماشائ ہوں کہیں دور سے ہنستے چلچلاتی اوازیں ائیں... پل بھر کو وہ ٹھہری... پھر چل پڑی

قبر کے قریب آ کے وہ اندر گھسی اور اگلے ہی لمحے باہر... یہ کیا... قبر کے اندر وہ بچہ تو تھا لیکن مردا نہیں تھا جس کے پستان سے اسے وہ مواد چاہیے تھا ...جو اسے وہ سرخ محلول (ریڈ وائین) بنانے کے لیے مدد دیتا

...بچہ سو رہا تھا

وہ باہر آ کے سائڈ پہ ہوئ اور انتظار کرنے لگی... انتظار کرتے کرتے اسے کافی ٹایم گزر گیا جب ایک طرف سے کوی ڈھانچہ چلتا ہوا آ رہا تھا.. اس ڈانچے کی ساری ہڈیا سرخ رنگ کی تھیں جیسے اس کے اندر خون دوڑتا ہو...

وہ چلتا ہوا اپنی قبر کے پاس آیا... پھر ایک دم مڑ کے پلوشہ کو دیکھا...

...استہزائیہ قہقہ لگاتے اندر چلا گیا جیسے وہ اس کے آنے کا مقصد بھانپ گیا ہو

پلوشہ اس کے اندر جانے کے ہی انتظار میں تھی... جیسے ہی وہ اندر گیا پلوشہ

اوٹ سے باہر ای اور واپس قبر میں داخل ہوی... لیکن یہ کیا...اس دفعہ بھی

... ...وہ خالی ہاتھ ہی لوٹی تھی

اندر وہ مردہ مٹی میں ملا ہوا تھا...اور وہ بچہ پاس بیٹھا کھلکھلا کے ہنس رہا.

... تھا

پھر اسے دیکھا..... خونخوار نظروں سے...پلوشہ اپنے مقصد میں ناکام

... ہوی

باہر نکلی تو تمام قبروں کے مردے اس کی نکامی پہ ہنس رہے تھے.. گدھ بھی

اپنی لمبی ہیبت ناک چونچ کھول کے اوازیں نکالنے لگے جیسے اس کا مذاق بنا

رہے ہوں

لیکن اتنی آسانی سے کیسے وہ جانے دیتی.... اسنے اتنا کچھ کر لیا تھا اب تو بس

...ایک قطرے کی ضرورت تھی...اس کے پاس ایک اور حل تھا

....اور وہ حل درد درانی کے اندر دوڑتا سیال مادہ

بلیک بلاوزاور بلیک ہی ریشم کا لہنگا پہنے وہ سٹیج پہ آئ... چہرے پہ جالی کا نکاب

...دھرا تھا.. جس کے اندر سے سیاہی مایل ہونٹ صاف نظراتے

پہلے وہ اپنی بیک کر کے کھڑی ہوئی.. میوزک سٹارٹ ہوا.. سب سٹیج کی

.. طرف متوجہ ہوے تھے...اس آنے والی لڑکی کو کوئ بھی نہی جانتا تھا

دھک دھا... کمر ہلی تھی

ڈھولا......ڈھول...... منجیرا باجے رے ہووو

کاڈی تیجبر و گھاگھر ووو

ناجار و باجے رے رے ہاں---

کمر مسلسل ہچکولے کھانے لگی ہاتھ ہوا میں لہرائے... سینے کو حرکت دیتے وہ سامنے آئ

محبوب میرے ے ے ے ے

.. محبوب میرے

... محبوب میرے تیری آنکھوں سے مجھے پینے دے

لفظ کے ساتھ ساتھ اس کے ہاتھ ویسے ہی حرکت کر رہے تھے.. کمر ایسے لچکتی کے دیکھنے والا دم سادھ لے ....

کچھ درد ہے میرے سینے میں ـ۔ مجھے مست ماحول میں جینے دے

سینے کو ہتھیلی سے رگڑتے وہ زمین پہ بیٹھی.. سب لمحہ بھر کو پلک جھپکتے اور سحر میں کھو جاتے.. وہاں کوی ایسا نہیں تھا جو متوجہ نا ہو.. اس انے والی نے جیسے عجب سحر پھونک دیا تھا ..

مجھے مست ماحول میں مجھے جینے دے.... اس کے پیچھے لڑکیوں کی لائین تھی جو ویسے ہی حرکت کرتیں جیسے سامنے والی کرتی تھی ..

ساز بج رہا تھا.. وہ سٹیج سے اترتے ہچکولے کھاتے اس طرف بڑھ رہی تھی
.. جہاں دانین اور درید بیٹھے تھے

.. پھر ان کے گرد گھومتے وہ ڈانس کرنے لگی

کچھ درد ہے میرے سینے میں... درید کے پاس اتے وہ زمین پہ بیٹھی پھر زرا سا اوپر ہو کے اپنی پشت اس کی گود مین رکھی.. اس کا سینا اوپر اٹھا تھا... دانین انکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی
مست ماحول میں جینے دے۔۔۔اپنی پشت کو اس کی گود میں مسلتے اٹھی تھی۔۔...
میوزک تیز ہوا
وہ کھڑی ہوی ہاتھ ہوا میں ہلا رہی تھی اس کی کمر تھر کتی وہاں موجود مردو کے دل ہونٹوں تک لانے کی وجہ بن رہی تھی۔۔۔

او وڈھولا ڈھولا

مجھے مست مست

مجھے مست مست

مجھے مست مست ۔۔مجھے جینے دے ہاں جینے دے ۔۔۔وہ چلتی اب دا نین کے پاس ائی ۔۔اس کی چیئر کو پکڑ کے ہلکا سا پیچھے کیا

انکھوں میں کاجل ۔۔۔اس کی انکھوں کے سامنے ہتھیلی جمائی ۔۔اور پھر ایک لکیر کینچی ۔۔انکھیں سیاہ کاجل سے مزین ہوا ٹھیں ۔۔

پیر و مین پایل

اب وہ اس کے پیروں پہ جھکی ۔۔۔انگلیاں مس ہوتے ہی جیسے پایل چھنچھنا اٹھی تھی ۔۔دا نین حیرت سے منہ کھولے دیکھ رہی تھی کیا وہ کوئی جادو گرنی تھی ۔۔۔کیا وہ اس کو سحر میں قید کرنے ولی تھی ۔۔پایل پہناتے ہی اس نے دا نین کو جھٹکے سے کھڑا کیا تھا وہ کسی مومی گڑیا کی طرح جھول کے اس کی باہوں میں ائی تھی ۔۔۔

ان اداوں سے میں کروں سب کو گھایل۔۔اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگاتے اسے بھی ویسے ہی لہرایا جیسے وہ خود ہلی تھی۔۔

محبوب کی محبوبہ ترسے۔۔اسے گھما کے چھوڑتے وہ خود کسی سپرینگ کی طرح ہلنے لگی۔۔

سچ کہہ دے پیار یہ کب برسے۔۔۔وہ جو ابھی گھوم کے سنبھلی بھی نہیں تھی اسے تھام کے روکا۔۔۔

میں تیری دلہن بنے کو نکلی ہوں سج دھج کے گھر سے۔۔پھر اس کے پہلو میں لٹکتے دوپٹے کو اٹھا کے اس کے سر پہ کروایا ایک ظنزیہ سمائیل اس کی طرف اچھالتے دور ہوئی۔۔۔

محبوب میرے ے ے ے

محبوب میرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ دوبارا سٹیج کی طرف جا رہی تھی۔۔۔

کچھ درد ہے میرے سینے میں۔۔

.. تیری انکھوں سے مجھے پینے دے

. مست ماحول میں جینے دے

مجھے مست مجھے مست ۔۔ہاں مست مست مست مست مست

مجھے مست مجھے مست مست

.. مست مست مست مست مست

ماحول میں جینے دے

سٹیج پہ آگ بھڑکی تھی۔۔وہ اس آگ کے پیچھے ہوئی

.. یہ نظر ہماری۔۔وہ درید کو نظروں میں رکھے ہوے تھی۔۔

ہے بڑی قراری چہرے سے نقاب اترا۔۔درید تو اسے کب کا پہچان چکا تھا۔۔۔

سمجھو وہ جیتا۔۔اس کا جیسم تھرکتے نہیں تھک رہا تھا ایک اونچی چھلانگ لگاتے وہ آگ پھلانگ کے سامنے ائی

جس پہ دل ہاری۔۔اس کا سینہ جیسے کسی تار سے بندھا تھا۔۔وہ واپس درید کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔

آ عشق محبت کر لے تو یہ پل نا ٹھہرے گے کل کو۔۔اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے انگوٹھیوں سے بھری انگلیاں بجائیں۔۔

آنز می لے میری انکھوں سے.. کچھ پتا نہیں کیا ہو کل کو۔۔اپنی کمر اس کے .. بازوں میں قید کرتے وہ اسے کچھ سمجھا گئی تھی۔۔۔

محبوب میرے ے ے۔۔اب وہ دونوں ہل رہے تھے دانین شاک میں تھی درید کتنے مزے سے اسے چھو رہا تھا۔۔۔

... گانے کی آواز مدھم ہونے لگی۔۔۔۔

.... محبوب میرے... مجھے مست ماحول میں جینے دے

مجھے مست ماحول میں جینے دے۔۔ایک دم سے پورا حال اندھیرے میں

ڈوبا

تھیف۔۔

ایک سسکاری دانین کے منہ سے نکلی تھی۔۔

درید نے پلوشہ کو پکڑا ہوا تھا پھر جھکتے اندھیرے میں اس کی گردن پہ دانت گاڑے تھے اس کے اندر سے کچھ نکلا تھا جو پلوشہ ہوا میں تحلیل ہوتے منظر سے غائب ہوئی تھی لائٹ اون ہوئی۔۔۔دانین درید کے بازوں میں تھی۔۔۔یقیناً وہ اس کا پلوشہ پہ جھکنا دیکھ چکی تھی۔۔

دانین۔۔۔سب کچھ نارمل تھا دانین کے علاوہ۔۔

میں دیکھتا ہون شاید۔۔پریشانی سے۔۔۔بازوں یں اٹھاتے وہ کمرے میں لایا تھا سب ساتھ تھے۔۔۔

صوفہ پہ لٹاتے سب کو دیکھا جو جھکے دیکھنا چاہ رہے تھے اسے ہوا کیا ہے ۔۔درید کو غصہ انے لگا۔۔اب اگران سب کے سامنے وہ اسے ہوش میں لاتا تو کیا پتا وہ کچھ بول دیتی۔۔

اپ لوگ انجوائے کریں میں ان کے پاس ہوں۔۔۔سب کو گھورا۔۔

لیکن۔۔بیٹا۔۔امبرین ماں تھیں وہ کیسے جاتی یمنااور ربیحہ بھی ایک طرف پریشان کھری تھیں۔۔۔۔

انٹی پلیز۔۔۔اس کا لہجہ سخت ہوا۔۔۔

پر درید۔۔ سمع کو اچھا نہیں لگا۔۔

میں دیکھ لوں گا نا یار کیوں ٹینش کریئیٹ کر رہے ہیں۔۔۔

اوکے۔۔۔

ان کے جاتے ہی اس نے دانین کو اپنے حصار میں لیا اگلے ہی پل وہ غایئب ہوا تھا

دانین بیٹا اٹھ جا اب کیا پوستیوں کی طرح پڑی ہو...امبرین کمرے میں ائیں تو دانین سستی سے کاوچ پہ دبکی پڑی تھی...رات کو ریسپشن تھا اور وہ ...ابھی تک تہار نہیں ہوی تھی

..اٹھتی ہوں ماما کروٹ بدلتے وہ بے سدھ دیکھای دیتی تھی

... تمہاری طبعت ٹھیک ہے... کل رخصتی پہ بھی وہ بجھی بجھی سی تھی

ٹھیک ہوں.. ان کے ہاتھ کو پیچھے کیا جو چھو کے دیکھ رہی تھیں پھر اٹھ کے بیٹھی..

.. میرے کپڑے نکال دیں میں تیار ہوتی ہوں

وہ سامنے رکھے ہیں.... پردے پیچھے کرتے بیڈ کی طرف اشارہ کیا... درید کل سے غایب تھا اور دانین بھی اپ سیٹ تھی وہ یہ بات باخوبی محسوس کر چکتی تھیں...

درید سے کوی جھگڑا ہوا ہے..... اس کے پاس آ کے بیٹھیں.. پھر پیار سے بال پیچھے کے جو گالوں کو چھوتے اٹھکیلیاں کر رہے تھے...

.. نہی.. جھگڑا کیوں ہونا ہے.. انکھیں چراتی اٹھ کھڑ ہوی

سچ کہہ رہی ہو... انہیں جیسے یقین نا آیا ہو

جی ماما... سو ٹکا سچ.. میں چینج کر کے اتی ہوں.. مسکرا کے کہتے کپڑے آٹھا کے باتھ روم گھس گئی

ہمم..امبرین نے پر سوچ نگاہوں سے اسے جاتے دیکھا جو واش روم کا دروازہ بند کر رہی تھی.

....

!...!....!....!....

پلوشہ اس وقت ایک گہرے کوئیں کے پاس کھڑی تھی۔۔ جس کے اندر سرخ رنگ کا لیکوئیڈ ابل رہا تھا۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو اس نے اپنے کندھے کا ٹکڑا نوچ کے اس میں پھینکا تھا۔۔

۔ سرشاری کی حالت میں وہ اس کے گرد گھومنے لگی وہ اپنے مقصد میں کامیاب ٹھہری تھی۔۔ وہ بتانا چاہتی تھی ان گدوں کو جو رات کو اس کی ناکامی پہ ہنس رہے تھے۔۔ وہ ان مردوں کو بھی دیکھانا چاہتی تھی اپنا بنایا ہوا

وہ محلول جو لاوے کی طرح ابلتا تھا۔۔وہ خوشی سے ہواوں میں اڑ رہی تھی۔۔۔ریڈ وائین بنا چکی تھی جس کے لیے اس کے بھای نے جان دی تھی۔۔

فہام۔۔۔آں نہیں۔۔۔درید درانی۔۔یہ بھی نہیں بدمزہ ہوتے کہاڈی ڈی ۔۔۔اب تمہیں مجھ سے کوئی بی نہیں بچا سکتا تم خود اپنی خوشیوں کا گلا گھونٹنے والے۔۔۔۔

اس کا ساڑھی باندھنے کا بلکل بھی ارادہ نہیں تھا سو وہ سادی ییلو کلر کی ڈھیلی ڈھالی شلوار قمیص کے ساتھ بڑا سا بلیک کلر کا دوپٹہ لے کے نکلی۔۔گیلے بال گورے دودھیاں گالوں سے چپکے ہوے الگ ہی چمک پیدا کر رہے تھے بے دلی سے بالوں کو کیچر میں قید کیا پھر کریم لگا کے دوپٹا کندھے پہ اٹکا کے سینڈل پہنے۔۔آخری نظر آئینے پہ ڈالتی باہر نکل ائی۔۔۔

ماما رانیہ کہاں ہے۔۔ وہ اپنے ہی دھیان میں چلی آرہی تھی سامنے بابا کے ساتھ بیٹھے درید کو دیکھ کے رک گئی۔۔ وہیں سے قدم موڑے۔۔ درید اسے دیکھ چکا تھا۔۔ لیکن وہ اب وہاں سے ایسے اٹھ کے اس کے پیچھے آتا تو برا لگتا۔۔۔

بیٹا جاو دانین سے کہو کے اگر ریڈی ہے چلے۔۔۔

انبرین نے لیونگ روم میں داخل ہوتے درید کو مخاطب کیا۔۔۔ وہ دانین کا ایسے پلٹنا دیکھ چکی تھیں۔۔

وہ چاہتی تھیں کہ اگر ان کے درمیان اگر کوئی ان بن ہے تو سلجھا لیں

سر ہلاتے فرمابردار بچے کی طرح بات مانتے

وہ کمرے میں آیا تو دانین آئینے کے سامنے کاوچ پہ بیٹھی تھی۔۔۔ لمحہ بھر اسے نظر اٹھا کے دیکھا۔۔ پھر پلکوں کی باڑ گرادی۔۔۔ درد چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔۔

آپ نے وہ کیوں نہیں پہنا جو میں لایا تھا۔۔۔قریب آتے اس کا ہاتھ تھام کے اپنے مقابل کھڑا کیا

میری مرضی۔۔اپنا ہاتھ چھڑواتے دور ہوئی۔۔

ایکچولی وہ پرسوں رات والے سین کو کچھ اور ہی رنگ دے رہی تھی جبکہ درید کو یہ خطرہ تھا کہ کہیں اس نے اس کے دانت نا دیکھ لیے ہوں جو پلوشہ کے کندھے پہ گڑے تھے۔۔۔دانین سمجھ رہی تھی کہ درید اسے چیٹ کر رہا ہے اور یہ وہی اس کی کزن ہے جو اس دن اس کے گھر آ کے اسے دھمکا کے گئی تھی۔۔

آپ کو کتنی دفعہ بتاوں کہ میرا دوسری بیوی لانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ۔۔۔اسے ایک دفعہ پھر اپنی جانب کھینچا۔۔

جو بھی لیکن اپ نے اسے ہاتھ تو لگایا نا۔۔۔اپ کو

اوکے ای ایم سوری۔۔اس وقت میں اس کے حسن پہ بہک گیا۔۔۔روٹھی حسینہ کو دوبارہ تنگ کرنے سے باز نہیں آیا تھا۔۔روٹھا روٹھا روپ

۔۔۔افففف۔۔

جائیں یہاں سے مجھے اپ سے بات نہیں کرنی اور دوبارہ میرے سامنے کبھی مت آنا۔۔۔خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کی لیکن اس دفعہ حصار مضبوط تھا۔۔

سوچ لیں چلا گیا تو واپس نہیں اوں گا۔۔۔۔اس کے بالوں کو کیچر سے آزاد کرتے سانس لینے کا موقع دیا۔

چلیں شاباش اب جلدی سے چینج کریں۔۔پھر میں نے بھی تیار ہونا ہے۔۔۔

ہرگز نہیں۔۔۔میں اپ کی بات نہیں مانوں۔۔

اویں نہیں مانیں گی۔۔

اچھا ٹھیک ہے اب چھوڑں۔۔۔۔

درید نے اسے چھوڑا تو وہ دور جا کے کھڑی ہوئی۔۔

نہی مانوں گی نہیں مانوں گی۔۔۔۔منہ چڑاتے کہا۔۔

ایک اچھی بیوی شوہر کی بات مانتی ہے اور اپ مسلسل انکار کر رہی ہیں مطلب اپ بلکل بھی اچھی نہیں ہیں۔۔ناراضگی سے کہتے وہ واچ اتارنے لگا

۔۔

اگر اپ اچھے شوہر ہیں تو اپ میری بات مان لیں۔۔نروٹھے پن سے کہا گیا۔۔

آہاں میں بلکل بھی اچھا نہی ہوں۔۔۔۔

مطلب اپ میری بات نہیں مانیں گے۔۔

بلکل بھی نہیں مانوں گا۔۔میں نہیں چاہتا کہ میں خوبصورت لگوں اور اپ اویں سی۔۔شرارت بھری نظروں سے اسے دیکھا جو اویں سی سن کے اشتعال میں ائی تھی۔۔

اپ نے اگر میری بات نا مانی تو میں اپ کو چڑیل بن کے ڈراوں گی۔۔۔۔منہ بنا کے کہا

اور اگر میں نے اپ کو اپنی اصلی شکل دیکھا دی تو اپ کچھ کہنے جو گی رہیں گی ہی نہیں۔۔وہ مسکرایا

کیا مطلب ہے اپ کی اس بات کا۔۔۔اپ میرے ساتھ پھر زبردستی کریں گے۔۔

نہی بلکل بھی نہیں بلکہ خود پیار سے پہناوں گا۔۔۔اگر اپ نے خود نا باندھی تو۔۔تنبہ کرتے وہ واش روم چلا گیا۔۔۔۔واپس آوں تو چینج کر چکی ہوں۔۔جاتے جاتے آواز دی۔۔

ہونہہ آئے بڑے۔۔۔اس کے جانے کے خود وہ باہر ائی تو سب لوگ جانے کے لیے تیار تھے۔۔

درید کہاں ہے۔۔۔ عثمان صاحب نے اسے اکیلے اتے دیکھ کے پوچھا۔۔
وہ ابھی نہانے گئے ہیں۔۔۔
کب کا کمرے میں گیا ہوا ہے کیا کر رہا تھا۔۔
رومینس۔۔ وہ اپنے ہی خیالوں میں بول گئی۔۔
کیا۔۔۔سب نے ہونکوں کی طرح اس کی مسکین صورت دیکھی۔۔
بے ساختہ ماما کی طرف دیکھا جو اسے گھور رہی تھی جبکہ باقی سب مسکراہٹ چھپاتے اگے پیچھے ہوئے۔۔
ل۔۔ لڑائی کر رہے تھے لڑنے کے علاوہ اور کچھ نہیں اتا۔۔۔روہانسی شکل بنا کے سب کو دیکھا۔۔۔سب کے سامنے بکواس ہی نکلتی ہے منہ سے ۔۔دھک دھک کرتے دل کو ڈپٹتے واپس کمرے میں اگی۔۔

ان کے ساتھ آجانا۔۔ ہم لوگ جارہے ہیں۔۔رانیہ نے دروازہ کھول کے کہا۔۔رومینس کونٹینو۔۔آنکھ دباتے انگوٹھا دیکھاتے واپس چلی گئی۔۔

بتمیز۔۔

کشن اٹھاکے زور سے دروازے کی جانب پھینکا۔

تھوڑی دیر بعد درید باہر ایا تو وہ اسی حلیے میں تھی۔۔

اب خود تو اپ نے باندھی نہی مطلب چاہ رہی ہیں کہ میں ہی پہناوں۔۔ شرٹ کے بٹن ابھی کھلے تھے چوڑا سینا جس کے بالوں پہ پانی کے ننھے قطرے جھلملا رہے تھے۔۔دانین اسے دیکھ کے نظریں جھکائیں جو اپنے گیلے بالوں کو جھٹکتے ٹاول بیڈ پہ اچھال چکا تھا۔۔

جی نہیں میں ایسے ہی بہت پیاری لگ رہی ہوں۔۔اور اب چلے گے ہیں ہم چلیں۔۔۔نروس ہوتے اس کی طرف دیکھنے سے گریز کیا جو پر شوق نگائیں اس پہ جمائے ہوے تھا۔۔

پھر واڈروب سے رویل بلو کلر کی ساڑھی نکالی جس کا بلاوز چمکتا ہوا سلور کلر کا تھا۔۔

اب ڈیسائیڈ کر لیں خود کرنا ہے یا۔۔

درید کیا ہے۔۔۔اس کے ہاتھ سے لے کے واپس رکھنے کے لیے مڑی درید نے لمحے کا فایدہ اٹھتے اس کی کلای تھامی...

یہ ناز یہ انداز اپ کے... پھر اس کے کان کے قریب گنگناتے بالوں کو اس پہ جھٹکا....

جانا ہے نا... کلائی اس کے ہاتھ میں مروڑتے چھڑوانے کی کوشش کی۔۔ پتہ نہیں ایسی سیچوئیشن میں وہ حواس باختہ کیوں ہو جاتی تھی۔۔

چلے جائیں گے... پھر اسے گھما کے دوپٹہ اتار کے سائڈ پہ رکھتے کمر سے تھاما.... دانین کا دل دھک سے رہ گیا

م..میں چینج کر لوں گی...اس کے ہاتھ کو ہٹاتے جلدی سے بیڈ پر سے ساڑھی اٹھای اور باتھ روم میں چلی گی...

اوففف انکھیں سختی سے بند کرتے گہری سانس لی..پتا نہیں کیا ہو جاتا ہے ان کو۔۔۔

پانچ منٹ تک جب وہ باہر نا نکلی تو درید باتھ روم کے دروازے کے پاس ایا..
...پھر ناب گھمایا تو کھلتا چلا گیا

دانین دروازہ لاک کرنا بھول گی تھی...اب ساڑھی کا لہنگا اور بلاوز پہن
...چکی تھی جو کے فل تھا

ہاے...اج تو بدلے بدلے سے سرکار نظر اتے ہیں...ددروازہ بند کرتے
...پاس ایا

...دانین نے سٹپٹاتے دوپٹہ ڈھونڈھا

یہ اگے میں نے باندھنا ہے اسی لیے تو آیا ہوں..مزے سے کہتے اسے ساتھ
...لیے باہر ایا دانین کسی ٹرانس کی کیفیت میں تھی..درید کر کیا رہا تھا
...پھر فال بناتے اس کے گرد گھومتے ساڑھی کو فائنل کیا

ویسے اپ پہ سارے کلز سوٹ کرتے ہیں... بالوں کو کندھے سے اٹھا کے

...واپس کمر پہ پھینکا.... ان ابھی بھی نمی باقی تھی

...چلین اب باقی کا اپ خود کریں

بال کھلے رکھوں گی.. میک اپ کر کے بالوں کو کھلا چھوڑتے درید کو دیکھا جو

کوٹ پہن رہا تھا بلیک تھری پیس میں وہ بھی بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا..

اج تو دلہا دلہن کی بجائے سب ہم پہ فوکس کرنے والے ہیں... نا محسوا

طریقے سے اس کے بالوں کو اکٹھا کرتے جوڑے کی شکل دی.. دانیں اس

...کی چال سمجھتے منہ بنایا

...یہ بس میرے سامنے ہی کھلے اچھے لگتے ہیں

ویسے اپ یہ کرتے کیوں ہیں سب لڑکیاں کھولتی ہیں میرے کھولنے سے کیا

...ہوتا ہے

باقی سب جو مرضی کریں بس اپ کے کوئی دیکھے تو یہاں جلن ہوتی

...ہے... سینے پہ انگلی رکھتے کہا

دانین رخ موڑے آئنے کی طرف کھڑی تھی اور درید عین اس کے پیچھے.. مکمل...اس کی کمر کے گرد بازو باندھتے گال سے گال مس کیا...اس کا دل .. جیسے لبوں تک ایا تھا گال اس کے لمس سے دھکتے جل اٹھے

...م.. میرے جوتے.. خود کو اس سحر سے چھڑوایا

...ہمم...وہ پیچھے ہوا.. وہ بھی میں ہی پہناوں

...پاس پڑے جوتوں کو دیکھا

ن.. نہیں.... میں اس سے پہلے کے دانین جوتے اٹھاتی درید نے اسے کاوچ

...پہ بٹھایا

....پھر جوتا نکال کے اس کا مخملی پاوں تھاما

...د...رید

اس کی انکھیں انسوں سے لباب بھری تھیں۔۔ کب سے وہ اسے تنگ کر رہا تھا اب تو حد ہو گئی۔۔

اس کے جوتے پہنانے تک وہ اسے دیکھتی رہی... انکھوں کے سامنے دندھ

.. چھانے لگی تھی

.. روکیوں رہی ہیں.... اس نے سر اوپر اٹھایا ہی تھا کہ پانی بند توڑتا باہر نکلا

ک. کچھ نہیں... اپ.. بہت.. چھچھورے ہیں... جلدی سے انسو صاف

.. کرتے کھڑی ہوی

صرف آپ کے لیے ہوں

... درید ابھی تک نیچے ہی بیٹھا تھا

ا.. پ بہت ل.. لوف۔۔۔ فر بھی ہیں.. گال ہتھیلی سے رگڑتے کہا

کیا.... اپنے لیے یہ ہی سنا رہ گیا تھا۔۔ وہ کھڑا ہوا

میں نے کیا لوفرپنا کیا ہے.... بریسلٹ اٹھا کے اس کی نازک کلای کی زینت

... بناتے گالوں کو دیکھا جو جانے حیا کی لالی تھی یا ضبط کی انتہا

.اپ... ایک لڑکی کو چھیڑتے ہیں... اسے سمجھ نہی ارہا تھا کیا کہے

ہاں جی... اس لڑکی کو جو میری بیوی ہے... اس کے چہرے کو ہاتھوں میں

...لیا... پھر ماتھے پہ لب رکھتے سرشار ہوا

چلیں... اس کے کانپتے ہاتھ کو تھاما..۔

س کی نرم ہتھیلیں بھیگنے لگی تھیں۔۔اس کے ساتھ چلتی وہ خود کو کوئی پری

محسوس کر رہی تھی جو کسی بہت محبت کرنے والے جن کی قید میں ہوتی ہے

۔۔اس کے میٹھے نرم گرم سخت حصار میں جس میں رہ کے کھٹی میٹھی خوشی

اور سکون ملتا ہے۔۔

ہم آ گئے جو پہلو میں

تو ہوش کہاں سے لاؤ گی

...وہ لوگ پہنچے تو تقریب عروج پہ تھی

اپ نے تو دوسرے کپڑے پہنے تھے نارانیہ نے اسے ساڑھی میں دیکھ کے

..شرارت سے پوچھا۔۔۔

ہاں پہنے تھے لیکن اچھے نہیں لگ رہے تھے.. نظر اٹھا کے سامنے دیکھا درید

..کے پاس کوی لڑکی ای تھی

...کیسے چینج کیے

کیا. مطلب شرم تو نہی اتی...اس کی بات کا مطلب سمجھتے تیوریاں چڑہائیں

چاچی اپ کی بیٹی خراب ہو گی ہے سمجھائیں اسے....وہ لڑکی درید سے ہنس

..ہنس کے باتیں کر رہی تھی اور دانین کو غصہ انے لگا تھا

اچھا نا سوری مزاق کر رہی ہوں اپ تو ایسے کر رہی ہیں جیسے سچ میں درید

...بھای نے ہی

ڈیش ڈیش ڈیش....دفہ ہو جاو...دانت کچکچاتے وہ درید کی طرف بڑھی

..تھی

ہاے

اسلام علیکم

...میں ان کی میسز ہوں

مسکراتے تفصیلا تعارف کروایا... درید نے پہلے اچنبھے سے اسے دیکھا پھر ...اس کے لال بھبھوکا چہرے کو دیکھ کے مسکراہٹ چھپای

نائس ٹو میٹ یو... وہ لڑکی دل سے مسکرائ تھی

اپ کو ان سے کوئی کام تھا۔۔۔ پھر اس کی انکھوں میں دیکھتے اعتماد سے درید کا بازو تھاما۔۔

نہیں میرے بہت قریبی دوست رہ چکے ہیں اس لیے ملنے کا پلین بنا رہے تھے۔۔ لڑکی نے اس کی سیچوئیشن سمجھتے مزے سے کہا

جی ان ایک عدد بیوی ہے اور وہ دوسری شادی کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے اس لیے اپ ارام سے اپنا راستہ ناپیں اور یہاں سے چلتی بنیں اس سے پہلے کہ میں سب کو اکٹھا کروں۔۔۔

درید کے بازو پہ گرفت سخت کرتے وہ اپنے ناخنوں سے اس کا خون نکال چکی تھی۔۔۔اور درید بمشکل اپنا قہقہہ امنڈنے سے خود کو باز رکھے ہوے تھا۔۔

دوسری لڑکی اس کی غصے سے سرخ ہوتی ناک کو دلچسپی سے دیکھ رہی تھی

۔۔ پھر دھیما سا مسکراتے اس کے کان کے قریب ہوئی۔۔ دیکھنا ایک دن

اسے میں لے اڑوں گی۔۔۔ وہ اس کو تنگ کرنے کے موڈ میں تھی شاید۔۔

ایسے ہی۔۔۔ پھر مڑ کے درد کو کچا چبا جانے والے انداز سے دیکھا جو کچھ کہہ

رہی نہیں رہا تھا۔۔ اپ کیسے لے کے اڑیں گی۔۔۔ میں اپ کے پر کاٹ

دوں گی درید کے بازو سے چپکتے اسے ہلایا کہ اب اپ بھی کچھ بولو۔۔

ہاں۔۔ دانین کے ساتھ میں خوش ہوں تو اپ کے ساتھ شادی کرنے کا

سوچ تو سکتا ہوں۔۔ پھر ایک نظر دانین کو دیکھا جو بس رونے لگی تھی۔۔

اووے ے اوے ے میلا بچا رونے لگا ہے۔۔۔ منہ بناتی دانین کو دیکھتے

وہ لڑکی مسکرائی پھر اپنے انگوٹھا اس کی گالوں سے مس کرتے

بولی۔۔۔۔ ہمیشہ ایسے ہی رعب جمانا سب پہ۔۔ ورنہ یہ بندا بڑا خراب ہے

۔۔ پھر الودعی سلام کرتے وہاں سے چلی گئی۔۔

دانین کا موڈ سخت اوف ہو چکا تھا کہ ان لوگوں نے اسے فول بنایا
ہے۔۔ باقی کا وقت اس نے درید کو دور دور سے ہی ہیلو ہاے کرتے گزارا تھا
اور درید اس کے پاس انے کی ہر کوشش میں ناکام ہوا تھا۔۔ وہ جب بھی
قریب آتا وہ ماما کے پاس چلی جاتی یا کسی اور طرف ہو جاتی۔۔
اپ کا علاج تو گھر جا کے ہی ہو گا محترمہ ٹیکسٹ کرتے اسے دیکھا۔۔ جو دور
سے بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی

...بھابھی یہ آپ بھای کو کس طرف لگا رہی ہیں
شادی کے بعد سمع جو تھوڑا بہت بولتا تھا وہ بھی چپ کر گیا تھا... پتا نہی ان کا
تعلق کیسا تھا... البتہ ربیحہ تو بس شرماتی ہی رہتی.. یمنی دانین کی طرح ہی
تھی... ہنسنے کھیلنے والی مستیاں کرتی... اب کو ہنساتی

کہیں نہی.. میرے پیچھے ہی لگ جائیں کافی ہے.. اس کے کان میں گھستے بتایا.. درید اور سمع پیچھے آرہے تھے باقی سب اگے اگے اور وہ دنوں درمیان میں...

دانین بات سنیں... درید نے اسے بلایا

جی۔۔ وہ رکی

اپنے گھر چلتے ہیں یہاں گیسٹ...

نہی یہاں سہی ہے ناوہاں ڈر لگے گا ...

درید تنہائی چاہتا تھا پر یہ محترمہ کہاں اس کے دل کی پرواہ کرتی تھی...

سب تھکے ہوے تھے اپنے اپنے کمروں میں چلے گے..

وہاں چلے جاتے توآسانی رہتی۔۔ وہ بھی اس کے پیچھے داخل ہوا۔۔ پھر دروازہ بند کرتے کوٹ اتارنے لگا۔۔ دانین واڈروب سے کپڑنے نکالنے کے لیے مڑی۔۔

اپ کے کون سے نکالوں۔۔

آج نا نکالیں۔۔ پتہ نہیں کیوں اج اس کا دل اس کے قابو میں ہی نہیں آرہا تھا دل کر رہا تھا دانین کو کھا جائے۔۔

کیا مطلب نا نکالیں۔۔ائی بر واچکاتے خود ہی اس کا ایزی کپڑے نکالے ۔۔ پھر اسے تھمائے کہ چینج کر لے اتنی دیر میں وہ میک اپ ریمو کر دے گی

۔۔۔۔

یار کتنی ظالم ہیں۔۔ بڑبڑاتے کپڑے اس کے ہاتھ سے لیے۔۔

وہ جو میک اپ ریموو کر کے ساڑھی کو کندھے سے لوز کر رہی تھی جب درید کی آواز ائی۔۔

ٹاول تو پکڑائیں زرا۔۔ٹاول ابھی تک بیڈ پہ ہی پڑا تھا۔۔۔اور دوسرا نکال کے اس نے رکھا نہیں تھا۔۔۔

جلدی سے ٹاول نکال کے اس کی طرف بڑھی ہیل ابھی تک نہی اتاری تھی ۔۔اس سے پہلے کے وہ اسے ٹاول پکڑاتی پاوں رپٹا اور سیدھا درید کے بازوں

میں۔۔درید جو ٹاول پکڑنے کے لیے دروازاہ کھول رہا تھا ٹاول سمیت محترمہ کو لینڈ کرتے دیکھ کے جلدی سے اسے سنبھالا۔۔۔

وہ جو گرنے کے ڈر سے آنکھیں زور سے بند کر چکی تھی خود کو ہوا میں محسوس کر کے انکھیں کھولیں تو درید کے سینے سے لگی تھی۔۔۔

کیا ہر وقت نہاتے رہتے ہیں۔۔۔ بالوں کا نچڑتا پانی اس کے چہرے پہ گرا تو جلدی سے سیدھے ہوتے اپنی خجالت کو مٹانا چاہا۔۔۔۔اور اپ نے مجھے کیسے چھوا ہے۔۔۔

اپ کو کس چیز سے مسلہ ہے۔۔۔ میرے چھونے سے یا نہانے۔۔اب وہ اس کے مقابل کھڑی تھی ساڑھی کا پلو زمین پہ جھول رہا تھا۔۔۔

جس سے مرضی۔۔گھوم کے جانے لگی درید نے واپس پکڑا۔۔۔ایک جگہ پہ ٹک کے نہیں رہ سکتیں۔۔۔

اپ نے پھر چھوا ہے۔۔

کیوں نا چھوئوں۔۔۔ماتھے پہ تیوریاں چڑھا کے اس کا پلو اتار کے سائڈ پہ لٹکایا۔۔۔

بس نا چھوئیں۔۔۔دانین بھرپور کوشش کر رہی تھی کہ درید کا موڈ خراب ہو جائے اج کسی طرح لیکن وہ تھا کہ بس میٹھے انداز سے اسے ہولا دے رہا تھا۔۔

اپ کو دیکھنے کا۔۔ محسوس کرنے کا چھونے کا پیار کرنے کا۔۔

گمبھیر آواز میں کہتے اس کا جوڑا کھولا۔۔۔ بال لہراتے ہوئے درد کے بازو کو چھپا گئے تھے جو دانین کی کمر کے گرد لپٹا ہوا تھا۔۔۔اپ کی خوشبو۔۔وہ بہکنے لگا تھا پھر سے۔۔۔دانین بس لب بھینچے خود کو ان لمحوں کے لیے تیار کر رہی تھی۔۔۔اس کی قربت کے لمحات اس کو بے بس کر دیتے تھے۔۔۔

اس کے گالوں کو ہلکا سا ہونٹوں سے مس کیا۔۔ان کی نرماہٹ بھی صرف میرے لیے ہے۔۔۔دانین کی پلکیں لرز رہی تھیں اس کے ہاتھ نا محسوس طریقے سے درید کے سینے پہ جا ٹکے۔۔

چ۔۔ چھوڑ۔۔

آج تو نہیں۔۔ بالوں میں منہ گھساتے ان کے گداز پن کو محسوس کیا۔۔

یااللہ پلیز کسی کو بھیج دے۔۔ دل نے شدت سے دعا کی تھی۔۔۔اور اس کی دعا قبول ہی۔۔۔

قاسم نے جونہی کمرے کا دروازہ بجانے کے لیے ہاتھ ہوا میں بلند کیا تھا ماما کی آواز پہ رکا۔۔

کہاں جا رہے ہو۔۔۔

وہ دانین نے موبایل کا چارجر لیا تھا وہی لینے کے لیے۔۔

میرے کمرے میں رکھا ہے لے لو۔۔اسے وہاں سے بھگایا۔۔

اور دانین کی دعا وہیں رہ گئی

آج اسے کوئی بھی نہیں بچا سکتا تھا۔۔۔

درید نے اسے بازوں میں اٹھایا اور بڈ پہ ڈالا تھا۔۔۔بتی کو گل ہونے میں سیکنڈ لگے تھے

آج وہ اس کی محبت میں پور پور ڈوبی تھی آج اس کی زندگی نے نیا موڑ لیا تھا۔۔۔اب یہ نیا موڑ اس کے لیے کیسا تھا اس کا فیصلہ تو قسمت نے ہی کرنا تھا۔۔

تقدیر دور بیٹھ کے اس کی معصومیت پہ ہنس رہی تھی

....

....!....!....!...!

کسمساتے اس نے آنکھوں کو نیم وا کیا تو چاروں طرف اندھیرا تھا مکمل اندھیرا دوبارہ سے آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔۔کچھ دیر بعد دوبارہ کھولیں دماغ تھوڑا تھوڑا جاگنے لگا تو ایک شرمیلی مسکراہٹ لبوں پہ آ کے معدوم ہوی رات کے وہ پر سوز لمحات پوری جزیات سے دل دماغ میں سمٹ آے ہوں جیسے...

...سوچ کے ہی اس کے گالوں پہ حیا کہ سرخی بکھری

پھر زرا سا کمفٹر ہٹا کے باہر جھانکنا چاہا..وہ درید کے پہلو میں تھی لیکن اس کا رخ دوسری طرف تھا...دانین کی پہلی نظر آئینے پہ گئی...دل دھک سے رہ

گیا۔۔ وہ لوگ تو ماما کے گھر تھے یہاں کیسے۔۔۔ وہ اپنے اور درید کے کمرے میں تھی...

سانیس خشک ہوئیں جسم سے جیسے جان نکل گی تھی وہ منجمند تھی۔۔۔۔۔ دل جو پہلے الگ لے پہ دھڑک رہا تھا ساکت ہوا۔

۔کمرے میں پھیلی نیم سیاہی خوف پیدا کر رہی تھی۔۔ایک عجیب سی بو ۔۔ جیسے کچے گوشت کی ہوتی ہے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔اس نے دوبراہ آئینے کی طرف دیکھا۔۔

آئینے کے پاس سے دھوا اٹھ رہا تھا... پھر وہ غایب ہوا.... درید کے پاس کوی ... لڑکی بیٹھی تھی دوسری طرف رخ کیے... سفید ریشم کے فراک میں اس نے کمفرٹٹ کو سختی سے دبوچا ہوا تھا سمجھ نہی آرہا تھا کیا کرے درید پاس تھا لیکن بے خبر... اس کی آواز حلق میں ہی اٹک گی جب اس لڑکی نے مسکرا کے پیچھے مڑ کے آئینے میں دیکھا... اس کے دانت کالے گندے... اور

آنکھوں سے لہو ٹپک رہا تھا جیسے ابھی ابھی کسی کا خون پی کے ائی ہو۔۔۔ کمرے کے اندر دانین کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔۔

... پھر وہیں بیٹھے اس لڑکی نے ہاتھ لمبا کیا

".. تمہارا تھیف حقیقت میں ایک گھوسٹ ہے"

انگلی سے شیشے پہ لکھ رہی تھی لیکن ایسے جیسے خون سے پھر دانین کو دیکھ کے مسکرائی۔۔ اور غایب ہو گی... اس کے جاتے ہی سب کچھ پہلے جیسے نارمل ہوا۔۔ جو دھواں اور سمیل تھی وہ ایسے ختم ہوئی جیسے وہاں کچھ ہوا ہی نا ہو۔۔

.. لیکن وہ ائینے پہ جو لکھا تھا وہ نہی مٹا تھا

کتنی دیر وہ ساکت پڑی رہی اسے لگ رہا تھا شاید صبح کے دس بارہ ہو رہے ہونگے لیکن وہ رات کے اخری پہر کے کچھ لمحات تھت نئے دن کی نئ صبح کے پل۔۔۔

اتنی بھیانک۔۔۔آنکھوں سے گرم سیال بہہ رہا تھا بے جان ہوتے وجود کو پلٹا... درید اس کے پاس ہی اب اس کی طرف رخ کیے سو رہا تھا... ماتھے پہ بکھرے بال اور مسکراتے لب... پر سکون نیند.. کہیں سے نہی لگ لگتا وہ گھوسٹ ہے... لیکن انجانا خوف اس کی جان لے رہا تھا۔۔۔کانپتے ہاتھوں سے کمفرٹر سر کایا۔۔اس کے اٹھنے سے پہلے ہی وہاں سے چلی جانا چاہتی تھی...

اتنی محبت سے دیکھیں گی تو نظر لگ جائے گی۔۔۔"درید کے لب" ...ہلے۔۔وہ اسے محسوس کر رہا تھا

ک۔۔کیا۔۔۔"وہ جو جانے کے پر تول رہی تھی تھمی۔۔"

کچھ نہیں بس لیٹی رہیں ابھی صبح نہی ہوی..."اسے اپنے قریب کیا..."

..دانین بے بسی سے لب کاٹ کے رہ گی... اگر وہ سب حقیت ہوا تو کیا درید

نہی... ایسا نہی ہو سکتا۔۔ وہ اس کے مہکتے بالوں کی خوشبو سے محسور ہو رہا تھا

"درید اپ کون ہیں۔۔؟"

جانے کیسے اس کی زبان سے نکلا تھا۔۔۔اس کے سوال پہ درید کے حرکت کرتے ہونٹ ساکت ہوے۔۔ پھر سر اٹھا کے اسے دیکھا جس کی آنکھیں ہلکی گلابی ہو رہی تھیں۔۔۔

میں جن ہوں.... "درید جیسے اس کے سارے من کے بھید جانتا" ہو۔۔۔ کہہ کے دوبارہ سے مصروف ہو گیا

سچ بتائیں.. "وہ اس کے سینے کو دیکھ رہی تھی"

میں درید درانی ہوں یقین نہی اتا تو سایڈ پہ پڑا میرا موبایل لیں اور سرچ" کریں میرا نام۔۔۔ ساری ہسٹری آجاے گی۔۔۔ "پیچھے ہوتے اس کے

بالوں کو سمیٹا۔۔ وہ ڈری ہوئی تھی۔۔۔اسے کیسے فیل کرتی اب تو اس کی شرارتوں اور گستاخیوں سے بھی اس کے چہرے پہ وہ سرخ لالی نہیں بکھری تھی۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟" وہ سیدھا ہو کے اٹھ بیٹھا۔۔"

سامنے دیکھا تو بڑے بڑے الفاظ میں
تمہارا تھیف حقیقیت میں ایک گھوسٹ ہے لکھا ہوا تھا۔۔

یہ دیکھ کے ڈر رہی ہیں۔۔۔" دانین جواب اس سے زرا دور ہو گی تھی"
...اسے دیکھا
اگر میں سچ میں بھی ہوتا تو اپ جیسی پری کو پا کے اپنا سب کچھ تیاگ"
دیتا۔۔۔"اس کے خوف کو زائل کرنا چاہا.. ورنہ دل تو کر رہا تھا ابھی اس

پلوشہ کا حشر نشر کر دے...اور تو کچھ کر نہیں سکتی تھی ایسے وہ ان کی

...زندگیوں میں زہر گھولنے اگی تھی

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔اپ نے کوئی خواب دیکھا ہو گا"

نہیں۔۔سچ ہے خواب نہیں دیکھا وہ لڑکی یہاں اپ کے پاس بیٹھی"

تھی۔۔۔اس نے لکھا۔۔۔"اپنے چہرے پہ ائے پسینے کو صاف کرتے وہ

کچھ اور پیچھے سرکی۔۔اور دیکھیں وہیں اس نے لکھا بھی ہے۔۔پھر پیچھے مڑ

کے دیکھا۔۔

یہ کیا۔۔آئنہ تو صاف تھا۔۔بلکل صاف۔۔۔یہاں تھا۔۔درید میرا یقین

کریں میں نے خود دیکھا۔۔

اپ نے خواب دیکھا ہے مجھے تو کچھ نظر نہیں آرہا۔۔"اسے بازو سے پکڑ"

کے اپنے پاس کیا۔۔"اگر اپ کو ایسا لگ رہا ہے تو اپ چڑیل بن کے مجھے ڈرا

سکتی ہیں۔۔"بمشکل مسکرایا تھا۔۔

آپ مجھے بتائیں۔۔آپ کون ہیں میں کسی کو نہیں بتاوں گی۔۔۔"اس کی" انکھوں میں حزن پھلا ہوا تھا۔۔

اپ نے خواب دیکھا ہے اور کچھ نہیں۔۔۔اور یہ فضول باتیں چھوڑیں" ۔۔اٹھیں میرے کپڑے نکالیں۔"۔وہ اس سے ناراض ہو گیا تھا۔۔

اچھا نکالتی ہوں۔۔"اس کے انکار پہ کچھ حوصلہ ہوا۔۔اللہ کرے یہ خواب ہی ہو۔۔پھر فریش ہو کے دونوں نے نماز پڑھی تھی ساتھ میں۔۔کتنا سکون تھا۔۔۔لیکن اس سکون میں ایک خوف دونوں کو۔۔اگر درید انسان نہیں ہوا تو۔۔۔ایک کو یہ سوچ ہی دھڑکا رہی تھی جبکہ دوسرا یہ سوچ رہا تھا ابھی تو بس شک ہے جب حقیقت میں پتا چلے گا تو کیا ہو گا۔۔۔

...اج تمہاری طرف انے کا پلین ہے سب کا تیار رہنا فوج پیدل نکل چکی ہے

دس بجے کے قریب اس کے نمبر پہ سمع کا میسج موصول ہوا تھا

وہ جو دانین کے لیے ناشتہ بنا رہا تھا میسج دیکھ کے موبایل رکھ دیا.. یہ بھی اچھا تھا کہ وہ کچھ دیر بہل جاتی.. اور وہ پلوشہ سے بھی مل لیتا

...ابھی ناشتہ بنا کے فارغ ہوا ہی تھا کہ وہ فوج داخل ہوی

سب تھے بڑے چھوٹے سوائے سمع کے

کیسے ہیں اپ لوگ... سب سے ملتے ملاتے دانین ناشتہ کرنا بھول ہی گی تھی... سفید رنگ کی شرٹ کے ساتھ لائٹ پنک ٹراوزر وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔ وہ سبب لیونگ روم میں تھے ماما چاچی اور پھپھو لوگ ایک طرف بیٹھے تھے

ناشتہ کرلیں۔۔اس کے نمبر پہ میسج کرتے دریڈ نے کوٹ پہنا وہ جا رہا تھا اسے پلوشہ سے ملنا تھا لیکن اس سے پہلے دانین کو ناشتا بھی کروانہ تھا۔۔

کس کا میسج ہے ربیجہ اس کے پاس بیٹھی تھی۔۔

درید کا۔۔مسکاتے کہا۔۔

لو جی۔۔یہاں بھی کوئی حال نہیں ہے۔۔پاس پاس ہو کے موبائل پہ بات کرنا۔۔درید اس کے پیچھے سے گزر رہا تھا اسے ایک گھوری سے نواز تا باہر نکل گیا دانین کی نظروں نے اس کا نکلنت تک پیچھا کیا تھا۔۔پھر میسج ٹائیپ کر کے سینڈ کیا

کہاں جا رہے ہیں۔۔

کام پہ جلدی آجاوں گا۔۔لنچ باہر کریں گے اس کا فورا ریپلاے ایا تھا۔۔۔

اگر تمہاری ات چیت مکمل ہو گئی ہو تو بھائی اور بھابیوں کی کوی سیوا کر لو۔۔حازق نے کہا۔۔

میں بنا کے کھیلاوں گی اپ کو۔۔ہاہا۔۔اپ مزاق بہت کرتے ہیں بھائی ۔ماہیل بند کر کے اسے اٹھلا کے کہا۔۔

یہ بچاری مساں ہی تو ارام ملا ہے۔۔اسے تو اشتہ بھی ہمارے جیجا جی بنا کے دیتے ہیں قاسم نے چٹکلہ چھوڑا۔۔

ہاں اب ہر کوئی میری طرح خوش قسمت ہو نہیں سکتا۔۔۔ہے نا۔۔۔

نہیں میں بھی بنا کے دوں گا اپنی ہونے والی زوجہ کو۔۔۔ بالوں میں انگلیاں چلاتے اس نے ایک نگاہ یمنی کے ساتھ بیٹھی رانیہ پہ ڈالی۔۔۔ بارات والے دن ان دوں ہوں کا نین مٹکا شروع ہوا تھا جب وہ دانین کو بلا کے باہر نکل رہی تھی اور زولقرنین نے اسے کہا تھا کہ اج وہ بہت پیاری لگ رہی ہے ۔۔اس کے بعد شرمائی شرمائی سی اس کے سامنے اتی تھی اس بات کا ابھی تک کسی کو بھی نہیں پتا تھا۔۔

یہ تم لوگ کیا انکھوں ہی انکھوں میں باتین کر رہے ہو طلحہ کی نظران دونوں پہ تھی۔۔

نہیں تو۔۔ ہم لوگ کیوں کریں گے باتیں۔۔۔ لیکن اب سب کے ہاتھوں پھنس چکے تھے وہ دونو۔۔۔

اگر ہے تو بتاو میں ماما سے بات کرتی ہوں۔۔۔ دانین نے جلدی سے بڑی بہن بننے کی کوشش کی۔۔۔

زوہیب کیا تمہیں کوئی فرق نہیں پڑ رہا تمہاری بہن پہ لوگ الزام لگا رہے ہیں۔۔رانیہ نے اسے کچا چبا جانے ولی نظروں سے دیکھا تھا جو قاسم کے ساتھ موبایل پہ کچھ دیکھ رہا تھا۔۔

اپہ میرے خیال میں کوئی بھی الزام نہیں لگا رہا کل میں نے بھی اپ کو نین بھیا کے ساتھ دیکھا تھا جب اپ شرماتی ہوئی کسی انیس سو ساٹھ کی فلمی ہوروین کی طرح چھت سے اتر رہی تھیں اور زولقرنین بھائیا اپ کو تاڑ رہے تھے۔۔۔وہ اس سے بھی دو ہاتھ اگے تھا۔۔

سب ہنس رہے تھے۔۔ایسے ہی باتیں کرتے انہوں نے دو گھنٹے گزار دیے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔ساڑھے بارا بجے انہیں بھوک لگنے لگی تو کھانے کا خیال ایا۔۔لیکن دانین کو تو یاد ہی ہیں رہا تھا انہوں نے لنچ کے لیے جانا ہے۔۔۔

اچھا میں اتی ہوں وہ وہاں سے اٹھ کے کمرے میں ائی پھر درید کو کال کی لیکن وہ اٹھا نہیں رہا تھا کشھ دیر بعد اس کا میسج ایا کہ لنچ کینسل ڈنر کے لیے تیار رہنا۔۔ابھی بزی ہوں۔۔

پھر یمنی اور ربیحہ سے ان لوگوں نے ٹریٹ لی تھی شادی کی

اپ لوگ ہنی مون پہ کہاں گے تھے؟ یمنا نے پزا کا بائیٹ لیتے دانین سے پوچھا۔۔

لاہور۔۔جواب قاسم نے دیا تھا۔۔

کیا۔۔اتنے غریب ہیں ڈی ڈی صاحب۔۔۔

جی نہیں اور بھائی کہا کریں۔۔دانین نے منہ بناتے اسے دیکھا جو ایک تو اسے غریب کہہ رہی تھی اور سے نام بھی لے رہی تھی۔۔

اوے ہوے ے ے۔۔ٹھیک ہے جی بھائی صاحب۔۔

اب اتنے بھی بڑے نہیں ہیں وہ۔۔جیسے سب درید بھائی کہتے ویسے کہہ لیا کریں مسکاتے کہا اس کے نام پہ ہی سرخی اس کے گالوں پہ بکھری تھی۔۔

اوکے۔۔اوکے۔۔اپنی مسکراہٹ چھپاتے کہا اب بتاو کہاں گے تھے،،

بتایا تو ہے

لیکن وہاں کیوں۔۔کہیں اور چلے جاتے لاہور تو ویسے بھی اپ رہتے ہو۔۔

موقع نہیں ملا۔۔۔

بار بار کیوں بچاری کا دل جلا رہی ہیں سیدھا بتادیں اپ لوگ پلین کر رہے

۔۔

ہائے میرے سمجھدار دیور۔۔اس نے ہنستے ہوے قاسم کی طرف دیکھا جو ٹھوڑی مٹھیوں پہ ٹکائے اسے چیڑانے والے انداز میں دیکھ رہا تھا۔۔

کہاں جارہے ہیں زولقرنین نے پوچھا۔۔

کوی پتہ نہیں۔۔۔ابھی تو کسی نے اس بارے میں کوئی بات کی ہی نہی۔۔اور میں خود کہہ کت شرمندہ نہیں ہونا چاہتی۔۔۔

اگر کہیں تو میں بات کروں سمع بھائی سے۔۔طلحہ نے گلا کھنکارتے کہا۔۔

ہاں کیسے کہو گے دیکھو میرا نام ناائے۔۔وہ فورا مان گئی۔۔

یہ ہی کہوں گا کے اپ کی بیوی شرم کی وجہ سے اپ سے بات نہیں کر پاتی اپ اسے کم چھیڑا کریں۔۔مزے سے کہتے وہ ہنسا تھا یمنی کا منہ بن چکا تھا اور سب اس کی واٹ لگانا شروع ہو چکے تھے۔۔

کیوں نا ہم سب لوگ ساتھ جائیں۔۔ ربیحہ اپنی بہن کی چٹنی بنتی نہیں دیکھ سکتی تھی سو دور کی کوڑی لائی۔۔

ہاں۔۔۔ چلو اٹھو چلتے ہیں حازق نے اپنی بیوی کی عقل پہ ماتم کیا۔۔ ہنی مون جہاں شوہر اور ان کی زوجہ اکیلے وقت گزاریں اور اپ پورے ٹبر کو ساتھ لے کے جانا چاہیں گی۔۔

اچھا بس کرو اب۔۔۔ سہی ہی تو کہا ہے اس نے۔۔ مل کے مستی کریں گے ۔۔ ساری زندگی شوہروں کے ساتھ ہی گزارنی ہے یمنی نے اب ربیحہ کی سائڈلی تھی۔۔ ساتھ پاس بیٹھی دانین کو ٹہوکا دیا جو کب کی خاموش بیٹھی تھی۔۔ بلکہ سو چکی تھی۔۔

واہ یہاں دیکھیں زرا۔۔ سب کی توجہ دانین کی طرف دلوائی جو مزے سے بیک سے ٹیک لگائے سو رہی تھی۔۔ ہم یہاں اس کے پاس ائے ہیں اور یہ محترمہ خواب خرگوش کے مزے لے رہی ہیں۔۔۔

کل سے درید بھائی کا موڈ بدلا بدلا سا تھا اسی لیے ابھی سو رہی ہے شاید

۔۔رانیہ نے بونگی چھوڑی۔۔

ان کے موڈ کا اس کی نیند سے کیا تعلق۔۔

پھر کبھی بتاؤں گی۔۔ابھی کچھ کھانے کے لیے لاو۔۔۔

ہر وقت ٹھونستی رہنا۔۔عاصم نے اسے لتاڑا۔۔۔

ہاں موٹی تو پھر بھی نہیں ہوتی۔۔

ویسے ہم سب لوگوں نے بس باتیں ہی کرنی ہیں کیا۔۔

چلو کچھ ایڈونچر کرتے یں۔۔ قاسم نے چشمہ ٹھیک کرتے سب کو دیکھا۔۔

ایڈوینچر سے مطلب۔۔

مطلب اوپر ایک کمرہ ہے جو ہمشہ بند رہتا ہے اسے چک کرتے ہیں ہیں اس میں ہے کیا۔۔ قاسم نے وہ کمراہ تب دیکھا تھا جب وہ دانین کے گھر میں کچن میں کچھ عجیب واقعات سے دوچار ہوا تھا۔۔۔

کون سا کمرا ہے۔۔یمنی تو تیار تھی باقی سب کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ لوگ وہاں چلے گئے تھے دانین ابھی تک بے خبر سو رہی تھی ماما لوگ چلے گئے تھے واپس۔۔نیچے اب وہ صرف اکیلی تھی باقی سب اور چلے گئے تھے

وہ آمنے سامنے تھے

میری ایک خواہش پوری کردو فہام..یقین جانو تمہارے راستے میں کبھی نہیں اوں گی.... وہ مغرور ہوی

بولو کیا چاہتی ہو... فہام کی آنکھیں لال انگارہ تھیں۔۔۔دانین کو ان سب کے ساتھ چھوڑ کے وہ وہاں آیا تھا جہاں پلوشہ تھی لیکن وہ تو پہلے ہی اپنی تیاری مکمل کر کے بیٹھی تھی اسے اتے ہی شکنگے میں جکڑا اور وہ شکنجا کوئی عام

نہیں تھا بلکہ اس کی اپنی بنائی ہوئی اس سرخ شراب کا تھا جہاں سے اگر وہ ہلتا بھی تو اسے بھسم کر دیتی۔۔

میں چاہتی ہوں کہ تم اپنی بیوی کو بتادو کہ تم انسان نہی ہو بس... بس اتنا.. ...ہی مزے سے کہتی وہ اس کے ارد گرد چکر لگا رہی تھی۔۔

واٹ.... وہ شاکڈ ہوا..... مطلب تم چاہتی ہو کے میں انہیں بتاوں اور وہ مجھے چھوڑ دیں ہم الگ ہوں اور پھر تم آو میری زندگی میں... میں تمہیں اتنا بے وقوف لگتا ہوں... وہ اس وقت قید تھا ورنہ وہ لڑکی اس کے سامنے بک بک نا کر رہی ہوتی...

دیکھو فہام... اس کے علاوہ تمہارے پاس اور کوئی چارا نہی ہے... یہ ابلتا پانی دیکھ رہے ہو نا.... اس پانی کی ایک بوند تمہیں ختم کرنے کے لیے کافی ہے...

.. تم چاہے مجھے مار دو لیکن میں دانین کو کبھی نہیں بتاوں گا۔۔ وہ غرایا

.. ٹھیک ہے میں بتا دیتی ہوں... وہ ریلیکس تھی

... تم بتا ہی نہی سکتی پلوشہ اگر تم نے ایسا کیا تو مجھ سے برا کوئی نہی ہو گا

نہیں میں بتاؤں گی اور ضرور بتا سکتی ہوں... لیکن اگر تم خود بتاو گے تو زیادہ

مزاہ آے گا... وہ اسے نیچا دیکھانا چاہتی تھی اور جب میں بتاوں گی نا تو اسے

زیادہ سہنا پڑے کا میں نارمل تو نہیں بتاوں گی نا۔۔اور اس میں اس بات کا

بھی خطرہ ہے کہ وہ میری بات پہ یقین نا کرے جسے آج تک وہ تمہاری باتوں

کو مانتے ہوئے اسے خواب یا ایک وہم مان کے کاموش ہو جاتی ہے۔۔وہ

...اسے زچ کر رہی تھی

فہام نے گہری سانس لیتے آنکھیں بند کیں.. ٹھیک ہے میں اسے بتانے کے

لیے تیار ہوں لیکن تمہیں بھی میری ایک شرط ماننی ہے۔۔وہ چاہتا تھا کم سے

کم یہ وائین جو اس نے بنائی ہے اسے ختم کر دے یہ اگے جا کے لیے سب

کے لیے نقصان دہ ہو سکتی تھی خاص طور پہ ان کے طبقے کے لیے۔۔۔

میں نہی مانوں گی... وہ مانتی بھی کیوں... کیونکہ اس وقت سارے ہتھیار

..اس کے پاس تھے

ٹھیک ہے مت مانو... میں اسے بھی نہین بتاوں گا...اور اس خوش فہمی میں مت رہنا کہ تمہیں چھوڑ دوں گا بس ایک دفعہ یہاں سے آزاد ہو جاوں۔۔

...کہا تو ہے بات مان لو میری پھر آزادی ہمشہ تمہیں میسر رہے گی۔۔

جاو جو کرنا ہے کر لو۔۔ان یہ تو ہونے سے رہا کہ میں تمہاری بات مان لوں

۔۔۔

ٹھیک ہے... سوچو... زرا.. وہ رکی... تم یہاں قید ہو اور تمہاری بیوی اکیلی گھر میں ہے.... اسے ڈرانے میں کتنا مزاہ آے گا...

تمہیں پتا ہے صبح جب میں تمہارے پاس تھی وہ کیسے سہمی ہوی تھی... پسینہ پسینہ ہو گئی تھی.... کانپ رہی تھی وہ ننھی سی چڑیا... وہ طنزیہ مسکرا رہی تھی.. میرا دل کر رہا ہے اب اسے اور ڈراوں... جب وہ ڈرتی ہے مجھے خوشی ہوتی ہے ایک عجیب سا سکون ملتا ہے...

...درد کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے مار گراے

...پھر وہ چلی گی

اس کے جانے کے بعد اسے نے بہت کوشش کی خود کو چھڑوانے کی لیکن بے سود... پھر ایک کوندا سا لپکا... زولجان... ہاں اس کی مدد کر سکتی تھیں ...زولجان

مکمل اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا کمراہ۔۔۔دروازہ حازق نے کھولا تھا۔۔۔یہں رکو میں لائٹ جلاتا ہوں۔پھر زرا اندر ہوا۔۔
کیا ہوا نہی مل رہا سوچ ربیحہ اس کے پیچھے تھی وہ اندر داخل ہوئی مکمل اندھیرے میں کچھ نظر نہیں ارہا تھا۔کچھ دیر بعد رانیہ اگے ائی لیکن وہ بھی ۔جو اندر جاتا واپس اس کی کوئی اواز نا اتی۔۔۔بس آخر میں قاسم بچ گیا تھا ان کے اندر جانے کے بعد وہ مسکرایا۔۔پھر ایک جھٹکے سے وہ بھی اندر گرا تھا دروازاہ بند اس کے اندر سے پلوشہ نکل سائڈ پہ ہوئی تھی۔۔اب ایسے ان سب کے سامنے فہام کی اصلیت ائے گی۔۔۔سوچتے وہ بہت خوش تھی

دوسری طرف وہ سب لوگ نیچے کی طرف گر رہے تھے گرتے ہی چلے جا رہے تھے۔۔۔سب ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کم سے کم وہ لوگ ادھا گھنٹا تک گرتے ہی چلے گے۔۔پھر ایک سرخ لاوے کے قریب گرے ۔۔اتنی تپش تھی کہ وہاں رکنا محال ہو رہا تھا جیسے وہ دوزخ میں آگئے ہوں ۔۔سب ایک دوسرے کے ساتھ ہوے خوف سے ربیجہ رانیہ اور یمنی کانپ رہی تھی لڑکے سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کے آخر ہوا کیا ہے ۔۔۔ایک دم سے وہاں اس لاوے کی جگہ پھول اگے تھے۔۔وہ جگہ جو اگ کی روشنی سے سرخی مائل تھی اب بہاراں کی روشنی میں بدلی مہکی مہکی خوشبو نتھنوں سے ٹکرائی۔۔وہ ایک بہت حسین وادی میں تھے بہت ہی خوبصورت۔۔دور ایک محل تھا بڑا اسفید برجوں والا۔۔وہ سب اس طرف چلنے لگے خود بخود جیسے کسی غیبی طاقت کے زیر اثر ہوں سب کے سب۔

آگے طلحہ اور زولقرنین تھے پھر ربیحہ اور حازق پھر رانیہ اور یمنی پھر عاصم اور زوہیب اور اخر میں قاسم جیسے انہیں ہانک رہا ہو۔۔وہ سب اس محل میں داخل ہوے۔۔۔

یہاں کا ماحول سحر انگیز تھا اونچی چھت والے لیونگ روم اور اس کے اطراف میں بنے بڑے بڑے کمرے۔۔۔وہاں مدھم روشنیاں پھیلی ایک سحر ساطاری کرتیں۔۔چھپی ہوئی بجلیاں بغیر نظر آئے درازوں میں سے چوری چوری شعاعیں اندر پھینک رہی تھیں۔۔چاروں طرف کی دیواریں شیشوں سے بنی تھیں۔۔جن سے منیلا شہر کی بجلیاں ایسی پھیلی ہوئی نظر آرہی تھیں جیسے کوئی عورت تپش لگا دوپٹہ اوڑھ کے انتظار میں لیٹی ہو۔۔اس نظارے کے ساتھ وہاں مدھم سردی میں پیانو کی دل نواز موسیقی ابھر رہی تھی۔۔۔ابھی وہ لوگ سب ہونکوں کی طرح دیکھ رہے تھے کہ ان کے ہاتھوں میں مشروبات اگے۔۔۔

یہ کہاں۔۔سب نے ایک دوسرے کو دیکھا لیکن بولا کوئی نہیں پھر وہ لوگ آگے کی طرف چلنے لگے۔۔۔وہ ایک کمرے میں آکے رکے۔۔اس کمرے میں کرسیاں نہیں تھیں۔۔صرف آرام داہ اور بڑے صوفے تھے کہ دو لوگ باآسانی لیٹ سکتے اور ان پر لوگ مزے سے بیٹھے تھے۔۔

دھیرے دھیرے باتیں کرتے کچھ بھوڑھے مرد جن کے ساتھ نوجوان لڑکیاں بھی تھیں اجالے اور بڑے صوفوں کا فائدہ اٹھاتے بے حد جذباتی ہو رہے تھے۔۔ایک کی بات دوسرے کی بات میں محلؒ نہ ہوتی تھی اور کسی کو کوئی سروکار نہیں تھا کہ دوسرا کیا کر رہا ہے۔۔۔۔یہ ایک ایسی جگہ تھی کہ انسان حیوان معلوم ہوتے تھے۔۔یہاں کا ماحول یہاں کا معاشرہ جو عجائب دنیاں کا حصہ لگ رہا تھا۔۔۔

سنگل چہروں پہ دلکش سبز میکسی پہنے اونچے جوڑے میں پھول سجاے خشبودار سایوں کی طرح کمرے میں لڑکیاں گھوم رہی تھیں جو سرگوشانہ انداز میں اڈر لیتیں اور مسکراتی ہوئی چلی جاتیں۔۔دو ایک مردوں نے جو

صوفوں پہ تنہا بیٹھے تھے لڑکیوں کو دبوچا اور ان سے کچھ دیر من مانیاں کرنا شروع کردیں۔۔انہوں نے کوئی تعرض نا کیا بلکہ خود سپردگی سے اپنے اپ کو ان کے حوالے کر دیا۔جب وہ الگ ہوئیں تو ان کو ان کا صلہ بخشش کی صورت دیا گیا۔۔حیرت کی بات ایسے بے باک ماحول میں بھی وہ لوگ آرام سے کھڑے تھے۔۔

پھر ایک عورت ان کے قریب ائی تھی۔۔

اسے وہ لوگ پہلے دیکھ چکے تھے۔۔لیکن کہاں۔۔شاید دانین کی شادی میں ۔۔وہ اب اس کے پیچھے چلنے لگے وہ انہیں اور کمرے میں لائی جہاں ان کے علاوہ کوئی نہیں تھا وہ انہیں ارام کا کہہ کے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

یہ کون تھیں۔۔۔رانیہ کی اواز نے خاموشی کو توڑا۔۔

زولجان۔۔وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھے۔۔۔زولجان درید بھای کی مدر ان کی شادی پہ ہی دیکھا تھا ان کو بس ایک بار۔۔۔

کیا یہ درید بھائی کا گھر ہے۔۔ربیحہ نے سرسراتی آواز میں پوچھا۔۔

پتا نہیں ہم لوگ خود پہلی دفعہ ہی آئے ہیں۔۔ وہ اب کچھ ریلکس فیل کر رہے تھے

کچھ دیر آرام کرنے کے لیے وہ سب بڑے بڑے بیڈ جو کے خوبصورت غلافوں سے ڈھکے تھے پہ آرم کیا۔۔۔

وہ سو گئے تھے۔۔

درید کی کال سنتے وہ اٹھ کے کمرے میں آئی۔۔ سب چلے گئے تھے اور وہیں سوتی ہی رہی۔۔۔

ابھی درید کی کال پہ اس کی انکھ کھلی تھی۔ فون بند کر کے جلدی سے وہ تیار ہوئی۔۔ ادھے گھنٹے بعد گاڑی کے ہارن پہ باہر نکلی تو درید گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔ اس کے انے پہ گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولا... جب بیٹھ گی تو .... گاڑی لاک کرتے وہ لوگ وہاں سے نکل اے

....یہ کون سا راستہ ہے.... گاڑی کسی اور ہی سمت مڑی تھی

دوسرے ریسٹوران جائیں گے۔۔۔بتاتے گاڑی کی سپیڈ بڑھای

لیکن وہ تو بہت دور ہے آنے جانے میں ہی دو گھنٹے لگ جائیں گے۔۔شاید

...اسے درید کا منصوبہ پسند نہیں ایا تھا

آپ کو میرے ساتھ لانگ ڈرائیو میں پروبلم ہے....ایک دم اس کی اواز

... سرد ہوی....اتنی سرد کے دانین کے جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گی

ن.. نہیں اچھا لگتا ہے... ہم ساتھ کریں گے ڈنر.....ہاتھوں کی انگلیاں

مروڑے وہ باہر دیکھنے لگی

کافی دیر بعد گاڑی ایک بڑے سے ہوٹل کے پاس رکی...انا بھی فہام کی

تقلید کرتے اندر داخل ہوی....اندر ایک عجیب سی بو پھیلی ہوی تھی لیکن

ظاہری خوبصورتی۔۔

اس نے پہلے بلکہ یہ ہوٹل تو اس نے پہلے کبھی نہی دیکھا... سوچتے وہ درید کا

بازو تھامے ایک روم میں ای....شاید یہ یہاں کا سسٹم تھا..... لیکن وہ

حیران ہو رہی تھی... جب سے اس کی شادی ہوی... تب سے ہی وہ بہت کچھ نیا دیکھ رہی تھی جو اس نے پہلے کبھی نا دیکھا تھا۔۔پہلے ان کی شادی پہ ریڈ وائین والی لڑکیاں۔۔ پھر وہ گھر جو درید کے ماں باپ کا تھا۔۔اور بہت کچھ جو وہ محسوس تو کر سکتی تھی لیکن بیان نہیں کر پاتی۔۔....

دانین....آپ حیران ہو رہی ہیں لیکن یہ کمرہ میں نے ہی بک کروایا ہے.... ایکچولی میں کچھ بتانا چاہتا ہوں آپ کو... وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھ رہا تھا.... حلانکہ درید کبھی اس کی انکھوں میں انکھیں ڈال کے نا دیکھتا... یا دائیں بائیں دیکھ رہا ہوتا یا پھر رخ ہی موڑا ہوا ہوتا.. .

ک... کیا... ایسا کیا ہے اپ گھر بتا دیتے نا...

ہاں بتا سکتا تھا لیکن یہاں زیادہ بہتر اگر آپ مارو بھی تو میری فیملی مجھے سپورٹ کرے... بات کو مزاح کا رنگ دیتے اس کے قریب ایا...

ہاہا اوکے.... کہیں میں سن رہی....

میں گھوسٹ ہوں....

بس تین لفظوں میں اس نے اپنی سچای بتای تھی.... وہ ایک دم سے بولا

.. .ہاہا... وہ تو مجھے پتا اور بتایں.... وہ مذاق سمجھی

میں سچ کہہ رہا ہوں مذاق نہیں... میں انسان نہیں جن ہوں.... میں آپ کی

. ...دنیاں کا باسی نہیں ہوں دانین... وہ بلکل سیریس تھا

ک... کیا مطلب... د.. درید... اس کا رنگ فق ہوا... اپ مذاق.... ایسا

.. نہی ہے.... وہ اس سے دور ہوتی جارہی تھی

...دانین... پلیز.. ایسا مت کریں... میں.. مر.. وہ اس کے قریب ایا تھا

دفع ہو جاو.... میں... مر جاوں گی... پلیز پاس مت انا..... وہ چیخنے لگی...

لیکن درید نما وہ پلوشہ جس کی خوشی کی کوی انتہا نا تھی اپنے مقصد میں

....کامیاب ہوتے مسکرائ

پھر زرا دور ہو کے دانین کے سامنے سے ہٹی وہ اپنے اصلی روپ میں ای....

جو کہ بہت بھیانک تھا.... ایک دم سے سارا منظر بدلا تھا.... وہاں موجود

جتنے بھی لوگ تھے سب کے سب جنات میں تبدیل ہو چکے تھے... اور ان

کے ٹیبل پہ جو لوازمات پڑے تھے کچے گوشت اور طرح طرح کے غلیظ اشیاء.... ریڈ وائین جو ہر جگہ... ہر ٹیبل پہ تھی..... دانین یہ سب دیکھ کے اپنے حواس کھوتی زمین بوس ہوی

کسی مدھر سر کی آواز پہ وہ سب بیدار ہوئے تھے...
ان کے پاس زولجان بیٹھی تھیں انہیں آنکھیں کھولتا دیکھ کے مسکرائیں۔۔ پھر انہوں نے جو کچھ ان سب کو بتایا وہ حواس کھو دینے کے لیے کافی تھا۔۔ان کی بہن کہاں پھنس گئ تھی۔۔ زولجان کا مقصد پورا ہوا وہ ان کو بتا چکی تھیں فہام کے کہنے پہ۔۔اس سے پہلے کہ پلوشہ ان کو برے طریقے سے سمجھاتی انہوں نے بات کو سنبھال لیا تھا۔۔ جب وہ درید کو چھڑوانے جا رہی تھیں تب انہوں نے ان سب کو اس لاوے کے قریب پایا تو وہاں سے لے ائیں۔۔ پھر انکو سلا کے وہ درید کے پاس گئی تھیں اسے

چھڑوانے کے بعد واپس ان کے پاس ائیں۔۔۔ان سبکو حیران پا کے انہوں نے چٹکی بجائی اگلے ہی لمحے وہ لوگ اس کمرے کے باہر کھڑے تھے جہاں سے داخل ہوے تھے۔۔ سن سے سب۔۔

دانین کہاں ہے۔۔سب سے پہلے زولقرنین کو ہوشا آیا تھا لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔

اپنی انکھیں کھولتے اس نے ارد گرد دیکھا... درید اس کے پاس ہی بیٹھا تھا.... اسے دیکھ کے ایک دم گھبرا ای تھی۔۔۔۔۔۔۔

... پھر سنبھل کے اسے دیکھا... جو پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا

دانین..آپ ٹھیک ہیں میری جان... اسے خود سے لگاتے سینے میں بھینچا... جیسے خود کو تسلی دی ہو

دانین کا سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔ خود کو ایک جھٹکے سے اس سے الگ کیا

م... میرے پاس مت انا.... د... رید... وہ بے حوش کیوں نہیں ہو رہی تھی جو چھوٹی چھوٹی باتوں سے ڈھے جاتی... اسے اپنے حواسوں پہ یقین نہی آ رہا تھا۔۔اگر ہوئی بھی تھی تو دوبارہ حواس کھو دے۔۔ مر جائے

... دانین۔۔اس کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔۔

دانین بات سنں... درید اس کے پاس انا چاہتا تھا لیکن وہ اس ڈر رہی تھی پھر اس نے جود کو کمرے میں لاک کر لیا لیکن اس بات کا احساس نہی تھا کہ وہ ایک جن ہے جس کے پاس بہت طاقتیں ہیں وہ اس لکڑی کے دروزے کو ... چکنا چور کر سکتا ہے

پلیز دروازاہ کھولیں میں کچھ نہی کہوں گا اپ کو۔۔دروازہ بجاتے کہا۔۔اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا اسی لیے تو وہ اسے نہیں بتا رہا تھا کہ دانین اس سے دور ہو جائے گی۔۔وہ سب برداشت کر سکتا لیکن دانین کی جدائی۔۔ کبھی نہیں .. کبھی بھی نہیں۔۔

دفعہ ہو جائیں.... میں اپ...اپ نے مجھے....اسے سمجھ نہی آرہا تھا کیا کرے۔۔۔چلے جائیں اپ میری زندگی سے درید مجھے نہیں رہنا اپ کے ساتھ میں مر جاوں گی۔۔

دانین پلیز۔۔۔ایک دفعہ دروازہ کھولیں دیکھیں میں آپ کو کچھ نہیں کہوں گا ۔۔اپ کے بنا میں کیسے جیوں گا۔۔۔اس کا دل کرلا یا وہ کیسے دانین کو اپنے قریب رکھے اپنے پاس رکھے۔۔

اپ چاہتے ہیں میں مر جاوں۔۔ایک جھٹکے سے دروازاہ کھلا۔۔اگر اپ چاہتے ہیں تو مر جاتی ہوں لیکن اپ کے ساتھ کبھی نہیں رہوں گی

پھر وہ چلا گیا تھا ہمشہ ہمشہ کے لیے دانین کہ نظروں سے دور... کبھی نا سامنے انے کے لیے..وہ کیوں بھول گیا تھا کے اس کی دنیا الگ ہے...وہ انسانوں کے بیچ رہ تو سکتا ہے لیکن رشتہ نہی بنا سکتا....

..پلوشہ خوش تھی بہت خوش تھی

تم نے جو کرنا تھا کر لیا... اب میری باری ہے.... وہ واپس اس کے پاس آیا

... تھا

.. اب تو تم میرے ہو صرف میرے وہ جھومتے اس کے قریب ای

ہان صرف تمہارا وہ بھی مسکرایا.. اور اگلے ہی لمحے اٹھا کے اسی کنویں میں

پھنکا جسے اس نے خود تیار کیا تھا.. اس نے جو د اپنے ہاتھوں اپنی موت

.. خریدی تھی

وہ ابلنے لگی.. مجھے نکالو یہان سے فہام... تم نے یہ اچھا نہی کیا.... وہ بھسم ہو رہی تھی لمحہ بلمحہ۔۔ لیکن وہ اسے اتنی آسانی سے کیسے مرنے دیتا۔۔۔ کئی وار کیے تھے اس نے اس پہ وہ سرخ کنوا کالے کنویں میں بدلا... جیسے درید نے ایک ہی وار سے ختم کر دیا۔۔اب وہ ایسے تھی جیسے اس کی چمڑی نوچ لی گے ی ہو۔۔ پھر ایک منتر پڑھ کے پھونکتے وہ ہنسا تھا۔۔۔اس کے سامنے وہ پلوشہ جو کچھ دیر پہلے متکبر کھڑی تھی اب ایک غلیظ کتیا کی شکل میں منمنا رہی تھی۔۔ پھر چٹکی بجاتے اسے سڑک پہ چھوڑ دیا بہت سی گاڑیوں کے بیچ

۔۔۔جہاں سے وہ مردہ ہی نکل سکتی تھی۔۔۔۔۔۔اب وہ جگہ ایسے تھی کہ وہاں کچھ ہوا ہی ناہو....

اس نے فیصلہ لے لیا تھا کہ اگے کیا کرنا ہے

۔۔

۔

ایک دفعہ پھر بتاتا چلوں کہ ائی ائس ائی کے نامور ایجنٹ درید درانی کا انسانی دنیاں سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ ایک ایسی مخلوق ہیں جنہیں دیکھ کے عام ہم جیسے لوگ ڈر جاتے ہیں۔

اس نے ٹی وی بند کر دیا۔

اس واقعے کو چار دن گزر چکے تھے۔۔ہر نیوز چینل ہر ٹاک شو میں اس بات کو پھیلایا گیا تھا۔۔کافی جگہ سے اسے بھی کالز آچکی تھیں وہ جاننا چاہتے تھے کہ ان کے ساتھ تو کچھ غلط نہیں ہوا

وہ ان کو کیا بتاتی اس کے ساتھ تا اچھا کچھ نہی ہوا تھا سب پریشان تھے اسے لے کے اور دانین خاموش تھی...

اسے ہر وہ پل یاد اتا تھا جو اس نے درید کے ساتھ بتایا تھا اور اتا بھی کیوں نا وہ اس کی زندگی کا ساتھی تا... انسو ایک بار پھر لڑیوں کی صورت گال بھگونے لگے تھے... سرخ متورم سوجی ہوی انکھیں وہ ان چار دنوں میں کملا گی تھی کچھ کھایا نہی جاتا تھا۔۔۔ بھوک پیاس نیند سب کچھ جیسے تھیف اس کے تھیف کے ساتھ منسلک تھی.. وہ سانس نہی لے پاتی تھی سارا دن روتی اور رات ہچکیوں میں کٹ جاتی ماما لوگ اس کا خیال رکھتے تھے کوشش کرتے اس کا دل بہلانے کی لیکن دل تو تب بہلے نا جب وہ من چاہا شخص حاصل کر لے اور دیکھو نصیب کے کھیل اس کا من چاہا بھی اسے خوف میں مبتلا کر دینے والا تھا... اسے سمجھ نہی اتی تھی کیا کرے۔۔۔ وہ سب کیسے ٹھیک کرے. بکھری حالت کپڑے بھی چینج نہی کیے تھے ابھی تک.. اسے صبر نہی آتا تھا... بلکہ اسے کبھی صبر آیا ہی نہی تھا۔۔اس نے کبھی صبر کیا ہی نہیں

تھا وہ ہر چیز فورا حاصل کر لیتی تھی اور اب دیکھو۔۔۔ کرنا پڑ رہا تھا اسے..
جہاں سانس لینا دشوار تھا اسے وہاں کھل کے سانس لینی تھی

بیٹا اٹھ کے باہر او... امبرین نے اس کے پاس بیٹھتے پیار سے بال سمیٹے تھے وہ جو چوبیس گھنٹے اسے سناتی رہتی تھیں اب بیٹی کی حالت دیکھ کے دل کانپ جاتا تھا.. اسے زبردستی وہ باہر لای تھیں... لیونگ روم میں قاسم اقر عاصم بیٹھے تھے.. ان کے پاس پڑے صوفے پہ بیٹھی
... دانین اپنا موبایل دینا.. عاصم نے اس کا دھیان بٹانے کی غرض سے کہا لیکن وہ کچھ نہیں بولی.. ٹی وی پہ کوی دینی پروگرام چل رہا تھا جس میں عالم کچھ کہہ رہے تھے.. اس کا دماغ سن تھا

تم گھبراتے کیوں ہو، مقدر کے فیصلوں پر؟
کیا تم نہیں جانتے تمہارا ربّ غفور الرحیم ہے؟
وہ اگر رات کو دن اور دن کو رات کرنے پر قادر ہے، تو کیا وہ تمہاری تڑپ دیکھ کر تقدیر کے فیصلے نہیں بدل سکتا؟

وہ کبھی تم سے غافل نہیں ہوتا اور نہ تمہاری چاہت سے انکار کرتا ہے، وہ تو بس تمہیں آزماتا ہے کہ میرا یہ بندہ میری محبت میں صبر کی کس حد تک جاتا ہے اور پھر جب وہ راضی ہو جاتا ہے نا تو کنّ فرما دیتا ہے، اور مقدر سبھی بدل جاتے ہیں۔..

ہاں لیکن کیا اس کا درید بھی بدل جاتا کیا وہ ایک انسان بن سکتا تھا..

نہین نا یہ تو ناممکن سی بات تھی... وہ کیسے اس کے پاس آتا... کاش وہ اسے ٹھیک کر سکتی..

نہں وہ اس کی دنیاں کا نہیں تھا۔۔ یا تو وہ مر جاتی۔۔ ہاں اسے مر جانا چاہے تھا۔۔

پھر دانین درید درانی مر گئی تھی وہ اس کے ساتھ جی نا سکی تو ایسے ہی سہی

۔ گہری تاریک رات تھی ... ایسا گھٹاٹوپ اندھیرا کے ہاتھ کو ہاتھ سجھای نا دے .. وحشت اس قبرستان کو ویران کیے سینہ تانے کھڑی تھی ... آج قبروں کے مردے بھی اپنی قبروں سے باہر نہی نکلے تھے وہ روز کا ایک ہی کھیل دیکھ دیکھ کے شاید تھک چکے ہوں ... وہ چلتے چلتے اس قبر کے پاس پہنچا ... اج وہ قبر خاموش تھی وہاں سے کوی بھیانک آوازیں نہی آرہی تھی .. ایک پل کے لیے اسے شبہ ہوا کے ایا اج وہ بچہ یہاں ہے بھی کے نہی ... اگر آج وہ خالی ہاتھ لوٹ گیا تو کبھی اس کا نصیب نہی پھرے گا ...

کچھ دیر وہان کھڑے رہنے کے بعد وہ قبر میں داخل ہوا ۔

وہ بچہ پر سکون سو رہا تھا پاس پڑا مردہ اسے دیکھ رہا تھا ... اس کے اندر جاتے ہی بچے نے آنکھیں کھولیں اور اسے مسکرا کے دیکھا ...

کیا تم آزادی لینے آے ہو ؟

مسکراتے ہوے اج اس کی اواز ایک ننھے سے بچے کی مانند تھی جو کانوں کو بھلی لگتی ہے ...

ہاں اج مجھے اس جسم سے ازادی چاہے... وہ اس کے سامنے چھوٹا ہوتا گیا..

... پھر اس بچے نے اسے دیکھا ایک شرط پہ تمہیں مکمل آزادی ملے گی

... کون سی شرط... اس نے بے چینی سے پوچھا

اگر تم اپنی وہ طاقت مجھے دے دو جو تمہیں میری وجہ سے ملی... وہ اس سے

.... سرخ شراب بنانے کا مطالبہ کر رہا تھا

آزادی کے لیے تو لوگ جان بھی گنوا دیتے ہیں یہ تو بس ایک منتر تھا... جو

.... اس نے اس بچے کو بتادیا

گلے ہی لمحے درید کے جسم سے فہام اور دانش الگ ہوے تھے... وہ کہانی

واپس اسی جگہ پہ تھی جہاں سے شروع ہوی تھی.... فہام آزاد تھا اور دانین

... بھی

وہ بھی تو زندگی سے آزاد تھی... تو محبت کرنے والے الگ الگ مخلوق کے

باسی... محبت میں امر ٹھہرے تھے کیا...؟

.....

اگر تم اپنی وہ طاقت مجھے دے دو جو تمہیں میری وجہ سے ملی... وہ اس سے سرخ

.... شراب بنانے کا مطالبہ کر رہا تھا

آزادی کے لیے تو لوگ جان بھی گنوا دیتے ہیں یہ تو بس ایک منتر تھا... جو اس نے

....اس بچے کو بتا دیا

گلے ہی لمحے درید کے جسم سے فہام اور دانش الگ ہوئے تھے... وہ کہانی واپس اسی

... جگہ پہ تھی جہاں سے شروع ہوئی تھی.... فہام آزاد تھا اور دانین بھی

وہ بھی تو زندگی سے آزاد تھی... تو محبت کرنے والے الگ الگ مخلوق کے باسی...

محبت میں امر ٹھہرے تھے کیا...؟

.....

بعض اوقات قدرت کے فیصلے بڑے عجیب ہوتے ہیں۔وہ گوہر نایاب کو ایسی جگہ اور

مقام پہ لا کھڑا کرتی ہے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔۔۔انہیں ایسی جگہ نہیں ہونا

چاہیے یا انہیں تو کسی اعلا و برتر مقام پر ہونا چاہیے تھا۔۔ لیکن وہ گوہر نایاب وہیں رہتے ہیں جہاں مقدر نے ان کا مقام متعین کیا ہوتا ہے

ڈی ڈی یعنی درید درانی بھی ایک ایسا ہی کردار تھا۔ایک قبرستان میں جنم لینے والا وہ جگہ جہاں ندگی انجان لفظ تھی۔۔جہاں بے جان جسم تھے وہاں درید درانی کا جنم ہوا تھا، تھی نا حیران کر دینے والی بات۔۔

رات کا آخری پہر تھا اس قبر کے اندر سے خوشبو کا ریلا سا نکل رہا تھا۔۔لگتا تھا جیسے اس قبر کا مکیں جنت میں سیر کر رہا تھا۔۔وہ مسکراتا ہوا اس قبر کے پاس بیٹھا۔۔اس قبر میں اس کی زندگی تھی۔۔جو اج سے پانچ سال پہلے اس سے کھو گئی تھی۔۔اور یہ پانچ سال اسنے اسی قبر پہ تو گزارے تھے۔۔آج اسے بھی سانس لینی تھی۔۔

وہ قبر کے اندر گیا۔۔

اندازے کے مطابق وہ بچہ کھلکلا کے ہنس رہا تھا پاس بیٹھا مرد ا بھی مسکرایا۔۔

تم آج جا رہے ہو دوست۔۔

حلانکہ اسے تو ناراض ہونا چاہیے تھا لیکن وہ اس سے خوش تھا۔۔

ہاں۔۔ پاس بیٹھ کے اس کا ننھا سا ہاتھ تھاما۔۔ بس تھوڑی دیر اور۔۔ پھر اس مردے کی طرف دیکھا۔۔ جو آج بھی ویسے ہی تھا۔۔

پھر وہ کچھ دیر بعد ہمشہ کے لیے الوداع کرتا نکل آیا۔۔ یہ پانچ سال اس نے دانین کو صرف دور سے دیکھا تھا لیکن اب۔۔۔ اب وہ اس کے پاس ہو گی۔۔۔

رکو۔۔ وہ جو عین قبرستان کی حد عبور کرنے لگا تھا مردے کی آواز سن کے رکا۔۔

میرے بیٹے نے تمہیں ایک تحفہ دیا ہے۔۔ اس کے پاس اتے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جو ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا۔۔ انکھیں بند کرو۔۔ درید نے اس کے کہنے پہ آنکھیں بند کیں اس نے پھر اپنا ہاتھ اس کے چہرے سے لے کے پاوں تک پھیرا۔۔ یہ تمہاری حاظت کرے گا۔۔۔

شکریہ۔۔۔ ان کے سامنے ہلکا سا سر خم کیا۔۔

اور تمہاری ساری طاقتیں تمہیں واپس مل گئی ہیں۔۔میں تم سے بہت خوش ہوں تم نے میرے بیٹے کو خوش کیا ہے۔۔کوشش کرنا تم ہم سے ملنے آتے رہو۔۔

ٹھیک ہے اپ کا بہت شکریہ۔۔۔پھر وہ وہاں سے نکل ایا

موسم نے یکایک پلٹا کھایا تھا۔سردیوں کی نرم دھوپ لمحوں میں غائب ہوئی تھی۔سورج بھی بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا۔موسم بے حد سرد ہو گیا تھا قوی امکان تھا کہ بارش ہو گی اس نے جلدی سے ہادی کو کمبل میں لپیٹا اسے آفس سے لیٹ ہو رہا تھا۔۔

پھابھی اس کا خیال رکھنا میں جارہی ہوں۔۔پھر واپس مڑتے اپنا بیگ اٹھایا۔۔۔باہر زولقرنین اس کا انتظار کر رہا تھا چلیں۔بیٹھتے دروازاہ بند کیا۔۔

کتنی دفعہ کہا ہے جلدی کر لیا کرو تمہاری وجہ سے مجھے بھی دیر ہو جاتی ہے۔۔

اس نے روز کی طرح ایک دفعہ پھر ڈانٹا۔۔۔

اپ بس اپنی بہن سے ہمشہ تنگ رہنا۔۔آنکھوں میں آئی نمکی کو انگلی کی پوروں سے صاف کیا پتا نہیں کیوں اج دل عجیب سا ہو رہا تھا۔۔انکھیں چھلک جانے کو بے تاب تھیں دل میں بے چینی سی لگی تھی۔۔

پندرہ منٹ بعد گاڑی رکی تو وہ اتری۔ بادل زوروں سے گرج رہے تھے۔۔۔بس بارش ہونے ہی والی تھی۔

سنو۔۔وہ جو اندر جارہی تھی رکی

یہ پکڑو۔۔اس کا فولڈر اسے تھمایا جو گاڑی میں بھول کے جارہی تھی۔۔اپنا خیال رکھنا ایک ہی بہن ہو ہماری پھر مسکرا کے کہا۔۔وہ بھی مسکرادی۔۔

دس بجے کے قریب وہ باس کو فائیلز دے کے باہر نکل رہی تھی

جب ایل ای ڈی پہ چلتی خبر پہ وہ ساکت ہوئی۔۔ نظر اٹھا کے سامنے دیکھا جہاں وہی تھی ۔۔ہاں درید درانی۔۔آنکھوں کی پتلیاں ساکت تھیں۔۔وہ واپس آگیا تھا۔۔۔

بریکینگ نیوز ایجنٹ درید درانی کو اس مقام پہ دیکھا گیا ہے وہ اس جگہ کی تصوی دیکھا رہے تھے لوگ ان سے خوف زداہ ہیں لیکن یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کے اتنا عرصہ بعد وہ واپس کس لیے ائے ہیں

وہ اور بھی کچھ کہہ رہے تھے۔۔

مس دانین اپ ٹھیک ہیں۔۔ باس اٹھ کے اسکے پاس ایے تھے۔۔اسے گم سم پا کے باہر سے فیمیل کو لیگ کو اواز دے کے اسے لے جانے کے لیے کہا۔۔وہ اسے اس کی جگہ پہ لے ائی تھی اس کا موبایل مسلسل بج رہا تھا اس نے کانپتے ہاتھوں سے کال رسیو کی

۔۔

دانین بیٹا گھبرانا نہیں میں آرہا ہوں۔۔ سمع کی کال تھی وہ اسے تسلی دے رہا تھا پھر زولقرنین کی کال ائی۔۔

کچھ دیر میں سمع آگیا تھا اسے لینے اس کی حالت بہت خراب تھی وہ مشکل سے سنبھلی تھی اب پھر وہ سب۔۔ لیکن دل پر سکون تھا۔۔اتنے سالوں سے جو مدھم دھڑک رہا تھا آج جیسے خوشی سے جھوم رہا تھا۔۔

سب گھر جمع تھے ہادی رو رہا تھا وہ اس کے پاس آنے کے لیے مچل رہا تھا لیکن اس نے خود کو کمرے میں بند کر لیا وہ اکیلی رہنا چاہتی تھی بلکل اکیلی

رانیہ اسے پکڑو۔۔۔زولقرنین نے اپنے دو سال کے بیٹی نوال کو اس کے حوالے کیا۔۔۔

اپ کہاں جا رہے ہیں۔۔سب پریشان تھے اب پتا نہیں وہ کہا جا رہا تھا۔۔

کام ہے یار کیا اب گھر قید ہو کے بیٹھ جائیں۔۔اسے ان سب کے ریکشن پہ غصہ آنے لگا تھا

اچھا ماما کو بتا کے جانا۔۔وہ اسکے پیچھے باہر ائی

ٹھیک ہے بتا دوں گا۔۔۔ پھر ماما کو بتا کے وہ چلا گیا تھا

وہ نوال کو اٹھائے دانین کے روم میں ائی ابھی تک دروازہ بند تھا۔۔ان کی شادی کو تین سال ہو گے تھے۔۔ قاسم اور عاصم انگلینڈ ہوتے تھے سٹڈی کے سلسلے میں جبکہ طلحہ کراچی انجینئرنگ ڈیپارٹمینٹ میں لکچرار تھا اس کی بیوی زینب بھی اس کے ساتھ وہیں ہوتی تھی ان کا بھی ایک بیٹا تھا ایک

یمنی اور سمع کے ٹوینز تھے ہادی اور مہر۔۔ ہادی دانین سے زیداہ اٹیچ تھا اور کچھ گھر والوں نے ہادی کو اس کے حوالے کرنے میں کردار ادا کیا۔۔

پہلے پہل تو دانین سنبھالنا مشکل ہو جاتا تھا رات کو ڈر جاتی تھی لیکن وہ سنبھل گئی اس سنبھلنے کے دوران وہ درید کو مس کرتی تھی نا چاہتے ہوے بھی اس کے ساتھ گزارے دن اور وہ خوبصورت راتیں اسے بھولتی نا تھیں۔۔آخری رات جب وہ خود کو مکمل کر چکے تھے وہ جدا بھی کب ہوے دیکھو قدردت کے کھیل۔۔

دانین نے اپنی اسٹڈیز کمپلیٹ کی اور پھر دو ماہ ہوے تھے اسے جاب کرتے اس کی قسمت اچھی تھی جو اسے انٹریوز نہیں دینے پڑے بار بار وہ اچھی پوسٹ پہ سلیکٹ کی گئی تھی

ربیحہ بھابھی۔۔۔

وہ ربیحہ کے کمرے میں ائی اس کا بھی ساتواں پریگنسی منتھ چل رہا تھا۔۔

اورانیہ۔۔اجازت ملنے پہ اندر ائی۔۔

اپ کے لیے کھانا لاوں۔۔۔کسی نے بھی کھانا نہیں کھایا تھا لیکن اس کی طبعت ایسی نہیں تھی کہ رہ لیتی سو اس لیے اس سے پوچھنے اگئی۔۔۔ابھی وہ اس کے کمرے میں ہی تھی جب باہر سے آوزیں انا شروع ہو گئیں۔۔

نیچے زولقرنین تھااوراس کے ساتھ وہ ہستی جس کے لیے وہ لوگ ابھی تک خاموش تھے۔۔اسے انا تو تھا ہی۔۔سب باہر آگے کمروں سے لیونگ روم میں جیسے جھمگٹا سالگ گیا تھا۔۔۔سب خاموش تھے۔۔

پھر عثمان صاحب نے ہ پہل کی۔۔اسے بیٹھنے کا کہا۔۔ان کی بیٹی کی زندگی اس شخص کے ساتھ جڑی تھی۔۔اگلے ادھے گھنٹے میں اس نے سب کو اپنی کہانی اپنی زندگی کی حقیقت بتائی تھی۔۔وہ انہیں یقین دلا رہا تھا کہ وہ دانین کو کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔اس کا جسم انسانوں والا ہے وہ سب کے بیچ اسے رکھے گا اپنی دنیاں میں نہیں لے جائے گا

فیصلہ دانین نے کرنا تھا جو شور کی آواز پہ باہر ای تھیاور اسے دیکھ کے دروازے پہ ہی رک گئی۔۔کب سے برداشت کرتے تھک چکی تھی۔۔ دھڑام کی آواز پہ زمین بوس ہوئی۔۔اس کا نروس بریک ڈاون ہوا تھا

وہ ہسپتال کی بیڈ پہ لیٹی چھت کو گھور رہی تھی ابھی اس کے پاس سے ماما اٹھ کے گی تھیں۔۔۔۔

وہ پورے چوبیس گھنٹے بعد ہوش میں آئی تھی دریدایک دفہ بھی اس کے پاس نہی ایا تھا اسے دیکھنے دل شدت سے اسے دیکھنے کا متمنی تھا

ماما.... گھر کب جائیں گے...

ابھی تم ٹھیک تو ہو جاو... وہ دوبارہ اندر ای تھیں اسے خمشگین نظروسے دیکھا

میں ٹھیک ہوں بس گھر چلیں... اسے یہ ماحول اچھا نہیں لگ رہا تھا...

اوکے چلیں گے تم ریلیکس رہو بس... میرا بیٹا پیار سے اس کے بال سہی کیے..

کچھ دیر بعد انہیں نرس بلانے آگی تو وہ پھر سے چلی گیں...

اسلام علیکم.. چند لمحوں بعد ہی ایک بھاری گھمبیر آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرای.. وہ جو آنکھیں موند چکی تھی پٹ سے وا کیں.. دل اچھل کے جیسے حلق تک آگیا ہو..

کیسی ہیں... کوی جواب نا ملنے پہ وہ سامنے ایا.. بکھرا بکھرا... شکن الودہ کپڑے گہری کالی انکھیں اس وقت سرخ تھی ہونٹوں پہ مسکان نام کی چیز نا نظراتی... درید.. درانی... ہاہ زندگی اسے کہاں کھینچ رہی تھی

...ٹ.. ٹھیک ہو... گردن دوسری طرف ڈھلکاے وہ اس سے ناراض تھی

وہ اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا.. زندگی کے پانچ سال اس کے.. چہرے پہ رقم تھے

.. مجھ سے نہی َپوچھی َگی... اس کا لہجہ کرلایا

نہیں... اپ کو کیا ہونا ہے اپ تو... وہ ابھی بھی رخ موڑے ہوے تھے اپنے آنسو.. اسے نہی دیکھانا چاہتی تھی

.. اپ مجھے بھول گے تھے.. پلکوں پہ آتے آنسو اندر دھکیلے

اپ مجھے بھول گی تھیں کیا... اس نے سوال پہ سوال کیا۔۔ جو میں آپ کو بھول جاتا۔۔۔ پھر محبت سے اس کا ہاتھ تھاما اور ہونٹوں سے لگایا.. اس کا لمس پا کے دانین

کانپ گی تھی.. کسی قسم کا خوف نہی تھا بس جزبے تھے جو دنوں کے دلوں کو آنچ دیتے تھے اس آنچ میں ان کی محبت سلگتی تھی. ..

اپ جائیں یہاں سے اب کیوں اے ہیں... زرا کی زرا انکھین پھر کے اسے دیکھا جو نظریں جھکاے اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا جو اس کے ہاتھ میں بھیگ رہا تھا... پھر ایک آنسو گرا تھا اس کی ہتھیلی پہ.. اس نے تڑپ کے اپنا ہاتھ کھینچا..

ت.. تھیف.. اس کا دل لرزا..

آ.. آپ مجھے جو سزا دینا چاہیں دے لیں.. وہ رو رہا تھا... بے بسی سے... ایک مرد ہو کے وہ عورت کے لیے رو رہا تھا...

دانین نے رخ اس کی طرف کیا...

میں اپ کو بہت...

تم کب اے... اس سے پہلے کہ دانین کچھ کہتی دروازہ کھول کے عثمان صاحب اندر اے..

ابھی.... نظریں چراتے وہ سائڈ پہ ہوا.

میری بیٹی کو رولا رہے ہو اور کہتے ہو کوی تکلیف نہیں دوں گا.. ہنستے انہوں نے دانین کو دیکھتے ماحول سے اداسی کو ختم کرنا چاہا تھا

..ڈی ڈی بنا کچھ کہے باہر نکل گیا

بیٹا کیا تم اسے قبول نہیں کر سکتی. درید کی پریشانی کو وہ نوٹ کر رہے تھے... دیکھو اگر وہ تمہارے لیے بہتر نا ہوتا تو اللہ کبھی ایسا ہونے ہی نا دیتا.. وہ تو اپنے بندوں کو جانتا ...ہے.. ان کی رگ رگ سے واقف ہے... کبھی اپنے بندے کا برا نہیں چاہے گا

وہ اسے سمجھا رہے تھے... دانین کو تو بنا کسی ہیل وہجت کے اس کا ساتھ قبول ... تھا... بس وہ اس سے خفا تھی... اور وہ اس کا حق تھا

....

وہ وہاں سے چلا ایا تھا اس کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں وہ نہیں جانتا تھا دانین اس کے ساتھ کو قبول کرے گی بھی یا نہیں... اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا... کسی بھی حال میں وہ دانین کو اپنا بنا کے رکھنا چاہتا تھا.. لیکن.. اگر وہ خوشی سے نہیں رہے گی تو کیا ... فایدہ

ان پانچ سالوں میں اس نے دانین کو ایک لمحے کے لیے بھی اکیلا نہیں چھوڑا تھا وہ سوتی تھی اور درید اسے دیکھتا تھا... کہیں بھی جاتی درید اس کی حفاظت کرتا.. بس وہ ہنستی نہیں تھی نا شرارتیں کرتی.. نا کسی کو تنگ کرتی بس خاموش ہو گی تھی ...

ان سب چیزوں سے نکالنے کے لیے اسی نے ہی عثمان صاحب کی توجہ اس کی سٹڈیز کی طرف دیلوای تھی پھر اس نے اپنی پڑھای سٹارٹ کی اس کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ توجہ دے پاتی اس کے پیپرز اچھے نہیں ہوے تھے لیکن گریڈ اے پلس تھے... وہ ہمشہ اچھی جی پی لے کے اگے بڑھی تھی اور پھر جاب کے لیے بھی وہ ایک ہی دفہ میں درید کی بدولت سلیکٹ ہوی... اس کے لیے تو کچھ بھی کر سکتا تھا.. اگر جان مانگتی تو وہ بھی حاضر تھی

وہ سڑک پہ چلتا جا رہا تھا پلوشہ کو مرے عرصہ ہوا تھا زولجان سے اس کی ملاقات ہوتی رہی تھی.. اسے دوبارہ سے افس جواین کرنے کا کہا گیا لیکن اب وہ نہیں جانا چاہتا تھا کیونکہ وہاں لوگوں کو اس کی قابلیت پہ نہیں اس کی طاقتوں کی وجہ سے دوباراہ اپائنٹ کیا جاتا... فلحال تو وہ صرف دانین پر توجہ دینا چاہتا تھا

دو دن بعد اسے ڈیسچارج کر دیا گیا سب خوش تھے عاصم اور قاسم بھی اگے تھے اور طلحہ نے بھی شام کو اجانا تھا سارا گھر جمع ہو جاتا تھا دانین کی تکلیف پہ.. انہوں نے دانین کو ہاتھوں کا چھالا بنا کے رکھا تھا

...اور وہ مغرور ہو گی تھی اس محبت میں

آج پھر درید آیا تھا اور سب کی خواہش تھی کے وہ اس کے ساتھ چلی جائے

ایک دفعہ بھی وہ اس کے سامنے بیٹھا تھا سر جھکاے... وہ اس سے اپنی ایک ایک ازیت کا حساب لے سکتی تھی... وہ مکمل اختیار رکھتی تھی لیکن دانین نے کچھ بھی نہیں کہا

اتنا عرصہ... پورے پانچ سال درید درانی... مجھے بتایں میں نے کونسے جرم کی سزا کاٹی ہے میرا کیا قصور تھا... وہ بس سوچ رہی تھی اس کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی جو وہ باآواز اس سے سوال جواب کرتی...

آپ چلیں گی؟ خاموشی سے گھبراتے درید نے اسے دیکھا

...وہ اسے لینے ایا تھا

ہمم... کہ کے وہ اٹھی پھر اپنا موبایل اٹھایا... وہ تیار تھی

بس.. وہ حیران ہوا

...کیوں آپ مجھے کپڑے نہیں دیلا سکتے

...دلا سکتا ہوں... وہ مسکرایا تھا.. کتنے سالوں بعد اس نے یہ مسکراہٹ دیکھی تھی

...پھر وہ اٹھا اور اس کے قریب ایا

ای ایم سوری... وہ اسے ہاتھ نہیں لگا رہا تھا کہیں دانین کو برا نا لگے.. اس کا دل مچل رہا تھا اسے سینے سے لگانے کے لے لیکن

دانین نے اسے دیکھا تھا پھر اگلے ہی لمحے اپنا سر اس کے چوڑے سینے پہ ٹکایا.. آنسو اس کی سفید شرٹ کو بھگونے لگے تھے کتنی دیر وہ ایسے ہی کھڑی رہی پھر درید کے بازوں کا حصار محسوس کرتے وہ اور شدت سے رو دی... پانچ سال کم نہیں ہوتے اس نے یہ وقت کیسے گزارا تھا صرف وہی جانتی تھی.. درید نے اسے تو کوی نقصان نہیں پہنچایا تھا نا وہ تو اس سے محبت کرتا تھا پھر اس نے کیوں اسے خود سے جدا کیا... اس کی ..سزا وہ خود بھگتی رہی تھی

...رونے کی وجہ سے اس کا جسم ہولے ہولے لزرنے لگا تھا

اپ کو میرا خیال نہیں تھا... وہ سسکی... اپ کو بس اپنا اپ بچانا تھا

...اپ نے کہا تھا" اس کے کندھے پہ سر ٹکاتے جیسے اپنی تھکن اسے سونپی

ایک دفعہ کہا تھا" اور آپ تیار تھے تھیف اپ کو... وہ اور شدت سے رونے لگی تھی

.. درید سے اس کا رونا برداشت نا ہوا تو اس کا بھیگا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں لیا

اپ کو کس نے کہا. اپ کا تھیف اپ سے پیار نہی کرتا... بس... بس... وہ جھکا اور

...لب اس کی انکھوں پہ رکھے وہ اس کے سارے انسو پی جانا چاہتا تھا

اپ کے پور پور سے مجھے عشق ہے.. اپ کے بنا میں نا مکمل. ہوں وہ اس کا ایک ایک

... نقش چوم رہا تھا... بے چینی محبت اس لمس میں کیا کیا نہیں تھا

بس کریں.. وہ پیچھے ہوی... اور اسے دیکھا... پھر اس کے گرد بازو باندھتے اس کے

سینے میں منہ چھپا لیا

کتنی دیر وہ روتی رہی تھی.. وہ رات انہوں نے گلے شکوے کرتے گزار دی تھی

....

کاش اپ کے اور بھی بہن بھای ہوتے تو کتنا مزا اتا....

کافی کا مگ اسے پکڑاتے وہ دوسری طرف سے اکے بیٹھی... وہ لوگ اپنے ایفلی ولا میں تھے..

ہیں تو بہت سارے لیکن اپ ان کے ساتھ رہ نہیں سکیں گی... ایک چسکی لیتے لیپ ٹاپ بند کیا..

ویسے ایک بات بتایں.. یہ اپ کی مخلوق مطلب جو جن بھوت ہوتے وہ اتنے ڈراونے کیوں ہوتے ہیں...

ہم لوگ اتنے ڈراونے ہوتے نہیں ہیں جتنا اپ سب انسان سمجھتے ہیں.. ہم لوگ بس الگ ہوتے ہیں ہمیں انسانوں کے سامنے ظاہر ہونے کی اجازت نہیں ہوتی.. اسے دیکھتے کہا..

لیکن اپ کی وہ کزن اتنی بھیانک تھی... مجھے تو اس سے بہت ڈر لگتا ہے.. اس نے معصومیت سے کہتے جھر جھری لی

وہ جان بوجھ کے ایسا کرتی رہی ہے... اب اگراپ نے ایسی باتیں کرنی ہیں تو میں بھی

...اپ کو برا بن کے دیکھاوں گا خالی کپ سایڈ پہ رکھتے اسے اپنی طرف کھینچا

...اپ کے بال پہلے سے پیارے ہو گے ہیں

...میں خود بھی پیاری ہوں... اس کے کندھے پہ سر ٹکاتے کہا

ہاں میری جدای اپ کو خوبصورت ہی تو کرتی رہی ہے... اس کے بالوں پہ لب رکھتے

... مسکرایا

جی جی بلکل.. لیکن اپ پہلے جیسے ہی ہیں.. کیا اپ ہمشہ ایسے ہی رہیں گے... نگاہیں

...اٹھا کے اسے دیکھا جو اب اس کے ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیل رہا تھا

...ہاں نا... اور آپ بوڑھی ہو جائیں گی... اس کی انکھوں میں جھانکا

...کاش میں بھی چڑیل ہوتی

...ہاہا.. اگراپ چڑیل ہوتیں تو پھر تو بات ہی کچھ اور تھی

..وہ مسکای

اچھااب سونا نہیں ہے کل کی رات بھی اپ نے ضایع کر دی... اس کے بالوں کو پیچھے کرتے کہا...

مطلب...

مطلب سمجھاوں گا لیٹیں گی تو...

ویسے اپ کو پتہ اپ کے بالوں سے مجھے عشق ہوا تھا....

اس کے بالوں میں چہرا گھساتے خوشبو کو اندر اتارا..

اس کے دل نے زور پکڑا تھا..

پیچھے ہوں نا.. اپنی یہ داڑھی کندھے سے گال کو رگڑتے اسے گھورا..

اپ نے سونا تھا جلدی سے جود کو اس سے الگ کیا...

جی بلکل... ناراضگی سے اسے دیکھا.... بس وہ پر مسرت موقع ایک ہی دفہ ایا تھا اس کہ زندگی میں..

ویسے اپ کو میرے قریب انے سے کیا مسلہ ہے.. اس کے پیچھے ہٹنے سے بدمزہ ہوا

... نہیں مسلہ کوی نہیں ہے اپ گندی حرکتیں کرتے ہیں.. انکھیں چھپکاتے اسے کہا

... ہیں... اس کا منہ ہونکوں کی طرح کھلا۔۔

... یہ گندی حرکتیں تو نہیں ہیں... اسے محبت کہتے ہیں

.. مجھے نہیں کرنی یہ چھچھوری محبت... کمفرٹر خود پہ لیتے وہ لیٹ گی

لیکن مجھے کرنی ہے.. وہ واپس اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا... دانین بس کسمساتی ہی رہ گی....

....

وہ دیکھیں۔۔

اس نے اپنے دائیں طرف اشارہ کرتے درید کی توجہ دلوائی جہاں باقی سب انہیں ہاتھ ہلارہے تھے۔۔۔وہ لوگ ان کے اوپر سے گزر رہے تھے جبکہ باقی سب نیچے سڑک پہ تھے۔۔۔

صبح ہی وہ سب لوگ پکنک کے لیے مری ائے تھے زندگی میں کچھ ہلہ گلا ہو جاتا باقی سب ساتھ تھے درید اور دانین الگ وہ بھی صرف درید کی وجہ سے۔۔

پہلے وہ لوگ نتھیا گلی گئے تھے اور اب وہ پہاڑوں پہ تھے اتنا پیارا موسم تھا دل کرتا ساری زندگی یہاں ہی بسا دیں۔۔بڑے بڑے درختوں کے بیچ سے ہوتے وہ اگے بڑھ رہے تھے۔۔

۔۔آپ کو نہیں لگتا۔۔درید آگے پیچھے دیکھتے بولا

کیا۔۔ناسمجھی سے اسے دیکھتے پوچھا

کہ ہمارے بھی بچے ہونے چاہیے

اس کی بات پہ اس گال سرخ ہوے۔۔اب وہ لوگ نیچے کی طرف آرہے تھے۔۔دانین نے اس کی بات کا کوئی جواب نا دیا اور بھاگتی ہوی باقی سب کے قریب ائی۔۔درد بھی کچھ دیر میں اس کے پاس پہنچ گیا تھا۔۔وہ لوگ واپس جانے کی بات کر رہے تھے۔۔

بھاگ کیوں رہی ہیں۔۔دانین جو سب کے بیچ چل رہی تھی درید نے اس کا بازو پکڑ کے روکا۔۔

کہاں بھاگ رہی ہوں۔۔بس چل رہی ہوں۔۔۔ مسکراتے کہا۔۔اس کی انکھیں خوشی سے جگمگا رہی تھیں۔۔ قاسم اگے اگے تھا۔۔ان سب کی پکس بناتے اس نے دانین اور دردد پہ فوکس کیا جہاں درید جھک کے اس کے کان میں کچھ کہہ رہا تھااور وہ کھلکھلا کے ہنستے منہ اس کے سینے میں چھپا گئی۔

....

ختم شد